بفیضانِ نظر
سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الْغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ اَفْخَم حضرتِ سیِّدُنا
امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سُنّت، مجدِّدِ دین و ملّت، شاہ
امام احمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن

مدنی چینل دیکھتے رہئے

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یارب جا کر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)

ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۸ھ
اگست 2017ء

امیرِ اَہلِ سُنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں اصلاً نسلاً پاکستانی ہوں، میں پاکستان میں ہی پیدا ہوا ہوں، پاکستان میرا وطن ہے اور مجھے اس سے محبت ہے، آپ بھی محبت کیجئے اور اپنے وطن کی تعمیر کیجئے۔

یاخدا! پاک وطن کی تو حفاظت فرما
فضل کر اس پہ سدا سایۂ رحمت فرما

فریاد

حادثات اور ہمارا رَوَیّہ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران
مولانا محمد عمران عطاری

29 رَمَضانُ المبارَک 1438ھ مطابق 25 جون 2017ء احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور (پنجاب، پاکستان) کے قریب ہزاروں لیٹر پیٹرول سے بھرا ٹینکر اُلَٹ گیا۔ عام طور پر حادِثے کی جگہ پر لوگ جمع ہو ہی جاتے ہیں، یہاں بھی دیکھتے ہی دیکھتے جائے وُقُوعہ پر سینکڑوں اَفراد جمع ہوگئے۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے مختلف بَرتنوں، بوتلوں اور گیلنوں میں پیٹرول جمع کرنا شروع کردیا۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ٹینکر خوفناک دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا اور وہاں خوفناک آگ بھڑک اُٹھی۔ حادِثے کی جگہ قیامتِ صُغریٰ کا منظر پیش کرنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے 150 سے زائد اَفراد آگ کی نَذر ہوگئے جبکہ تادمِ تحریر 200 سے زائد اَفراد اس ہولناک حادِثے کے باعث فوت ہوچکے ہیں اور مُتعَدَّد اب تک زیرِ علاج ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس حادِثے میں فوت ہوجانے والے مسلمانوں کی مغفرت فرمائے اور زخمیوں کو صحت یابی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم

اس دَردناک حادِثے سے عَلاقے کی فَضا سوگوار ہوگئی، جہاں کچھ دیر پہلے زندگی کی بہار تھی وہاں موت نے سنّاٹا طاری کردیا، خاندان کے خاندان اُجڑ گئے۔ دل دہلا دینے والے اس حادِثے سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے بعض لوگوں نے وفات پانے والے مسلمانوں کے بارے میں میڈیا، سوشل میڈیا اور نجی محفلوں میں اس طرح کے تبصرے شروع کردیئے: ”مُفت کا پیٹرول مہنگا پڑ گیا“، ”لالچ بُری بلا ہے“، ”دولیٹر کے لئے جان گنوادی“، ”چور ڈاکو جل مرے“ وغیرہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فوت شُدہ مسلمانوں کے بارے میں لوگوں کا یہ رَوَیّہ دیکھ، سُن کر ایسا لگتا ہے کہ ہمارے اندر سے خیر خواہی، احساس، ہمدردی اور انسانیّت ختم ہوچکی ہے۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے رشتہ داروں میں سے اگر کوئی اس سانحے کا شکار ہوجاتا اور ہمیں اسی طرح کی باتیں سُننے کو ملتیں تو ہمارے دل پر کیا گزرتی؟ ایسے معاملے میں ہمارے پیارے نبی، مکّی مَدَنی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کی تعلیمات کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب ابوجہل کے فرزند حضرت سیّدُنا عِکرِمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ایمان لائے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو حکم دیا کہ اِن کے سامنے کوئی بھی ان کے باپ ابوجہل کو بُرا نہ کہے۔ (مدارج النبوۃ، 2/298)

پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی بھی شخص حتمی اور یقینی طور پر یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ حادِثے میں فوت ہونے والا ہر شخص ”مالِ مُفت دلِ بے رحم“ کے تحت تیل جمع کرنے میں مصروف تھا۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ بعض لوگ ٹریفک کی روانی متأثر ہونے کے باعث پھنس گئے ہوں، ہوسکتا ہے کچھ سمجھدار لوگ وہاں موجود دیگر لوگوں کو منع کررہے ہوں یا کچھ لوگ وہاں پہلے ہی سے کسی ضَروری کام کے لئے موجود ہوں، اپنے اَحباب کی خبر گیری کے لئے آئے ہوں اچانک اس حادِثے کا شکار ہوگئے، کوئی بَعِید نہیں ایک تعداد صرف دیکھنے کے لئے وہاں پہنچی ہو اور آگ کی لپیٹ میں آگئی ہو۔ اتنے سارے احتمالات کے ہوتے ہوئے تمام فوت ہونے والوں کو چور ڈاکو کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے؟

بقیہ صفحہ 09 پر ملاحظہ کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۸ھ | اگست 2017ء

جلد:1 | شمارہ:8

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

فہرس (Index)

ہدیہ فی شمارہ (سادہ): 35
ہدیہ فی شمارہ (رنگین): 60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات (سادہ): 800
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات (رنگین): 1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں
سالانہ ہدیہ (سادہ): 419 سالانہ ہدیہ (رنگین): 720

☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کروا کر سال بھر کے لئے بارہ کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کروا کر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 720 12 شمارے سادہ: 420

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms / Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net

☆ اِس شُمارے کی شرعی تفتیش دارُالافتاء اَہلسنّت کے مفتی حافِظ محمد کفیل عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے فرمائی ہے۔
☆ ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔ https://www.dawateislami.net/magazine

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَکَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ یعنی جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحمتیں بھیجتا اور اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔“ (ترمذی، 2/28، حدیث:484)

حمد / مُناجات

یاخدا ! پاک وطن کی تُو حفاظت فرما

یاخدا! پاک وطن کی تُو حفاظت فرما فضل کر اس پہ سدا سایۂ رحمت فرما

مرحبا پاک وطن پاک وطن پاکستان دے ترقّی تُو عنایت اسے برکت فرما

لطف سے تیرے ملی پاک وطن کی سوغات فضل سے اب مجھے جنّت بھی عنایت فرما

اس کو تو قلعۂ اسلام بنا دے یا رب! میرے پیارے وطنِ پاک پہ رحمت فرما

شکر صد شکر غلامی سے ملی آزادی پھر عنایت ہمیں کھوئی ہوئی شوکت فرما

آج ہے اَمن، وطن کا مِرے پارہ پارہ پھر مُہیّا مرے مولیٰ اِسے راحت فرما

ہائے! بدمست گناہوں میں ہوئے اہلِ وطن یا خدا سب کو عطا نیک ہدایت فرما

چور ڈاکو سے مرے پاک وطن کو کر پاک ملک سے دور تُو رشوت کی نحوست فرما

بچہ بچہ ہو نمازی مِرے پاکستاں کا اور عطا جذبۂ پابندیِ سنّت فرما

شکر صد شکر مسلمان ہوں پاکستانی بے سبب فضل سے جنّت بھی عنایت فرما

واسطہ شاہِ مدینہ کا اے پیارے اللہ دور عطّار سے دنیا کی محبت فرما

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / اِستغاثہ

خاکِ مدینہ ہوتی میں خاکسار ہوتا

خاکِ مدینہ ہوتی میں خاکسار ہوتا
ہوتی رہِ مدینہ میرا غُبار ہوتا

آقا اگر کرم سے طیبہ مجھے بلاتے
روضہ پر صدقہ ہوتا ان پر نثار ہوتا

طیبہ میں گر میسّر دو گز زمین ہوتی
ان کے قریب بستا دل کو قرار ہوتا

مَر مِٹ کے خوب لگتی مٹی مرے ٹھکانے
گر ان کی راہ گزر پر میرا مَزار ہوتا

یہ آرزو ہے دل کی ہوتا وہ سبز گنبد
اور میں غُبار بن کر اس پر نثار ہوتا

بے چین دل کو اب تک سمجھا بُجھا کے رکھا
مگر اب تو اس سے آقا نہیں انتظار ہوتا

سالِک ہوئے ہم ان کے وہ بھی ہوئے ہمارے
دلِ مُضطَرِب کو لیکن نہیں اعتبار ہوتا

دیوانِ سالک، ص8
از مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

تفسیرِ قرآنِ کریم

عاشقوں کی عبادت

مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا﴾ ترجمہ: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن: 97)

تفسیر اس آیت میں حج کی فرضیت اور استطاعت کی شرط کا بیان ہے۔ حدیث میں استطاعت کی تشریح "زادِراہ" اور "سواری" سے فرمائی ہے۔ (ترمذی، 5/6، حدیث: 3009)

حج کا لغوی و شرعی معنی

حج کا لغوی معنی ہے کسی عظیم چیز کا قصد کرنا اور شرعی معنی یہ ہے کہ 9 ذوالحجہ کو زوالِ آفتاب سے لے کر 10 ذوالحجہ کی فجر تک حج کی نیّت سے احرام باندھے ہوئے میدانِ عرفات میں وقوف کرنا اور 10 ذوالحجہ سے آخر عمر تک کسی بھی وقت کعبہ کا طواف زیارت کرنا حج ہے۔ (در مختار، مع رد المحتار 3/515-516 ملخصاً)

فرضیت حج کی شرائط

عاقل، بالغ، آزاد، تندرست مسلمان پر حج فرض ہے جس کے پاس سفرِ حج اور پیچھے اپنے اہل و عیال کے اخراجات موجود ہوں۔ سواری یا اس کا خرچہ ہونا بھی ضروری ہے۔ یہ شرائط جب حج کے مہینوں میں پائی جائیں تو حج فِی نَفْسِہٖ فرض ہو جاتا ہے پھر کچھ شرائط ادائیگی فرض ہونے کی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے خود ہی جانا فرض ہوتا ہے۔

حج کے کثیر فضائل ہیں

(1) حج سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (مسلم، ص70، حدیث: 321) (2) حج اور عمرہ کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹاتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے زنگ کو مٹاتی ہے اور حجِ مبرور کی جزا صرف جنت ہے۔ (ترمذی، 2/218، حدیث: 810) حج فرض کے ترک پر سخت وعید ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا "جو شخص زادِراہ اور سواری کا مالک ہو جس کے ذریعے وہ بیتُ اللہ تک پہنچ سکے اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس پر کوئی افسوس نہیں خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (ترمذی، 2/219، حدیث: 812)

حج ایک منفرد عبادت ہے، اس میں بہت سی حکمتیں ہیں اسے **"عاشقوں کی عبادت"** بھی کہا جا سکتا ہے کہ حج کا لباس یعنی احرام اور دیگر معمولات جیسے طوافِ کعبہ، منٰی کا قیام اور عرفات و مزدلفہ میں ٹھہرنا سب عشق و محبت کے انداز ہیں جیسے عاشق اپنے محبوب کی محبت میں ڈوب کر اپنے لباس، رہن سہن سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ویرانوں میں نکل جاتا ہے ایسے ہی خدا کے عاشق ایامِ حج میں اپنے معمول کے لباس اور رہن سہن چھوڑ کر محبتِ الٰہی میں گُم ہو کر عاشقانہ وضع اختیار کر لیتے ہیں، طواف کی صورت میں محبوبِ حقیقی کے گھر کے چکر لگاتے ہیں اور مِنٰی و عرفات کے ویرانوں میں نکل جاتے ہیں، نیز حج بارگاہِ خداوندی میں پیشی کے تصور کو بھی اُجاگر کرتا ہے کہ جیسے امیر و غریب، چھوٹا بڑا، شاہ و گدا سب بروزِ قیامت اپنی دنیوی پہچانوں کو چھوڑ کر عاجزانہ بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوں گے ایسے ہی حج کے دن سب اپنے دنیوی تعارف اور شان و شوکت کو چھوڑ کر عاجزانہ حال میں میدانِ عرفات میں بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ یہاں وہ منظر اپنے عروج پر ہوتا ہے کہ

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

سفرِ حج سفرِ آخرت کی یاد بھی دلاتا ہے کہ جیسے آدمی موت کے بعد اپنے دنیوی ٹھاٹھ باٹھ چھوڑ کر صرف کفن پہنے آخرت کے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے ایسے ہی حاجی اپنے رنگ برنگے، عمدہ اور مہنگے لباس اتار کر کفن سے ملتا جلتا دو سادہ سی چادروں پر مشتمل لباس پہن کر بارگاہِ خداوندی میں حاضری کے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔

موت کی تمنا کرنا کیسا؟

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُ مِّنْکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّهُ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ یعنی تم میں سے کوئی موت کی تمنّا ہرگز نہ کرے (کیونکہ) یا تو وہ نیکوکار ہوگا تو شاید وہ نیکیاں بڑھائے یا وہ گنہگار ہوگا تو شاید وہ توبہ کرلے۔ (نسائی، ص311، حدیث:1815)

مؤمن کے لئے دُنیاوی زندگی اللہ تعالٰی کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے کیونکہ اسی دنیا میں وہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے والے کام کرسکتا ہے اور اپنی آخرت کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اور اگر اس سے گُناہ سرزد ہوئے ہیں تو یہاں اس کو توبہ کی مُہلت بھی ملی ہوئی ہے۔ اس لئے موت کی تمنّا نہیں کرنی چاہئے۔

مُفَسِّرِ قراٰن، حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مؤمن کی زندگی بہر حال اچھی ہے کیونکہ اعمال اسی میں ہوسکتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: زندگی کا زمانہ تُخْم (بیج) بونے کا زمانہ ہے جو بوئے گا، آگے چل کر کاٹے گا، بدکار اگر توبہ کرے گا تو اسی زندگی میں، نیک کار نیکیاں بڑھائے گا تو اسی زندگی میں۔ (مراٰۃ المناجیح،2/436،ملتقطاً)

مؤمن کا طویل عمر پانا اور اس میں نیک عمل کرنا باعثِ سعادت ہے چنانچہ مُسندِ احمد کی حدیث میں ہے: وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ یَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَیَرْزُقَهُ اللهُ الْاِنَابَةَ یعنی نیک بختی میں سے یہ ہے کہ بندے کی عُمر طویل ہو اور اللہ تعالٰی اسے (اپنی طرف) رجوع کرنا نصیب کرے۔ (مسند احمد،5/87،حدیث:14570)

حافظ ابنِ حَجَر ہَیتمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: یعنی اللہ تعالٰی کے احکام کی بجا آوری، اس کی منع کردہ باتوں سے بچ کر اور سچی توبہ اور اِخلاص کے ساتھ اسے اللہ تعالٰی کی طرف رجوع کرنا نصیب ہوجائے (تو یہ سعادت کی بات ہے نیز موت کی تمنّا کرنا اس لئے منع ہے کہ) انسان اپنے ربّ کی عبادت اور اُخروی کامیابی کو حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس کی زندگی اس کا رأسُ المال ہے (یعنی اسی کے ذریعے وہ یہ سعادت حاصل کرتا ہے) تو اس زندگی کا ختم ہوجانا اس فائدے کے ختم ہونے کو لازم ہے اور یہ بہت بڑا نقصان ہے۔

(فتح الالٰہ فی شرح المشکاۃ،6/20، تحت الحدیث: 1613)

یہ یاد رہے موت کی تمنّا اس صورت میں ممنوع و ناجائز ہے جبکہ یہ دُنیاوی مصیبت کی وجہ سے ہو، اگر یہ تمنّا اللہ تعالٰی سے ملاقات، سیّدُنا وَحَبِیْبُنَا آقائے کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت وملاقات یا نیک صالح بزرگوں سے ملاقات کے لئے ہو یا جب اس کے دِین میں نقصان ہو رہا ہو تو موت کی تمنّا کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ رئیسُ المتکلمین حضرت علامہ مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: یہ دعا (یعنی مرنے کی دعا) بسببِ شوقِ وَصْلِ الٰہی (اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضری کے شوق) و اِشْتِیاقِ لِقائے صالحین (نیکوں سے ملاقات کی تمنّا کی وجہ سے) دُرست ہے۔ اسی طرح جب دین میں فتنہ دیکھے تو اپنے مرنے کی دعا جائز ہے۔ (فضائل دعا، ص182)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: خلاصہ یہ کہ دُنیوی مَضَرَّتوں (نقصانات) سے بچنے کے لئے موت کی تمنّا ناجائز ہے اور دینی مَضَرَّت (دینی نقصان) کے خوف سے جائز کَمَا فِی الدُّرِّ الْمُخْتَار وَالْخُلَاصَةِ وَغَیْرِهِمَا (جیسا کہ در مختار، خلاصہ اور دیگر کتب میں ہے)۔ (ملخص از فضائلِ دعا، ص183)

اسلامی عقائد و معلومات

تقدیر کیا ہے؟ (قسط: 1)

محمد کامران عطاری مدنی

تقدیر کیا ہے؟ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ کرتے ہیں نیکی، بدی وہ سب اللہ تعالٰی کے علمِ ازلی[1] کے مطابق ہوتا ہے۔ جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب اللہ تعالٰی کے علم میں ہے اور اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔ (کتاب العقائد، ص24)

تقدیر کا ثبوت تقدیر کا ثبوت قراٰن وحدیث میں موجود ہے جیسا کہ اس آیتِ مبارکہ میں ہے: ﴿اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی۔ (پ27، القمر:49)

حضورِ اکرم، سیّدِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایمان کے متعلّق پوچھنے والے کے جواب میں چھ چیزیں اِرشاد فرمائیں: (1) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) (2) فرشتوں (3) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی نازل کردہ کتابوں (4) رسولوں (5) قیامت کے دن اور (6) اچّھی یا بُری تقدیر کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہونے پر ایمان لانا۔

(مسلم، ص33، حدیث:93)

تقدیر کے انکار کا حکم تقدیر کا انکار کفر ہے (منح الروض الازہر، ص69) حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تقدیر کا انکار کرنے والوں کو اس "اُمّت کا مجوس" قرار دیا ہے۔

(ابوداؤد، 4/294، حدیث:4691)

تقدیر کے متعلق بحث کرنا منع ہے یاد رہے کہ عقیدۂ تقدیر، اسلامی عقائد میں نہایت نازُک اور پیچیدہ ہے۔ اس کے بارے میں بحث کرنے، کیوں؟ اور کیسے؟ کی طرح کے سوالات کرنے سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے: حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے حالانکہ ہم مسئلۂ تقدیر پر بحث کر رہے تھے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ناراض ہوئے حتّٰی کہ چہرۂ انور سُرخ ہوگیا گویا کہ رُخساروں میں انار نچوڑ دیئے گئے ہیں اور فرمایا کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ یا میں اسی کے ساتھ تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلے لوگوں نے جب اس مسئلہ میں جھگڑے کئے تو ہلاک ہی ہوگئے میں تم پر لازم کرتا ہوں کہ اس مسئلہ میں نہ جھگڑو۔

(ترمذی، 4/51، حدیث:2140)

تقدیر پر ایمان کے فوائد (1) مصائب وبیماریوں میں صبر کرنا اور خودکشی جیسے حرام کام سے محفوظ رہنا، کیونکہ ان کا آنا تقدیر کے مطابق اور آزمائش ہے۔ (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم اور مشیئت پر راضی رہنا۔ (3) انسان ماضی کی محرومیوں پر پُرملال، حال کے حالات میں پریشان اور مستقبل سے خوف زدہ نہیں رہتا۔ (4) تقدیر پر ایمان لانے والا مخلوق کے بجائے خالق سے لَو لگاتا ہے۔ (5) تقدیر پر ایمان "حسد" کا بہترین علاج ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں زندگی بھر اہلِ سنّت وجماعت کے عقائدِ حقّہ اختیار کرنے کی توفیق اور ان ہی پر موت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

[1] خدا کا قدیم علم جو ہمیشہ سے ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّاؔر قادِری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: ننگے سَر نماز پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟

جواب: فی زمانہ تو ایسا لگتا ہے کہ ننگے سَر نماز پڑھنے کا بھی کوئی فیشن چل پڑا ہے حالانکہ پہلے کے لوگ نماز کے علاوہ بھی ہر وقت سَر پر ٹوپی بلکہ عمامہ سجا کر رکھتے تھے۔ بہرحال ننگے سَر نماز پڑھنے کی چند صورتیں ہیں جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: سُستی سے ننگے سَر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے اور اگر تحقیرِ نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی مُہتَم بالشّان (یعنی اہم) چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کُفر ہے اور خُشوع خُضوع (یعنی نماز میں دل لگنے) کے لئے سَر برہنہ (یعنی ننگے سَر نماز) پڑھی تو مستحب ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/631)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

نابالغ بچوں کا اپنی نیکیاں بڑوں کو دینا کیسا؟

سوال: کیا نابالغ بچے اپنی نیکیاں بڑوں کو دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! نابالغ مدنی منّے اور مدنی منّیاں اپنی نیکیاں بڑوں کو دے سکتے یعنی ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں اور جس کو ایصالِ ثواب کریں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے اُسے پہنچے گا۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ہے کہ ان کی نیکیاں قبول ہوتی ہیں اور گُناہ شُمار نہیں کئے جاتے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

بارگاہِ رسالت میں اونٹ کا فریاد کرنا

سوال: کیا پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں جانوروں کا فریاد کرنا ثابت ہے؟

جواب: جی ہاں! پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں جانوروں کا فریاد کرنا ثابت ہے۔ ایک بار رَحمتِ عالَم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اُونٹ کھڑا تھا، جب اس نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا تو ایک دَم بِلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قریب جاکر اس کے سَر اور کنپٹی پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ تسلّی پاکر بالکل خاموش ہوگیا، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا کہ اِس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نوجوان حاضر ہوئے اور عرض کی: یارَسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ میرا ہے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس جانور کے بارے میں

نہیں ڈرتے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کا تم کو مالک بنایا ہے؟ تمہارے اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے زیادہ کام لے کر اسے تکلیف دیتے ہو۔ (ابوداؤد، 3/32، حدیث:2549) میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضاخان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اسی دَر پر شُتَرانِ ناشاد[1] گِلَۂ رَنج و عَنا[2] کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص113)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجی کا خود ہی اپنا حلق کرنا کیسا؟

سوال: کیا حاجی اپنا حلق خود کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! جب اِحرام سے باہر نکلنے کا وقت آجائے تو حاجی خود ہی اپنا حلق کر سکتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت اسرافیل علیہِ السَّلام اور صُور

سوال: حضرتِ اسرافیل علیہِ السَّلام کے ذمّے کیا کام ہیں؟

جواب: حضرتِ سیّدنا اسرافیل علیہِ الصّلوٰۃ والسَّلام صور پھونکیں گے اس کی تفصیل بہارِ شریعت میں کچھ اس طرح ہے: جب (قیامت کی) نشانیاں پوری ہولیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزر لے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہوجائے گی، اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عُمر کا کوئی نہ رہے گا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے، اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا، کوئی اپنی دیوار لیستا (یعنی پلستر کرتا) ہوگا، کوئی کھانا کھاتا ہوگا، غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ دفعۃً (یعنی اچانک) حضرتِ اسرافیل علیہِ السَّلام کو صُور پھونکنے کا حکم ہوگا، شُروع شُروع اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بہت بلند ہوجائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مَر جائیں گے، آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صُور اور اسرافیل اور تمام ملائکہ فَنا ہوجائیں گے، اُس وقت سوا اُس واحدِ حقیقی (یعنی اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ) کے کوئی نہ ہوگا، وہ فرمائے گا: ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ﴾ "آج کس کی بادشاہت ہے؟" کہاں ہیں جبّارین؟ کہاں ہیں متکبّرین؟ مگر ہے کون جو جواب دے، پھر خود ہی فرمائے گا: ﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (۱۶)﴾ (پ24، المؤمن:16) "صرف اللہ واحِدِ قہّار کی سلطنت ہے۔"

پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا، اسرافیل کو زندہ فرمائے گا اور صُور کو پیدا کرکے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی تمام اوّلین و آخرین، ملائکہ واِنس وجن وحیوانات (یعنی جب دوسری بار صُور پھونکا جائے گا تو اس میں تمام فرشتے، انسان، جنّات اور جانور) موجود ہوجائیں گے۔ سب سے پہلے حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم قبرِ مُبارک سے یوں برآمد ہونگے (یعنی باہر تشریف لائیں گے) کہ دَہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ میں صدیقِ اکبر کا ہاتھ، بائیں ہاتھ میں فاروقِ اعظم کا ہاتھ رضی اللہ تعالٰی عنہما، پھر مکّۂ معظّمہ و مدینۂ طیبہ کے مَقابِر (یعنی قبرستانوں) میں جتنے مسلمان دفن ہیں، سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حَشر میں تشریف لے جائیں گے۔ (بہارِ شریعت، 1/127، 129)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] غمگین اُونٹ۔ [2] تکلیف و غم کی شکایت۔

بقیہ: فریاد

تو پھر کیوں نہ مرنے والے کے لئے حسنِ ظن قائم کرکے ثواب کمالیا جائے! اور ہلاک ہونے والوں کے رشتہ داروں اور دوست اَحباب کی دل آزاری سے بھی بچا جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں نے اپنا مثبت (Positive) کردار ادا کیا، جنازے پڑھے، فوت ہونے والوں کے لواحقین سے تعزیتیں کیں، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے تعزِیَت کی۔ **دوسری بات** یہ ہے کہ بِالفرض! اگر کچھ لوگ اپنے ذاتی استعمال کے لئے پیٹرول بھرنے میں مَصروف بھی تھے تو ہمیں ان کے عُیُوب بیان کرنے سے گُریز کرنا چاہئے۔ یاد رکھئے! فوت شُدہ لوگوں کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے۔ مَرنے والے مسلمان کو بُرائی سے یاد کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مُردوں کو بُرا کہنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری،4/251،حدیث:6516) حضرت علّامہ عبدالرَّءُوف مُناوِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: مُردے کی غیبت زندہ کی غیبت سے بد تَر ہے، کیونکہ زندہ سے مُعاف کروانا ممکن ہے جبکہ مُردہ سے مُعاف کروانا ممکن نہیں۔ (فیض القدیر،1/562، تحت الحدیث:852)

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ دنیا سے چلے جانے والوں کی بُرائیاں بیان کرنے سے گُریز کیجئے، اپنے اندر خوفِ خدا، فکرِ آخرت، ہمدردی اور دوسرے مسلمانوں کی خیر خواہی پیدا کریں اور جب کوئی حادِثہ ہو تو غور کرلیجئے کہ ہم کیا کررہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اپنی آخرت کی فِکر کرنے والوں کے لئے ایسے واقعات عبرت و نصیحت اور عبادت میں اِضافے کا سبب بنتے ہیں مگر افسوس! ہم دنیا کی رنگینی میں اس قدر ڈوبتے چلے جارہے ہیں کہ ایسے عبرت ناک اور جان لیوا حادِثات کو بُھلا کر پھر کسی بڑے نقصان کا سامان کر بیٹھتے ہیں جیسا کہ 9 جولائی 2017ء کو ضلع وہاڑی (پنجاب، پاکستان) میں ایک آئل ٹینکر اُلٹا تو وہاں بھی لوگ اسی انداز میں جمع ہوگئے جس طرح احمد پور شرقیہ والے حادِثے کے موقع پر جمع ہوگئے تھے، مگر قانون نافِذ کرنے والے اِداروں نے لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا، ربّ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوا کہ آگ نہیں بھڑکی اور یہ حادِثہ سانحہ نہیں بنا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی اس طرح کا حادِثہ ہو توان باتوں کا خیال رکھئے: (1) قریب جانے سے پہلے خوب غور کرلیا جائے کہ کہیں بے احتیاطی کسی بڑے حادِثے کا شکار نہ بنادے۔ (2) خطرے کی صورت میں خود بھی دور رہئے اور دوسروں کو بھی دور رہنے کی تاکید کیجئے۔ (3) بَروَقت مُتعلّقہ اِدارے مثلاً ریسکیو، فائر بریگیڈ، ایمبولینس سروس اور پولیس وغیرہ کو اطلاع کیجئے تاکہ نقصان کم سے کم ہو۔ (4) نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر جائے حادثہ پر بکھرے ہوئے سامان (موبائل، زیورات، پرس، نقدی وغیرہ) لوٹنے سے باز رہئے۔ (5) جس سے جتنا بَن پڑے حادِثے کا شکار ہونے والوں کی مدد کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا حامی وناصر ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اِبتدائے اِسلام ہی سے مساجد میں نماز اور دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ عقائد و اعمال کی اِصلاح کے لئے دَرْس کا اِہتمام بھی ہوتا تھا بلکہ سیرتِ مصطفےٰ پر نَظَر ڈالی جائے تو یہ بات بھی ملے گی کہ جب سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو کچھ وَعْظ و نصیحت فرمانی ہوتی تو صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان کو اکثر مسجدِ نَبَوی شریف زادھَا اللہُ شرفاً وَّ تعظیماً میں جَمْع فرماتے۔ پھر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے بھی اپنے مہربان و کریم آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس ادا پر بخوبی عمل کیا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جو کچھ سیکھا اسے دوسروں کو سکھانے میں مصروف رہے۔ پھر اس عظیم کام کو بعد میں آنے والے بُزرگانِ دین رحمھم اللہ المُبِین نے بھی بڑے اچّھے اَنداز سے جاری رکھا، مگر افسوس! آہستہ آہستہ یہ سلسلہ ماضی کی داستان بننے لگا اور دنیاوی ترقی میں مصروف ہو کر مسلمان مسجِد سے ہی دُور ہوتا چلا گیا اور یوں مسجِد و درس کا باہمی ساتھ ہی نہ چھوٹا بلکہ مساجِد کی ویرانی بھی بڑھنے لگی۔

مساجد کی آباد کاری بھی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی مَقْصَد میں شامل ہے، چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے علمِ دین سیکھنے سکھانے اور سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّتوں پر عمل پیرا ہونے کیلئے جو 12 مَدَنی کام عطا فرمائے ہیں، ان میں ایک مَدَنی کام **"مَدَنی دَرْس"** بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کُتُب و رسائل بِالخُصوص **"فیضانِ سنّت"** سے مسجِد (چوک، بازار، مارکیٹ، دکان دفتر، گھر وغیرہ) میں دَرْس دینے کو تنظیمی اِصطلاح میں "مَدَنی دَرْس" کہتے ہیں۔ مَدَنی دَرْس بھی حقیقت میں فروغِ علمِ دین کی ہی ایک کڑی ہے۔ مَدَنی درس کے بے شمار دینی و دنیاوی فوائد ہیں۔

مَدَنی دَرْس کے فوائد ❁ ضَروری علمِ دین، ایمانیات اور فرائض و واجبات کے بارے میں معلومات کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ ❁ دَرْس کے اِخْتِتام پر سلام و مصافحہ کی سنّت پر عمل کیا جاتا ہے جس سے باہم مَحبَّت میں بھی اضافہ ہوتا ہے ❁ جن مساجِد میں مَدَنی دَرْس کی ترکیب مَضْبوط ہے وہاں نمازیوں کی تعداد میں بھی اِضافہ ہوتا جاتا ہے ❁ مدنی درس دینے سننے والوں کو نمازِ باجماعت میں استِقامت پانے کی بھی سعادت ملتی ہے ❁ دعوتِ اِسلامی کے چاہنے والوں کی تعداد میں خاطر خواہ اِضافہ ہوتا ہے ❁ نئے اسلامی بھائیوں سے رابطے ہوتے ہیں یوں انہیں مدنی درس کے ساتھ ساتھ دیگر مَدَنی کاموں کیلئے بھی تیّار کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

توجّہ فرمائیے: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کُتُب و رسائل سے ہی درس دینے کی ترغیب و تاکید ہے۔

مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے

مچھلی کے پیٹ میں

محمد بلال رضا عطاری مدنی

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! ہزاروں سال پہلے عراق کے مشہور شہر ”مَوْصِل“ (Mosul) کے عَلاقے ”نِیْنَویٰ“ (Nineveh) میں ایک بُت پَرَست قوم آباد تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی ہِدایت کے لئے حضرتِ سیِّدُنا یونس علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کو بھیجا، آپ 40 سال تک اُنہیں ایمان کی دعوت دیتے رہے، لیکن وہ لوگ آپ پر ایمان نہ لائے، لہٰذا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اُنہیں تین دن بعد عذاب آنے کی خبر دیدی۔ لوگوں کو پتا تھا کہ آپ علیہ السَّلام کبھی جھوٹ نہیں بولتے، اُنہوں نے آپس میں کہا: اگر یہ رات یہیں ٹھہرتے ہیں تب تو عذاب کا اندیشہ نہیں لیکن اگر تشریف لے جاتے ہیں تو ضرور عذاب آئے گا۔ جب رات ہوئی تو آپ علیہ السَّلام وہاں سے تشریف لے گئے۔ صبح ہوئی تو عذاب کی نشانیاں نظر آنے لگیں، آسمان پر خوفناک کالا بادل آ گیا اور بہت سارا دُھواں جمع ہو کر پورے شہر پر چھا گیا۔ لوگوں کو یقین ہو گیا کہ عذاب آنے والا ہے، لہٰذا سب لوگ اپنے گھر والوں اور جانوروں سمیت جنگل کی طرف نکل گئے، رو رو کر بارگاہِ اِلٰہی میں کفر سے توبہ کی اور ایمان لے آئے۔ اُن کی سچّی توبہ اور اِخلاص کی بدولت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن پر رَحم فرمایا اور اُن سے عذاب اُٹھالیا۔ اُدھر آپ علیہ السَّلام ایک کشتی میں سوار کہیں جارہے تھے کہ لوگوں نے غلط فہمی کی بنیاد پر آپ علیہ السَّلام کو دریا میں ڈال دیا۔ اِتنے میں ایک بڑی مچھلی (Fish) نُمودار ہوئی اور آپ کو نگل گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا یونس علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کو کئی اندھیروں کا سامنا تھا، رات کا اندھیرا، دریا کا اندھیرا، مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، اِن اندھیروں میں آپ نے یہ دُعائیہ کلمات پڑھے: ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ (پ17، الانبیآء: 87) (ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بے شک مجھ سے بے جا ہوا)۔ اس آیتِ کریمہ کی بدولت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عاشورا یعنی 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام کو کئی دن مچھلی کے پیٹ میں رکھنے کے بعد آزادی عطا فرمائی۔ مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے آپ علیہ السَّلام کو ”ذُوالنُّون“ بھی کہا جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: جو مسلمان اِن کلمات کے ذریعے دُعا مانگے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دُعا قبول فرمائے گا۔ اِن دُعائیہ کلمات کو ”آیتِ کریمہ“ بھی کہا جاتا ہے۔ **کچھ اُس مچھلی کے بارے میں** ✹ اُس مچھلی کا نام ”نَجْم“ تھا۔ ✹ وہ مچھلی بڑے سَر والی اور پوری کشتی کو نگلنے کی صلاحیت رکھنے والی تھی۔ ✹ ایک نبی علیہ السَّلام کی چند روز کی صحبتِ بابرکت کی وجہ سے وہ مچھلی جنّت میں جائے گی۔ ✹ عُلَما فرماتے ہیں: اُس مچھلی کا پیٹ چند دن ایک نبی علیہ السَّلام کی تجلّیات کا مرکز رہنے کی وجہ سے عرشِ اعظم سے افضل ہے۔ **کدُّو کا درخت** مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے آپ علیہ السَّلام بہت زیادہ کمزور ہوگئے تھے، جسم کی کھال بہت نرم ہوگئی تھی اور بدن پر کوئی بال باقی نہیں بچا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے لئے کدُّو (Gourd) کا درخت اُگایا تاکہ آپ اُس کے پتّوں کے سائے میں آرام کریں اور مکھیوں سے بھی حفاظت ہو، یہ آپ علیہ السَّلام کا معجزہ تھا کہ کدُّو جس کی بیل زمین پر ہوتی ہے آپ کے لئے سایہ دار درخت بن گیا۔ صبح و شام ایک بکری آتی اور آپ اُس کا دودھ پیا کرتے، یوں آپ علیہ السَّلام کے جسم کی کھال مضبوط ہوگئی، بال جمنا شروع ہوگئے اور کمزوری دور ہوگئی۔ اِس کے بعد آپ علیہ السَّلام دوبارہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے آئے، ایک لاکھ سے زیادہ لوگ آپ پر ایمان لائے۔[1]

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! ✹ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیاروں کی بات ماننے میں ہی بھلائی ہے ✹ آفتوں، مصیبتوں اور بلاؤں سے بچنے کے لئے توبہ و اِستغفار بہترین عمل ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس علیہ السَّلام کی قوم نے توبہ کی تو عذاب ٹل گیا ✹ اِخلاص سے کی گئی دُعا قُبول ہوتی ہے ✹ آزمائشوں پر صَبْر کرنا چاہئے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس علیہ السَّلام نے کیا ✹ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و رحمت سے آیتِ کریمہ کا وِرْد کرنے والے کی پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں۔

---

(1)۔۔۔ ماخوذ از صراط الجنان، 4/379 ملخصًا۔ 6/365، ملخصًا۔ 8/345۔ 347۔ 349۔ 352 ملخصًا۔ الغنیہ، 2/91۔ مراٰۃ المناجیح، 3/334 ملخصًا۔ ترمذی، 5/302، حدیث:3516۔ در منثور، 7/125۔ قرطبی، 8/92۔ روحُ البیان، 5/226 مفہومًا۔ خزائن العرفان، ص835 ملخصًا

مدنی کلینک و روحانی علاج

پانی اور صحت

کاشف شہزاد عطاری مدنی

(اس مضمون کی تیاری میں مدنی چینل کے سلسلے "مدنی کلینک" سے بھی مدد لی جاتی ہے)

قُراٰنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

﴿ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی۔(پ17، الانبیاء:30) یعنی پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب کیا۔(خزائن العرفان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت اور انسانی زندگی کا ایک ایسا جز ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور ناممکن ہے۔ **جسمِ انسانی میں پانی کی مقدار:** انسانی جسم میں تقریباً 65 سے 70 فیصد پانی ہوتا ہے، انسانی دماغ کا 85 فیصد حصّہ پانی پر مشتمل ہے جبکہ خون میں بھی تقریباً 90 فیصد پانی اور 10 فیصد ٹھوس اجزا ہوتے ہیں۔ **پانی کتنا پیا جائے؟** ہر شخص کو روزانہ کم اَز کم 12 گلاس پانی پینا چاہئے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ جسم میں موجود فاضل مادّوں کے اِخراج میں آسانی ہوتی ہے۔ پیشاب زیادہ آنے کے خوف سے پانی پینے میں کمی نہ کریں کہ پانی کم پینے کی بدولت ہونے والی تکالیف بار بار استنجاخانے جانے کی زحمت سے کہیں زیادہ ہیں۔ **پانی اُبال کر استعمال کیجئے:** سادہ اور صاف ستھرا پانی اُبال کر پینے کی عادت بنایئے، یا پھر کسی اچّھی کمپنی کا Mineral Water استعمال فرمایئے۔ پہاڑی علاقوں کے چشموں میں پایا جانے والا پانی جسم کے مطلوبہ مَعدِنیات (Minerals) سے مالامال ہوتا ہے، ممکنہ صورت میں اُس کا استعمال فرمائیں۔ **جسم میں پانی کی کمی کے نقصانات:** جسم میں پانی کی مقدار کا کم ہوجانا (Dehydration) مُتعدَّد اَمراض اور طِبّی پیچیدگیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے، اس سے خون پر بھی منفی (Negative) اثر پڑتا ہے اور خون جمنے کی کیفیت پیدا ہوسکتی ہے نیز منہ سے بدبو آنے کا ایک سبب پانی کم پینا بھی ہے۔ **جسم میں پانی کی کمی کی علامات:** زبان کا رنگ بدل جانا یا پیشاب کا رنگ تبدیل ہوجانا وغیرہ۔ پانی کی کمی چیک کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے جسم کی کھال کو پکڑ کر تھوڑا سا کھینچ کر چھوڑیں، اگر وہ فوری طور پر اپنی جگہ چلی جائے تو پانی کی کمی نہیں جبکہ پانی کی کمی کی صورت میں کھال بہت آہستہ اپنی حالت پر جاتی ہے۔ **ٹھنڈے پانی کا استعمال:** سادہ پانی کا استعمال صحت کے لئے بہتر ہے جبکہ بہت زیادہ ٹھنڈا پانی پینا نقصان دہ ہے، ایسا پانی مِعدے پر اثر کرتا ہے۔ اس کے جسم میں جانے سے رَگیں اور شِریانیں سُکڑ جاتی ہیں نیز ہاضمے کے لئے کام کرنے والے مادے (Enzymes) کام کرنا بند کر دیتے ہیں اور دل کی دھڑکن میں کمی آجاتی ہے۔ دوا بھی ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال نہ کی جائے ورنہ دوا کی افادیت کم ہوسکتی ہے۔ مٹکے (بڑے گھڑے) کا ٹھنڈا پانی نقصان دہ نہیں۔ **کیا ٹھنڈی بوتلیں پانی کا متبادل ہوسکتی ہیں؟** Cold Drinks، Soft Drinks، Energy Drinks اور Juices وغیرہ پانی کا مُتَبادِل نہیں ہوسکتے، ان میں مختلف کیمیکلز شامل ہوتے ہیں جن کے نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ اِن مشروبات میں شوگر کی بہت زیادہ مقدار شامل ہوتی ہے لہٰذا ان کے پیٹ میں جاتے ہی اِنسولین کا لیول بڑھ جاتا ہے جو کہ ذیابیطس (شوگر) کے مرض کا سبب بن سکتا ہے۔ 250 ملی لیٹر کی ایک بوتل میں تقریباً سات چمچ چینی (SUGAR) ہوتی ہے۔ چینی والی کولڈ ڈرنک پینے سے دانتوں اور ہڈّیوں کو نقصان پہنچنے، خون میں شوگر کی مقدار بڑھنے، دل (Heart) اور جِلد (Skin) کے اَمراض پیدا ہونے کے اِمکانات بڑھتے ہیں نیز اِس سے "موٹاپا" بھی آتا ہے۔ (فیضانِ سنت 1/712) **مدنی مشورہ:** بازاری مشروبات کے بجائے گھر میں تربوز، فالسے وغیرہ کا جوس یا آم، کیلے وغیرہ کا Milk Shake بنا کر استعمال فرمائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ طِبّی فوائد کے ساتھ ساتھ اسے لذیذ اور فرحت بخش بھی پائیں گے۔ **فالسے کا شربت بنانے کا طریقہ:** فالسہ 100 گرام، چینی: 1 چمچ، پانی: 2 گلاس، نمک: حسبِ ذائقہ۔ فالسے کو پانی میں ڈال کر اچّھی طرح بلینڈ (Blend) کر کے چھان لیں اور پھر اس میں نمک و چینی شامل کرلیں، شربتِ فالسہ تیار ہے۔ **فوائد:** شربتِ فالسہ دھوپ کی وجہ سے جسم میں ہونے والی پانی کی کمی کو پورا کرتا، پیاس کی شدّت کو کم کرتا اور بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے۔ **نوٹ:** بلڈ پریشر اور شوگر کے مریض نمک چینی اپنے طبیب کے مشورے سے استعمال فرمائیں۔ **کھانے کے بعد پانی پینا کیسا؟** کھانے سے پہلے اور

کھانے کے درمیان پانی پینا صحت کے لئے نہایت مفید ہے، کھانے سے پہلے پانی پینے والا اپنے مِعدے کا کچھ حصّہ پانی سے بھر لیتا ہے۔ عُموماً بھوک اس وقت لگتی ہے جب مِعدہ تقریباً خالی ہوتا ہے، اس حالت میں پانی پینے سے تیزابیت میں کمی آتی ہے اور پیٹ کی دیواریں بھی صاف ہوجاتی ہیں۔ بِالْخصوص اَلْسَر اور بدہضمی کے شکار افراد کے لئے کھانے کے درمیان پانی پینا زیادہ فائدہ مند ہے۔ کھانے کے آخر میں پانی پینے والوں کا ہاضمہ متاثر ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! کھانے کے بعد پانی پینے سے بدن پھولتا، وزن بڑھتا اور موٹاپا آتا ہے۔ لہٰذا کھانے کے بعد کم سے کم پانی پئیں ہاں کھانے کے دوران تھوڑا تھوڑا پانی پیتے رہنا مفید ہے۔ کھانے کے بعد خوب پانی غٹ غٹانے کے عادی کا بدن اگر پھول جائے تو اِس کا علاج وہ دوا سے کرنے کے بجائے اپنی عادت کی اصلاح سے کریگا تو ہی ہوسکے گا۔ (فیضانِ سنّت، ص470)

کھانے بِالْخصوص مُرَغَّن اور تلی ہوئی چیزیں کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈی بوتلیں (Cold Drinks) پینے کے نقصانات عام حالات سے زیادہ ہوتے ہیں، اس سے پِتّے کی پتھری بھی ہوسکتی ہے۔ فرنچ فرائز (French Fries) کھانے کے بعد کولڈ ڈرنک پی جائے تو ایک تحقیق کے مطابق نظامِ ہاضمہ کی نارمل رفتار کے مطابق اسے ہضم ہونے میں دو ہفتے لگ سکتے ہیں۔

شدّتِ پیاس سے حفاظت کا وظیفہ: "یَامَجِیْدُ" جو گرمیوں میں پڑھے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پیاس سے مامون رہے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص253) **مدنی مشورہ:** سنّت کے مطابق پانی پینے کا طریقہ جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "163 مدنی پھول (ص2)" ملاحظہ فرمائیے۔

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

سید منیر رضا عطاری مدنی

ایک پرندہ درخت کی شاخ پر بیٹھا تھا، اچانک اس کی نظر زمین پر بکھرے ہوئے دانوں پر پڑی جو دراصل ایک شکاری نے اُسے پکڑنے کے لئے پھیلائے تھے، دانوں کے لالچ نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور وہ بغیر سوچے سمجھے زمین پر اُترا اور مزے سے دانے چُگنے لگا، ابھی اس نے چند دانے ہی کھائے تھے کہ ایک جال اُس پر گِرا اور وہ پرندہ اُس میں پھنس گیا۔ شکاری نے اسے پکڑا، ذَبح کیا اور بھون کر کھا گیا۔ اس کے بعد شکاری نے دوسرے پرندے کو پکڑنے کے لئے ایک اور جگہ دانے ڈالے مگر وہ پرندہ لالچ میں نہ آیا اور خطرے کو بھانپ (یعنی سمجھ) گیا، اُس نے جنگل کی راہ لی، یوں وہ شکاری کے جال میں پھنسنے سے بچ گیا۔

(مثنوی مولانا روم، ص293 ملخصاً وملتقطاً)

پیارے پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! دیکھا آپ نے کہ شکاری نے دانہ دونوں پرندوں کے لئے ڈالا مگر پہلا پرندہ لالچ میں آگیا اور بغیر سوچے سمجھے اسے کھانے کے لئے اُترا اور شکاری کا شکار ہوگیا، اس سے یہ مدنی پھول سیکھنے کو ملا کہ ہمیں کوئی بھی کام بغیر سوچے سمجھے نہیں کرنا چاہئے بلکہ وہ کام کرنے سے پہلے اچّھی طرح غور کرلینا چاہئے کہ جو کام ہم کرنے جارہے ہیں کہیں اس میں ہمارا نقصان تو نہیں؟ مثلاً گلی محلے یا سفر وغیرہ میں اپنے ماں باپ کی اجازت کے بغیر کسی اجنبی شخص (یعنی جسے آپ نہ جانتے ہوں) سے کوئی ٹافی وغیرہ لے کر نہ کھائیں ہوسکتا ہے کہ اس میں بے ہوشی کی دوا (Medicine) ملی ہو جسے کھا کر آپ بے ہوش ہوجائیں اور وہ اجنبی آپ کو اغوا کرکے لے جائے۔ اسی طرح یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ جو کام ہم کرنے لگے ہیں وہ گناہ کا کام تو نہیں؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ کچھ دیر کے مزے کی خاطر ہم شیطان کے جال میں پھنس کر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کردیں، جیسے کسی کا مذاق اُڑانے، نام بگاڑنے اور کسی کی چیز زبردستی کھاجانے میں مزا تو بہت آتا ہے لیکن ایسا کرنے سے دوسروں کی دل آزاری ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی ناراض ہوتا ہے۔

مکتوباتِ امیرِ اہلِ سنّت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مکتوبات سے انتخاب

یہ مکتوبات شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے نظرِ ثانی اور قدرے تغیُّر کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں۔

وقفِ مدینہ[1] ہونے والے کی حوصلہ افزائی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سگِ مدینہ ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مبلغِ دعوتِ اسلامی ــــــ کی خدمت میں مکّۂ مکرّمہ کی مہکی مہکی فضاؤں سے مشکبار و دلبہار سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال!

سَکرات میں گر رُوئے محمد پہ نظر ہو
ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص120)

اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی قربانیاں قبول فرمائے۔ واقعی آپ نے گھر بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ترک کرکے عظیم مثال قائم کی ہے۔ راہِ سنّت میں آنے والی ہر تکلیف ہنستے کھیلتے بَرداشت کرتے رہیں۔ شیطٰن کے وسوسوں کی طرف ہر گز توجّہ نہ دیں کیونکہ شیطٰن ہر گز یہ پسند نہیں کریگا کہ آپ سنّتوں کے پھول کِھلا کر جنّت کی بہاریں لوٹیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو شاد و آباد رکھے اور آپ کا سینہ مدینہ بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہر ''وقفِ مدینہ'' اسلامی بھائی میرا ہے تو بھی اسے اپنا بنالے، یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ بھی اُسے اپنا بنالیجئے۔

میرے مَن کے شہزادے! سنّتوں کی خدمت کے معاملے میں کبھی بھی سُست مَت پڑنا۔ لاکھ طوفان کھڑے ہوں مگر ہمیشہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے رہنا۔ غموں کی منجدھار میں بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوشیوں کی بہار ملے گی۔ بظاہر میں آپ سے ملوں یا نہ ملوں مگر آپ اپنا ذِہن یہی بنائے رہیں کہ آپ قلبِ عطّار کی دھڑکنوں میں رہتے ہیں۔ مجھے دُعائے مدینہ سے نوازتے رہیے۔ تمام اہلِ خانہ کو میرا مَدَنی سلام۔

1416ھ کے حج اور دیدارِ مدینہ کا ثواب آپ کو تحفۃً پیش کرتا ہوں۔

وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَام

عیادت کرنے والے کو شکریہ اور دعاؤں سے نوازنا

(1404ھ بمطابق 1983ء کا ایک مکتوب)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال!

عیادت نامہ موصول ہوا، یاد فرمانے کا بے حد شکریہ، یکم دسمبر کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں میری داہنی (سیدھی) ٹانگ میں معمولی سا فریکچر ہوگیا تھا۔ اللہ کے فضل و کرم سے اب پہلے سے کافی آرام ہے۔ دعا فرمائیں کہ جلد از جلد چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤں اور دعوتِ اسلامی کیلئے بھاگ دوڑ کر سکوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مزاج پرسی کے جذبہ کو قبول فرما کر جزائے جزیل عطا فرمائے، **اللہ پاک، صاحبِ لَولاک** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طفیل آپ سے دینِ اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا سینہ مدینہ بنادے۔ دعوتِ اسلامی کا خوب مدنی کام کرتے رہیے۔

محمد الیاس قادری عُفِیَ عَنْہُ
20 ربیع الاوّل 1404ھ

---

[1] جو خوش نصیب اسلامی بھائی اپنی بقیہ زندگی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے وقف کردے تو اُسے دعوتِ اسلامی کی مدنی اصطلاح میں ''وقفِ مدینہ'' کہا جاتا ہے۔ وقفِ مدینہ ہونے والے اسلامی بھائی مدنی مرکز کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے شب و روز مدنی کاموں (مثلاً ملک و بیرونِ ملک سفر کرنے والے مدنی قافلوں، مختلف مدنی کورسز، سنّتوں بھرے اجتماعات وغیرہ) میں صَرف کرتے ہیں۔

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

اِضْطِباع کی حالت میں نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ طواف میں اِضْطِباع کیا پھر طواف کے بعد اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو کیا نماز ہوگئی؟

سائل: محمد مقصود (کراچی)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

طواف پورا ہونے کے بعد طواف کرنے والے کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ اپنا کندھا جو کہ طواف کرتے ہوئے اضطباع کی سنّت کی ادائیگی کے لئے کھولا تھا، اس کو احرام کے کپڑے سے چھپالیں، اگر کندھا کھلا ہونے کی حالت میں نماز پڑھی تو نماز مکروہِ تنزیہی ہوئی جس کا اعادہ مستحب ہے کیونکہ وہ لباس جس میں آدمی مُعَزَّزِین کے سامنے پہن کر نہ جاتا ہو اس میں نماز مکروہِ تنزیہی ہوتی ہے جیسے پاجامے کے اوپر صرف بنیان پہن کر معززین کے سامنے جانا معیوب سمجھا جاتا ہے اور بنیان پہن کر نماز مکروہِ تنزیہی ہوتی ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

حلق کروانے سے پہلے نئے احرام کی نیت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص عمرے میں طواف و سعی کرنے کے بعد حلق کروانے سے پہلے ہی بیرونِ حرم جاکر دوبارہ نئے احرام کی نیّت کرکے آگیا، اور پھر کسی نے بتایا کہ تمہیں تو پہلے حلق کروانا چاہئے تھا تو اس نے پہلے حلق کروادیا اور پھر اس دوسرے عمرے کے ارکان یعنی طواف، سعی کی اور آخر میں پھر حلق کروادیا تو اب ایسے شخص پر کتنے دم لازم ہوں گے؟ سائل: (کراچی)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں اس پر دو دَم لازم ہیں۔ ایک تو حلق سے پہلے احرام عمرہ باندھنے کا اور دوسرا دَم دوسرا احرام باندھنے کے بعد اس کے پورا ہونے سے پہلے ہی سَر کا حلق کروانے کی وجہ سے۔ نیز ایک احرام سے فارغ ہونے سے پہلے ہی دوسرے عمرے کا احرام شروع کرنے اور حالتِ احرام میں سَر منڈانے کی وجہ سے یہ شخص گنہگار بھی ہوا ہے اس سے توبہ بھی لازم ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
ابو الصالح محمد قاسم القادری	ابو حذیفہ محمد شفیق العطاری المدنی

طواف یا سعی کے دوران کچھ دیر آرام کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ طواف یا سعی کے دوران تھکن کی وجہ سے کچھ دیر آرام کرسکتے ہیں؟ سائلہ: امِّ ہلال رضا (لائینز ایریا، کراچی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

طواف اور سعی کے پھیرے لگانے میں ان کا پے درپے ہونا سنّت ہے اور بلا عذر ان میں فاصلہ کرنا مکروہ ہے۔ عذر سے مراد وضو کرنا یا جماعت قائم ہونا یا جنازہ آجانا یا پیشاب پاخانہ کی حاجت ہونا یا تھک جانا ہے۔ لہٰذا اگر طواف یا سعی کے چند چکر لگانے کے بعد تھکاوٹ محسوس ہوئی اور کچھ دیر آرام کرلیا پھر جہاں سے سعی یا طواف چھوڑا تھا وہاں سے دوبارہ شروع کردیا تو جائز ہے البتہ اگر بہت زیادہ فاصلہ کردیا ہو تو شروع سے کرنا مستحب ہے۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُهٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

حالتِ احرام میں کپڑے یا ٹشو پیپر سے ناک صاف کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حالتِ احرام میں زکام ہونے کی صورت میں کیا کپڑے یا ٹشو پیپر سے ناک صاف کرسکتے ہیں؟ نیز چہرے سے کپڑے کے ذریعے پسینہ صاف کرنے کا کیا حکم ہے؟

سائلہ: بنتِ دلارے (لائینز ایریا، کراچی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

احرام کی حالت میں زکام ہوجائے تو کپڑے یا ٹشو پیپر سے اسے صاف نہیں کرسکتے، ایسے موقعے پر کپڑا ناک سے دور رکھتے ہوئے کچھ قریب کرکے اس میں ناک صاف کرلیا جائے، اسی طرح کپڑے وغیرہ سے پسینہ صاف کرنے کی بھی اجازت نہیں۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ حالتِ احرام میں محرم پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ کھلا رکھے، کسی بھی چیز سے نہ چھپائے خواہ وہ چیز کپڑا ہو یا کوئی اور چیز مثلاً ٹشو پیپر، ناک یا پسینہ صاف کرنے کے لئے جب کپڑا یا ٹشو پیپر چہرے کے کسی حصے مثلاً ناک یا پیشانی وغیرہ پر رکھیں گے تو چہرہ چھپ جائے گا جس کی محرم کو اجازت نہیں لہٰذا کپڑے اور ٹشو پیپر وغیرہ سے زکام ہونے پر ناک صاف کرنے اور پسینہ صاف کرنے کی اجازت نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُهٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

مسجدِ نبوی علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسجدِ نبوی علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام میں نماز پڑھنے کی فضیلت اسی حصّہ کے ساتھ خاص ہے جو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانہ میں موجود تھا یا اس حصّہ کو بھی شامل ہے جو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفاتِ ظاہری کے بعد شامل کیا گیا؟

سائل: مجاہد رضوی (فیصل آباد)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسجدِ نبوی علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام میں نماز پڑھنے کی فضیلت اسی حصّہ کے ساتھ خاص نہیں جو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانہ میں موجود تھا بلکہ اس حصّے کو بھی شامل ہے جو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفاتِ ظاہری کے بعد مسجد میں شامل کیا گیا ہے جیسا کہ علامہ جلال الدّین السُّیوطی الشافعی (متوفی 911ھ) شرح سننِ ابنِ ماجہ میں فرماتے ہیں: وَالۡمُخۡتَارُ عِنۡدَ الۡجُمۡهُوۡرِ اَنَّ الۡحُكۡمَ بِالۡمُضَاعَفَةِ يَشۡمَلُ لِمَا زِيۡدَ عَلَيۡهِ

ترجمہ: جمہور کے نزدیک مختار یہ ہے کہ (مسجدِ نبوی علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام میں) زیادتیِ ثواب کا تعلق اس حصّے کے ساتھ بھی ہے جسکو مزید شامل کیا گیا ہے۔ (شرح سنن ابن ماجہ للسیوطی، ص101، باب المدینہ کراچی)

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُهٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

روشن ستارے

حضرت سیّدنا سعد بن مُعاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی

میدانِ بدر میں ابھی جنگ کا بازار گرم نہ ہوا تھا کہ ایک صحابیِ رسول نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم! کیا ہم آپ کے لئے ایک سائبان نہ بنادیں جس میں آپ تشریف فرما ہوں اور قریب ہی آپ کی سواری باندھ دی جائے پھر ہم اسلام کے دشمنوں سے ٹکرا جائیں، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں فتح دی تو یہ ہماری خواہش کے مطابق ہوگا اور اگر دشمن ہم پر غالب آگیا تو آپ اپنی سواری پر بیٹھ کر مدینہ طیّبہ تشریف لے جایئے گا، یہ سن کر مدنی سرکار صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے پیارے صحابی کے لئے تعریفی کلمات ادا کئے اور دُعائے خیر کی۔ (اسد الغابہ، 3/324)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُخْلِصانہ مشورہ دینے اور دُعائے نبوی سے حصّہ پانے والے یہ جانثار صحابی قبیلۂ بنو عبد الاَشْہَل کے سردار، سیّد الانصار حضرت سیّدنا سعد بن مُعاذ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ تھے۔ **حلیۂ مبارکہ** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ لمبے قد کاٹھ کے مالک تھے، سُرخ وسفید چہرے پر بڑی بڑی آنکھوں اور خوبصورت داڑھی نے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے حسن و جمال کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ (طبقاتِ ابن سعد، 3/331) **قبولِ اسلام کی برکتیں** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ مُبلِّغِ اسلام حضرتِ سیّدنا مُصْعَب بن عُمیر رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی نیکی کی دعوت پر کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ پھر خیر خواہی کے جذبے کے تحت اپنی قوم کے پاس گئے اور فرمایا: مجھ پر تمہارے مَردوں اور عورتوں سے اس وقت تک بات کرنا حرام ہے جب تک تم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان نہیں لے آتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! شام کے سائے ابھی پھیلنے بھی نہ پائے تھے کہ پورا قبیلہ دولتِ اسلام سے مالامال ہوگیا۔ (سیرت ابن ہشام، ص174) اس طرح آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا مسلمان ہو جانا مدینۂ مُنَوَّرہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے بہت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ اس کے بعد آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے حضرت اُسَید بن حُضَیر رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے ساتھ مل کر قبیلے کے تمام خود ساختہ جھوٹے خداؤں کو نیست و نابود (ختم) کر دیا۔ (طبقات ابن سعد، 3/321) **جرأت مندی** ایک مرتبہ عُمرہ ادا کرنے کے لئے مکّۂ مکرّمہ تشریف لے گئے اور پُرانے تعلقات کی بناپر اُمیّہ بن خَلَف کے پاس ٹھہرے، جب طواف کرنے کے لئے حرم میں پہنچے تو ابوجہل نے روکنا چاہا مگر آپ نے جرأت اور دلیری کے ساتھ جواب دیا: اگر تم لوگوں نے ہمیں کعبہ کی زیارت سے روکا تو ہم تمہاری شام کی تجارت کا راستہ روک دیں گے۔ (بخاری، 2/509، حدیث:3632ملتقطاً) **مجاہدانہ شان** غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے سائبان کا دربان بننے کی سعادت حاصل کی، (طبقات ابن سعد، 2/11) معرکۂ اُحُد میں مسلمانوں میں افراتفری کے وقت آپ ثابت قدم رہنے والوں میں شامل تھے۔ (طبقات ابن سعد، 3/321) سن پانچ ہجری میں غزوۂ خَنْدَق کے موقع پر آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ چھوٹی سی زِرَہ (لوہے کا جنگی لباس) پہنے نیزہ ہاتھ میں پکڑے دشمن کی طرف بڑھ رہے تھے کہ ابن العَرِقَہ نامی کافر نے نشانہ باندھ کر ایک تیر پھینکا جس سے بازو کی رگ کٹ گئی اور آپ شدید زخمی ہوگئے۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/176) حُضُورِ اکرم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے علاج معالجہ کے لئے مسجدِ نبوی میں ایک خیمہ نصب

کروایا۔(بخاری،3/56،حدیث:4122) **تمنائے شہادت اور شوقِ جہاد** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا زخم دن بدن بھرنے لگا اور طبیعت سنبھلنے لگی اس دوران دل میں ایک جانب شہادت کی تمنّا چُٹکیاں لے رہی تھی تو دوسری طرف شوقِ جہاد بلندیوں کو چھو رہا تھا بالآخر لبوں پر یہ دعا مچلنے لگی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ مجھے کفّارِ قریش سے لڑنے کی جتنی آرزو اور خواہش ہے کسی اور قوم سے نہیں کیونکہ اس بدکردار قوم نے تیرے رسولِ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کو جُھٹلایا اور انہیں ہجرت پر مجبور کیا تھا۔لہٰذا اگر کفّارِ قریش سے کوئی جنگ باقی ہے تو مجھے زندہ رکھ تاکہ میں تیری راہ میں ان کافروں سے لڑوں اور اگر ان لوگوں سے کوئی جنگ باقی نہیں ہے تو میرے اس زخم کو پھاڑ دے اور اسی زخم میں شہادت کی موت عطا فرمادے چنانچہ دعا ختم ہوتے ہی اچانک آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا زَخم پھٹا اور خون کے فوّارے اُبلنے لگے۔ (مسلم،ص753، حدیث:4600ملخصاً) رَحمتِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم خیمے میں تشریف لائے اور آپ کے سر کو اپنی گودِ مُبارک میں رکھا اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھا دیا: ”یا الٰہی! سعد نے تیری راہ میں جہاد کیا اور تیرے نبی کی تصدیق کی ہے لہٰذا تُو سب سے بہتر طریقے سے ان کی روح قبض فرما۔“ یہ مُبارک اور دُعائیہ کلمات جونہی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سماعت سے ٹکرائے تو آپ نے آنکھیں کھول دیں۔اس نازُک حالت میں بھی عشقِ رسول کا غلبہ رہا، دل مچل گیا فوراً بارگاہِ رسالت میں سلام پیش کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے رسالت کا حق ادا کیا ہے۔اس کے بعد رَحمتِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم واپس لوٹ آئے۔ چند گھنٹوں بعد آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ (مغازی للواقدی،2/525) بعد میں کسی نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم! آپ خیمے میں لمبے لمبے قدم کے ساتھ پھلانگتے ہوئے داخل ہوئے حالانکہ خیمہ میں کوئی شخص بھی موجود نہ تھا، ارشاد فرمایا: خیمہ فرشتوں سے بھرا ہوا تھا کہ قدم رکھنے کی جگہ نہ تھی ایک فرشتے نے اپنا پر اٹھایا تو میں وہاں بیٹھ گیا۔ (طبقات ابن سعد، 3/327) **فضائل ومناقب** رَحمتِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے نورانی اور مُشکبار فرامین سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مقام و مرتبے کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: سعد بن مُعاذ کی موت سے عرشِ الٰہی فرحَت و شادمانی سے جھوم اُٹھا ہے۔(مسلم، ص 1028، حدیث: 6346) ستّر ہزار (70,000) فرشتے ان کے جنازے میں شریک ہوئے ہیں۔ (نسائی،ص 346، حدیث: 2052ملتقطاً) فرشتے ان کی روح کا قُرب پاکر خوش و خرم ہیں۔ (سیرت ابن ہشام،ص403) ان کی آمد پر آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔(نسائی، ص346، حدیث: 2052 ملتقطاً)

عرش پر دھومیں مچیں، وہ مومنِ صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے، وہ طیب و طاہر گیا

(حدائقِ بخشش،ص:54)

جوں جوں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر مبارک کھودی جارہی تھی اس سے مشک کی خوشبو پھیل کر حاضرین کے مشامِ جاں کو معطّر کررہی تھی۔ (طبقات ابن سعد،3/329) ایک روایت کے مطابق کسی نے آپ کی قبر کی مٹی اپنی مٹھی میں دبائی اور اپنے ساتھ لے آیا،بعد میں دیکھا تو وہ مشک تھی جب بارگاہِ رسالت میں اس کا ذکر کیا گیا تو رُخسارِ انور پر مَسَرّت کے آثار نمودار ہوگئے پھر ارشاد فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! (زرقانی علی المواھب،3/99) ایک مرتبہ کسی نے بارگاہِ رسالت میں ایک ریشمی لباس پیش کیا تو لوگ اس کی بناوٹ اور مُلائمت پر حیران ہونے لگے، دوعالَم کے دولہا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس پر تعجب کررہے ہو، جنّت میں سعد بن مُعاذ کے رومال اس سے بھی عمدہ اور ملائم ہیں۔ (مسلم، ص1028، حدیث:6348) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی عمرِ عزیز کی صرف 37 بہاریں ہی دیکھ پائے تھے آپ کی قبر مبارک جنّتُ البقیع میں ہے۔(طبقات ابن سعد،3/331)

26 مدنی پھولوں کا گلدستہ

بزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین کے انمول فرامین

جن میں علم و حکمت کے خزانے چھپے ہوتے ہیں، ثواب کی نیّت سے انہیں زیادہ سے زیادہ عام کیجئے

1 ارشادِ سیّدنا محمد بن علی باقر علیہ رحمۃُ اللہِ الغافِر: "تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری کتنی مَحبّت ہے اس کا اندازہ تم اس بات سے لگاؤ کہ اپنے بھائی کی تمہارے دل میں کتنی مَحبّت ہے۔"
(موسوعہ لابن ابی الدنیا، الاخوان، 8/168)

2 ارشادِ سیّدنا زیاد بن جریر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: جو لوگ تقویٰ اختیار نہیں کرتے وہ دین کی سمجھ بوجھ نہیں رکھ سکتے۔
(حلیۃ الاولیاء، 4/218)

3 ارشادِ سیّدنا خیثمہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: جب تو کوئی چیز مانگے اور وہ تجھے مل جائے تو اس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت مانگ لے ہوسکتا ہے وہ دن تیرے لئے قبولیت کا دن ہو۔ (صفۃ الصفوۃ، 3/59)

4 ارشادِ سیّدنا ابراہیم تیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی: جب تم کسی ایسے مرد کو دیکھو جو تکبیرِ اُولیٰ میں سُستی کرتا ہو تو اس سے کنارہ کشی کرلو۔ (صفۃ الصفوۃ، 3/56)

5 ارشادِ سیّدُنا میمون بن مہران علیہ رحمۃ المنّان: جو قراٰنِ پاک کی پیروی کرے تو قراٰن اس کی راہنمائی کرتا ہے یہاں تک کہ جنت میں پہنچا دیتا ہے اور جو قراٰن کو چھوڑ دیتا ہے قراٰن اُس کو نہیں چھوڑتا بلکہ اُس کا پیچھا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے جہنّم میں گرا دیتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/87)

6 ارشادِ سیّدنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: جس نے عِلْم سیکھا لیکن عمل نہ کیا اس کی مثال اس طبیب کی طرح ہے جس کے پاس دوا موجود ہے لیکن اس کے ذریعے علاج نہیں کرتا۔ (البدایۃ والنھایۃ، 6/421)

7 ارشادِ سیّدنا طاؤس بن کیسان علیہ رحمۃ المنّان: غلطی کا اقرار کرلینا، اُس پر ڈٹے رہنے سے بہتر ہے۔
(تہذیب الکمال، 13/369)

8 ارشادِ سیّدُنا ابراہیم نخعی علیہ رحمۃ اللہ القوی: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے خواہشات اور اپنی رائے کی پیروی کرنے والوں کی باتوں اور کاموں میں ذرّہ برابر بھلائی نہیں دیکھی۔
(حلیۃ الاولیاء، 4/247)

9 ارشادِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: ذِکر کی مجالس دلوں کی شِفا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/269)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنی تحریر و تقریر سے برِعظیم (پاک و ہند) کے مسلمانوں کے عقیدہ و عمل کی اصلاح فرمائی، آپ کے ارشادات جس طرح ایک صدی پہلے راہنما تھے، آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔

1 ماں باپ کی طرف سے بعدِ موت قربانی کرنا اجرِ عظیم ہے اس کے لئے بھی اور اس کے والدین کے لئے بھی۔
(فتاویٰ رضویہ، 20/597)

2 جس پر شیطان کے وَساوِس مخفی (یعنی وسوسے پوشیدہ) ہوں اس انسان پر شَر و خَیر میں اِلْتِباس (یعنی شُبہ) ہو جاتا ہے اور

شیطان اسے حَسَنات (بھلائیوں) سے سَیِّئات (برائیوں) کی طرف لے جاتا ہے اور اس بات سے باعمل علماء ہی آگاہ ہو سکتے ہیں۔
(فتاویٰ رضویہ، 10/685)

3 یہ لفظ کہ "مولوی لوگ کیا جانتے ہیں" اس سے ضرور علماء کی تحقیر نکلتی ہے اور علمائے دین کی تحقیر کُفر ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، 14/244)

4 جو شخص حدیث کا منکر (انکار کرنے والا) ہے وہ نبی صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا منکر ہے اور جو نبی صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا منکر ہے وہ قرآنِ مجید کا منکر ہے اور جو قرآنِ مجید کا منکر ہے اللہ واحد قہّار کا منکر ہے اور جو اللہ کا منکر ہے صریح مرتد کافر ہے اور جو مرتد کافر ہے اسے اسلامی مسائل میں دخل دینے کا کیا حق؟۔(فتاویٰ رضویہ، 14/312)

5 جس نے اپنے نفس کو سچا سمجھا اس نے جھوٹے کی تصدیق کی اور خود اس کا مشاہدہ بھی کرے گا۔
(فتاویٰ رضویہ، 10/698)

6 بلاشبہ حق یہی ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین و ملائکۂ مُقرَّبِیْن واَوَّلِین و آخرین کے مجموعہ علوم مل کر علمِ باری سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو ایک بوند کے کروڑویں حصّہ کو کروڑوں سمندروں سے ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 14/377)

7 نجاستِ باطن نجاستِ ظاہر سے کروڑ درجہ بدتَر ہے، نجاستِ ظاہر ایک دھار پانی سے پاک ہو جاتی ہے اور نجاستِ باطن کروڑوں سمندروں سے نہیں دھل سکتی جب تک صدقِ دل سے ایمان نہ لائے۔(فتاویٰ رضویہ، 14/406)

8 کوئی شخص ایسے مقام تک نہیں پہنچ سکتا جس سے نماز روزہ وغیرہ احکامِ شرعیہ ساقِط ہو جائیں جب تک عقل باقی رہے۔
(فتاویٰ رضویہ، 14/409)

9 جو باوصفِ بقائے عقل و استطاعت (یعنی جس کی عقل سلامت ہو اور استطاعت بھی ہو) قصداً نماز یا روزہ ترک کرے ہرگز ولی اللہ نہیں ولی الشیطان (شیطان کا دوست) ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 14/409)

علم و حکمت کے 8 مدنی پھول

1 افسوس! لوگ دنیا کی بہتری کے لئے تو کوشش کرتے ہیں مگر آخرت کی بہتری کے لئے اِقدامات نہیں کرتے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 30 ربیع الاوّل 1438ھ)

2 اِسلام اپنے مسلمان بھائیوں سے حسنِ ظن رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، 3 ربیع الآخر 1438ھ)

3 مَحبّتِ اَولیا بڑھانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اولیائے کرام سے محبّت رکھنے والوں کی صحبت اِختیار کی جائے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 30 ربیع الاوّل 1438ھ)

4 کسی کو شہرت حاصل ہو جانا اس بات کی دلیل نہیں کہ اسے رضائے الٰہی کی منزل بھی حاصل ہو گئی۔
(مَدَنی مذاکرہ، 22 ربیع الآخر 1438ھ)

5 جو مَصائب و آلام (یعنی مصیبتوں اور غموں) پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کے سائے میں آجاتا ہے۔(خودکشی کا علاج، ص20)

6 دوسروں کا اَنجام دیکھ کر اپنے لئے عِبرت کے مدنی پھول چُن لینا عقل مندی ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، 23 ربیع الآخر 1438ھ)

7 سبز رنگ اَمن کی علامت ہے، سبز عمامے والوں کو دنیا بھر میں مرحبا (Wel Come) کہا جاتا ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 30 ذوالقعدۃ الحرام 1435ھ)

8 جو مکّے مدینے میں گونگا، بہرا اور اندھا بن کر رہے (یعنی فضول بولنے، سُننے اور دیکھنے سے بچے) گا تو اسے گناہوں سے بچنے میں بڑی مدد ملے گی۔(مَدَنی مذاکرہ، 2 ذوالحجۃ الحرام 1435ھ)

ہمارا پیارا وطن اِسلامی جمہوریہ پاکستان 14 اگست 1947 عیسوی بمطابق 27 رمضان المبارک 1366 ہجری کو مَعرضِ وُجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ اِس کی حفاظت فرمائے، دشمنوں کی میلی نظر سے محفوظ رکھے اور ہمیں اِس عظیم نعمت کی حقیقی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قیامِ پاکستان کا مقصد میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پاکستان کا قیام صرف زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا گیا بلکہ اس کا مقصد ایک ایسی آزاد رِیاست تھا جہاں مسلمان اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کی روشنی میں پُراَمن زندگی گزار سکیں۔ قیامِ پاکستان کے وقت ہر طرف ایک ہی نعرہ تھا کہ **"پاکستان کا مطلب کیا؟ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ"** لیکن افسوس! کہ آج مسلمان اپنے پیارے وطن پاکستان کے قیام کا مقصد نظر انداز کئے بیٹھے ہیں، جس وطن کو آزادی سے عبادت کرنے کے لئے حاصل کیا گیا تھا اسی کے رہنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول کے احکامات کی نافرمانی کرتے نہیں گھبراتے، وہ لوگ جنہوں نے اس وطن کے لئے لاکھوں جانوں کا نذرانہ دیا، وہ مائیں جنہوں نے اس وطن پر اپنے دودھ پیتے بچے قربان کئے، آج انہی کی اولاد کسی بھی ناخوشگوار موقع پر اسی وطن کی اَملاک تباہ کرنے، جلاؤ گھیراؤ کرنے، اپنے ہی مسلمان بھائیوں کی گاڑیاں، دکانیں جلانے اور توڑ پھوڑ کرنے سے بالکل نہیں گھبراتی۔

جشنِ آزادی کیوں مَناتے ہیں؟ جس دن کوئی نعمت ملے، اُس کی یاد مَنانا شرعاً جائز ہے۔ یاد رہے کہ جشنِ آزادی منانے کا مقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی نعمت "آزادی" کا شکر ادا کرنا ہوتا ہے، اور "شکر" کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی جانِب سے نعمت ملی ہے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے، لیکن افسوس کہ کچھ لوگ یومِ آزادی کا جشن منانے کے نام پر اونچی آواز سے موسیقی بجاتے ہیں، ہوائی فائرنگ، وَن وِیلنگ کرتے ہیں، بعض تو شرابیں پی کر اُودَھم مچاتے ہیں۔ اِس انداز کی نہ تو شریعت اِجازت دیتی ہے اور نہ ہی مُلکی قانون۔

جشنِ آزادی اور دعوتِ اسلامی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اِسلامی کے مدنی ماحول میں **یومِ آزادی** کے موقع پر اِجتماعِ ذِکرونعت کیا جاتا ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مذاکرہ بھی ہوتا ہے، ملک کے اِستحکام اور سلامتی کی دعائیں بھی مانگی جاتی ہیں، خوش نصیب اِسلامی بھائی شکرانے کے نوافل بھی پڑھتے ہیں۔ پاکستان کے پرچم بھی لہرائے جاتے ہیں، **"پاکستان کا مطلب کیا؟ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ، کون ہمارا راہنما؟ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ"** کے نعرے بھی گونجتے ہیں، اس موقع کی مُناسَبَت سے کئی سلسلے مَدَنی چینل پر براہِ راست (Live) بھی دکھائے جاتے ہیں۔

وطن کی محبت کا تقاضا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے اور وطن سے محبت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ہم اِس کی تعمیر وترقّی میں اپنا کردار ادا کریں۔ جھوٹ، رشوت، سُود، دھوکا بازی، مِلاوٹ، ذخیرہ اَندوزی، چوری، ڈکیتی، کرپشن وغیرہ سے پرہیز کرکے جہاں ہم گناہوں سے بچیں گے وہاں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے وطنِ عزیز کو بھی فائدہ ہوگا اور اگر ہم اُلٹا چلیں گے تو ہمیں اور ہمارے وطن کو نقصان پہنچے گا۔ یہ آزاد وطن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، اس کی قدر کیجئے۔

صبر

حامد سراج عطاری مدنی

زندگی کے سفر میں انسان ہمیشہ ایک جیسی حالت میں نہیں رہتا، کوئی دن اس کے لئے نویدِ مَسَرَّت (خوشخبری) لے کر آتا ہے تو کوئی پیامِ غم، کبھی خوشیوں اور شادمانیوں کی بارش برستی ہے تو کبھی مصیبتوں اور پریشانیوں کی آندھیاں چلتی ہیں۔ ان آندھیوں کی زَد میں کبھی انسان کی ذات آتی ہے، کبھی کاروبار اور کبھی گھر بار۔ الغرض! مصیبتوں اور پریشانیوں سے انسان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اسی لئے اسلام نے مصیبتوں میں صَبْر اور خوشیوں میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مؤمن کا معاملہ کتنا عجیب ہے کہ اس کے لئے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے اگر اسے خوشی پہنچے اور شکر کرے تو یہ اس کے لئے خیر ہے اور اگر مصیبت پہنچے اور اس پر صَبْر کرے تو یہ اس کے لئے بھلائی ہے۔ (مسلم، ص:1222، حدیث:7500، ملتقطاً)

صَبْر کا معنیٰ و مفہوم صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رُکنے کا عَقْل اور شریعت تقاضا کررہی ہو۔ (صراط الجنان، 1/246) صبر بظاہر تین حَرْفی لفظ ہے مگر اپنے اندر ہمّت، حوصلہ، برداشت، تَحَمُّل، بھلائی، خیر، نرمی، سکون اور اطمینان کی پوری کائنات سَموئے ہوئے ہے۔

صبرِ جمیل صبرِ جمیل (بہترین صبر) یہ ہے کہ مصیبت میں مبتلا شخص کو کوئی پہچان نہ سکے۔ (احیاء العلوم، 4/91)

صبر کی اہمیت مقامِ صبر پر فائز ہونا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ پاک میں 70 سے زائد مرتبہ صبر کا ذکر فرمایا اور اکثر دَرَجات و بھلائیوں کو اسی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ (احیاء العلوم، 4/75) نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صابرین کے ساتھ ہونے کا بھی وعدہ فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اصْبِرُوْاؕ-اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور صبر کرو بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (پ:10، الانفال:46) اس کے علاوہ قراٰنِ پاک میں صبر کو تقرُّبِ الٰہی، دین کی سرداری، بہترین اور بے حساب اَجر، نُصْرتِ رَبّانی اور رب کی رحمتیں پانے کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

صبر کی اہمیت اور احادیثِ مبارکہ (1) جس بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا۔ (ترمذی، 4/145، حدیث:2332) (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: جب میں بندۂ مؤمن کی دنیا کی پیاری چیز لے لوں پھر وہ صبر کرے تو اس کی جزا جنّت کے سوا کچھ نہیں۔ (بخاری، 4/225، حدیث:6424)

صبر اور ہمارا معاشرہ افسوس! آج ہم صبر سے بہت دور ہوچکے ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ ایک تعداد ذہنی دباؤ، ڈپریشن، شوگر اور بلڈ پریشر جیسے مُہلِک اَمراض میں مبتلا ہورہی ہے۔ یاد رکھئے! بڑے بڑے عقلمندوں کی بصیرت کے چراغ بے صبری کی وجہ سے گُل ہوجاتے ہیں، آج دینی و دُنیوی معاملات میں صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے کی وجہ سے ہمارا معاشرہ تباہی کی سمت جارہا ہے، لڑائیاں عام ہوچکی ہیں، دوسروں کے بُغض و کینے سے سینے بھرے ہوئے ہیں، آستینیں چڑھی ہوئی ہیں اور لوگ مار دھاڑ پر کمر بَستہ ہیں۔

محبوبِ خدا کا صبر نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مکمل زندگی صبر و تَحَمُّل سے لبریز ہے، کافروں نے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ علیہِ الصَّلٰوۃ و السَّلام پر ظلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے، پتھر برسائے، راہ میں کانٹے بچھائے، جسمِ اَطہر پر نجاستیں ڈالیں، ڈرایا، دھمکایا، بُرا بھلا کہا، قتل کی سازشیں کیں مگر کائنات کے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی کوئی ذاتی انتقامی کاروائی نہ کی، خود بھی صبر سے کام لیا اور

بقیہ صفحہ 25 پر ملاحظہ کیجئے

صلح حدیبیہ

محمد آصف اقبال عطاری مدنی

ہجرتِ مدینہ کے چھٹے سال رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب دیکھا کہ آپ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ امن و عافیّت سے مکّۂ مکرّمہ میں داخل ہوئے اور عمرہ ادا فرمایا، بعض نے سَر منڈائے اور کچھ نے بال کتروائے، بیتُ اللہ میں داخل ہوئے اور اُس کی کُنجی (یعنی چابی) لی نیز (میدانِ) عَرَفات میں قیام فرمایا۔ (سیرت حلبیہ، 3/13)

نبی کا خواب وحی ہوتا ہے، لہٰذا ذوالقعدۃ 6ہجری کو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے چودہ سو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ عمرہ کی نیّت سے مکّۂ مکرّمہ کو روانہ ہوئے، مقامِ حدیبیہ پر ٹھہرنا پڑا، کفّار نے مکّۂ مکرّمہ میں داخل نہ ہونے دیا، وہیں یہ معاہدہ طے پایا جو صُلحِ حدیبیہ کے نام سے مشہور ہوا، اس کی کچھ تفصیل یہ ہے۔

صلح حدیبیہ کی شرائط کفّار کی طرف سے بالترتیب بُدَیل بن وَرْقاء خُزَاعی، عُرْوَہ بن مسعود ثَقَفی اور حُلَیس بن علقمہ اور مِکْرَز مذاکرات کے لئے آئے اور آخر میں خطیبِ قریش سہیل بن عَمرو قریشی نے حاضر ہو کر معاہدہ کیا جس میں یہ شرائط طے پائیں: ◄ فریقین کے درمیان 10 سال تک جنگ نہیں ہوگی۔ ◄ اس سال مسلمان عمرہ کئے بغیر واپس چلے جائیں، آئندہ سال عمرہ کے لئے آئیں اور تین دن مکّۂ مکرّمہ میں قیام کریں۔ ◄ مسلمان اپنے ساتھ تلوار کے علاوہ کوئی ہتھیار نہ لائیں اور وہ بھی نیام میں رہے۔ ◄ مکّۂ مکرّمہ سے جو شخص مدینۂ منورہ چلا جائے تو اُسے واپس کر دیا جائے لیکن اگر کوئی مسلمان مدینہ شریف سے مکّۂ مکرّمہ آگیا تو اُسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ ◄ قبائلِ عَرَب کو اختیار ہوگا کہ وہ فریقین میں سے جس کے ساتھ چاہیں دوستی کا معاہدہ کرلیں۔ (سبل الہدی والرشاد، 5/52۔ الکامل فی التاریخ، 2/87-89 ملخصاً)

صلحِ حدیبیہ کے دوررَس نتائج معاہدے کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں مگر اپنے اندر دُور رَس نتائج رکھتی تھیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہِ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ظاہر کی نظر میں اسلام کے لئے دَبتی ہوئی بات تھی اور حقیقت میں ایک بڑی نمایاں فتح تھی جسے اللہ تعالیٰ نے ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًاۙ۝۱﴾ فرمایا۔ پھر سورۂ فتح کی اس آیت نمبر 25 کی تفسیر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: یہ آیت مسلمانوں کی تسکین کے لئے نازل فرمائی کہ اِس سال تمہیں داخلِ مکّہ نہ ہونے دینے میں کئی حکمتیں تھیں: مکّۂ معظّمہ میں بہت سے مرد و عورت خفیہ طور پر مسلمان ہیں، کفّار پر قہر ڈھاتے ہوئے لاعلمی میں تم انہیں بھی روند دیتے نیز وہاں وہ لوگ بھی ہیں جو ابھی کافر ہیں مگر عنقریب اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنی رَحمت میں لے گا، اسلام دے گا، ان کا قتل منظور نہیں، ان وجوہات سے کفّارِ مکّہ پر سے قتل و قہر موقوف رکھا گیا۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/381 ماخوذاً)

حدیبیہ سے بڑی کوئی فتح نہیں حضرتِ سیّدنا صدیقِ اکبر رضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے: اسلام میں حدیبیہ سے بڑی کوئی فتح نہیں مگر لوگوں کی عقلیں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے معاملے تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ (سیرت حلبیہ، 3/41)

مسلمان ہونے والوں کی کثرت حضرت امام زُہری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: جب جنگ رُک گئی اور امن ہوگیا تو لوگ ایک دوسرے سے ملنے جلنے لگے اور اسلام کی دعوت عام ہونے لگی، جس شخص میں ذرا سی بھی عقل تھی وہ داخلِ اسلام ہوگیا اور صُلحِ حدیبیہ سے فتحِ مکّہ تک کے اِن دو سالوں میں اتنے لوگ مسلمان ہوئے جتنے اِس سے پہلے تمام مدّت میں ہوئے تھے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ (تاریخ طبری، 2/224 ملخصاً)

بقیہ صفحہ 27 پر ملاحظہ کیجئے

غزوۂ خندق

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی

اسلامی غَزوات میں غَزوۂ خَندَق کو خُصوصی مقام حاصل ہے۔ اس جنگ کو غزوۂ اَحزاب بھی کہا جاتا ہے۔ غزوۂ خندق کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں نے خَندَق کھودی تھی جبکہ اَحزاب نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ دشمنوں کے کئی حِزب یعنی گروہ مِل کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے۔ یہ غزوہ ایک قول کے مطابق 8 ذوالقعدۃ 5 ہجری کو ہوا۔ (شرح الزرقانی علی المواہب، 3/17،64) **پسِ منظر** قبیلہ بنو نضیر کے یہودیوں کو ان کی سازِشوں کی وجہ سے مدینہ سے جلاوطن کیا گیا تو وہ خیبر چلے گئے، اسلام اور رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بُغض و دُشمنی میں دیگر کفّارِ عَرَب کے ساتھ مل کر مدینۂ منورہ زادھَا اللہ شرفاً وَّتعظیماً پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ اس جنگ میں کفّار کی تعداد دس ہزار (10000) تھی جبکہ مسلمان صرف تین ہزار (3000) تھے۔ حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مشورے سے خَندَق کھودنے کا فیصلہ ہوا چنانچہ پہاڑی علاقے، تنگ گھاٹیوں اور مکانات والے علاقے کو چھوڑ کر میدانی علاقے کے ساتھ خندق کھودی گئی۔ (ماخوذ از مدارج النبوۃ، 2/167-168) اس جنگ میں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان بھوک کی حالت میں خَندَق کھودتے تھے۔ خود سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی اپنے شکمِ مُبارک پر پتّھر باندھے بنفسِ نفیس صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ شریک تھے۔ (ماخوذ از بخاری، 3/52، حدیث: 4100، 4101، 4104)

مُعجِزات کا ظہور اس غزوہ میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کئی مُعجِزات کا ظہور ہوا، تین مُعجِزات ملاحظہ کیجئے: (1) حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور پر بھوک کے آثار دیکھے، میں نے گھر آکر بیوی سے کہا کہ کیا گھر میں کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شدید بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچّہ تھا۔ میں نے بکری کا بچّہ ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیسے، میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر ہانڈی میں ڈال دیں، پھر میں بارگاہِ رسالت میں جانے لگا تو بیوی نے کہا: دیکھنا رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے صحابہ کے سامنے مجھے شرمسار نہ کردینا۔ میں نے حاضر ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم نے بکری کا ایک بچّہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جَو کا آٹا پیسا ہے، آپ چند حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لائیے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بلند آواز سے فرمایا: اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے کھانے کا انتظام کیا ہے، آؤ چلو! نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ہنڈیا نہ اتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا۔ پھر رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں کے آگے آگے تشریف لے آئے، جب میں گھر کے اندر گیا تو بیوی نے گھبرا کر کہا: آپ نے تو وہی کیا جس کا مجھے خدشہ تھا، تو میں نے وضاحت کی کہ میں نے ویسا ہی کیا تھا جیسا تم نے کہا تھا۔ نبیِّ پاک صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آٹے میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور برکت کی دُعا فرمائی، پھر ہانڈی میں بھی لعابِ دہن ڈال کر دُعائے برکت دی، اس کے بعد فرمایا: ایک اور روٹی پکانے والی بلا لو تاکہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دیتی جائے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تاکید فرمائی کہ ہانڈی نیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی

تعداد ایک ہزار تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سب کھانا کھا کر چلے گئے اور پیچھے بھی چھوڑ گئے، جبکہ ہماری ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور آٹا بھی اتنا ہی تھا، جتنا پکانے سے پہلے تھا۔(ماخوذ از بخاری، 3/52، حدیث:4102) **2** صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان ہر مشکل میں نبیِّ مکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں رُجوع کرتے تھے۔ خَنْدَق کی کُھدائی کے دوران ایک سخت چٹّان صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے کسی طرح ٹوٹ نہ سکی، نبیِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کُدال لی اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر تین ضربوں میں ٹکڑے ٹکڑے کردیا، ہر ضَرب پر نور نکلتا رہا جسے سب لوگوں نے دیکھا نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمایا: پہلی ضرب پر ملکِ شام، دوسری ضَرب پر فارس (عراق و ایران) اور تیسری ضَرب پر صَنْعاء (یمن) کے محلّات مجھ پر ظاہر ہوگئے، حضرت جبریل علیہ السَّلام نے مجھے بتایا ہے کہ میری اُمّت ان تینوں کو فتح کرلے گی۔ (ماخوذ از مسند احمد، 6/444، حدیث:18716۔ طبقات ابن سعد، 4/62) **3** خَنْدَق کی دیوار سے ٹکرا کر حضرت علی بن حکم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پنڈلی ٹوٹ گئی، لوگ انہیں گھوڑے پر بٹھا کر بارگاہِ رسالت میں لے آئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا دستِ کرم اُن کی پنڈلی پر پھیرا، ابھی وہ گھوڑے سے اترنے بھی نہ پائے تھے کہ ان کی پنڈلی بالکل درست ہوگئی۔(معرفۃ الصحابہ، 3/379، رقم:4976)

مسلمانوں کی آزمائش اور جنگ کا اِختتام اس غزوہ میں مسلمانوں کی سخت آزمائش ہوئی۔ سخت سردی کا موسم، شہر سے باہر محاصرہ کئے ہوئے دشمن، بے سرو سامانی کی حالت اور پھر منافقین اور بنو قُرَیظہ کی بدعہدی نے ایسے حالات پیدا کردیئے جسے قراٰنِ پاک میں یوں بیان فرمایا گیا: ﴿ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا۠ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں اور دل گلوں کے پاس آگئے اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔(پ21، الاحزاب:10) اللہ تعالٰی کے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں اپنے مالکِ حقیقی جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ، سَرِیْعَ الْحِسَابِ، اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ، اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ یعنی اے اللہ تعالٰی! اے کتاب کو نازل فرمانے والے! جلد حساب فرمانے والے! ان گروہوں کو شکست دے، اے اللہ! انہیں شکست دے اور ان پر زلزلہ برپا کردے۔(بخاری، 3/55، حدیث: 4115)

آخرکار (مختلف روایات کے مطابق) 15، 20 یا 24 دن محاصرہ قائم رہنے کے بعد کفّار میں باہم پھوٹ پڑگئی۔ اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کو یوں سُرخ رُو فرمایا کہ ایک رات اتنی زبردست آندھی آئی جس سے کفّار کے خیمے اُکھڑ گئے، ان کی ہانڈیاں اُلٹ گئیں، فرشتوں کی ایک جماعت آئی جس نے خیموں کی طنابیں کاٹ کر ان میں آگ لگادی اور کفّار کے دلوں میں رُعب ڈال دیا۔ (ماخوذ از مدارج النبوۃ، 2/173) چنانچہ کفّار کو بھاگنے کے بغیر چارہ نہ رہا۔

اثرات اس جنگ کے بعد کفّار پر مسلمانوں کا ایسا رُعب طاری ہوا کہ دوبارہ انہیں مسلمانوں پر حملہ کرنے کی ہمّت نہ ہوئی، یہاں تک کہ مکّۂ مکرّمہ فتح ہوگیا۔

بقیہ: صَبر

رہتی دنیا تک اپنے ماننے والوں کو مصائب میں صبر کی تلقین ارشاد فرمائی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: جسے کوئی مُصیبت پہنچے اسے چاہئے کہ اپنی مُصیبت کے مقابلے میں میری مُصیبت یاد کرے بے شک وہ سب مُصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔(الجامع الکبیر للسیوطی، 7/125، حدیث: 21346)

یاد رکھئے! انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، گھریلو ہو یا سماجی، صبر کے بغیر زندگی کی کتاب نامکمل رہتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہر وقت صبر کی سواری پر سوار رہیں، مصیبتوں، پریشانیوں، بے جا مخالفتوں اور غموں کا سامنا ہو بھی تو صبر ان تمام چیزوں کا بہترین جواب ہے۔ اللہ تعالٰی ہمیں صبر کی دولت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنادو صبر و رضا کا پیکر بنوں خوش اخلاق ایسا سرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت
(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص208)

بھیک اور بھکاری

دوسری اور آخری قسط

محمد آصف عطاری مدنی

15 دن میں 10 درہم کمالئے ابنِ ماجہ شریف میں ہے کہ ایک انصاری نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے؟ عرض کی: موجود ہے، ایک ٹاٹ ہے جس کا کچھ حصہ ہم بچھا لیتے ہیں کچھ اوڑھ لیتے ہیں، اور ایک پیالہ جس میں پانی پیتے ہیں۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دونوں چیزیں یہاں لے آؤ! انصاری نے حکم پر عمل کرتے ہوئے دونوں چیزیں حاضر کر دیں، رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُنہیں اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا: یہ کون خریدتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کی: میں ایک درہم میں لیتا ہوں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو یا تین بار فرمایا: ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ ایک صاحب بولے: میں دو درہم میں لیتا ہوں۔ دونوں چیزیں اُن کو دے دیں اور دو درہم لے کر انصاری کو دیئے اور فرمایا: ایک درہم کا غَلّہ (راشن) خرید کر گھر میں دے دو اور دوسرے درہم سے کلہاڑی خرید کر یہاں لے آؤ! وہ حُضُورِ اَنْور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس کلہاڑی لائے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دستِ اقدس سے اُس میں دَستہ ڈالا پھر فرمایا: جاؤ! لکڑیاں کاٹو اور بیچو! اور اب میں تمہیں پندرہ دن تک نہ دیکھوں۔ پھر وہ انصاری لکڑیاں کاٹتے اور بیچتے رہے۔ دوبارہ حاضر ہوئے تو دس درہم کما چکے تھے۔ مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: چند درہم سے غَلّہ (راشن) خرید و اور کچھ کا کپڑا، پھر فرمایا: یہ اِس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال تمہارے منہ پر چھالا ہو کر آتا۔

(ابن ماجہ، 3/35، حدیث: 2198)

مراٰۃ المناجیح میں ہے: حلال پیشہ خواہ کتنا ہی معمولی ہو بھیک مانگنے سے اَفضل ہے کہ اِس میں دنیا و آخرت میں عزت ہے۔ افسوس! آج بہت سے لوگ اِس تعلیم کو بھول گئے، مسلمانوں میں صدہا خاندان پیشہ وَر بھکاری ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/65)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ بھیک مانگنا (گداگری) ایک پیشے کی شکل اِختیار کر چکا ہے، حالانکہ کئی ممالک کی طرح پاکستان میں بھی بھیک مانگنا غیر قانونی ہے۔ اخبارات، سماجی رابطے کی ویب سائٹس اور ذاتی مشاہدات سے حاصل ہونے والی معلومات کے مطابق ⬟ پیشہ وَر بھکاریوں کے منظم گروہ ہوتے ہیں جن میں بچے، مرد، عورتیں اور بوڑھے شامل ہوتے ہیں ⬟ اِن کے اپنے اپنے عَلاقے اور اڈّے ہوتے ہیں جہاں کوئی اور بھیک نہیں مانگ سکتا۔ ⬟ بھکاریوں کو بھیک مانگنے کے طریقے سکھانا، اِن کو رہنے کی جگہ فراہم کرنا، اڈّے تک لانے لے جانے اور اِن کی نگرانی کا کام وہی لوگ کرتے ہیں جو دَرپردَہ اِس گروہ کو چلا رہے ہوتے ہیں، یہ بھکاریوں کی آمَدنی میں سے خاص مِقدار بھکاری کو دے کر باقی خود رکھ لیتے ہیں ⬟ یہ گروہ بچوں، عورتوں اور مَردوں کو اِغْوا کر کے اُن کے ہاتھ یا پاؤں وغیرہ کی توڑ پھوڑ کر کے اُن سے بھیک منگوانے جیسے ظالمانہ کام میں بھی ملوّث ہوتے ہیں ⬟ کچھ بھکاری مُنَشِّیات (نشہ آور چیزیں Drugs) بھی بیچتے ہیں ⬟ کچھ کھاتے پیتے مالدار گھرانوں کی نشاندہی کر کے ڈاکوؤں، اِغْوا برائے تاوان کرنے والوں اور بھتہ خوروں سے اپنا حصّہ بھی وُصول کرتے ہیں ⬟ پیشہ وَر بھکاری بھیک مانگنے کے لئے نِت نئے طریقے اپناتے ہیں، جعلی مَعْذور، نقلی اندھا اور جھوٹ موٹ کا بیمار بننا، میک اَپ (Make up) کے ذریعے ہاتھ یا چہرے پر نقلی زَخم

بنا کر زخمی اور بے روزگار وقرضدار ہونے کا ایسا ڈرامہ کریں گے کہ انسان اُنہیں کچھ نہ کچھ بھیک دینے پر مجبور ہوجاتا ہے ⬟ یہ بھکاری آپ کو بازاروں، چوکوں، ریل گاڑیوں، بسوں کے اڈّوں، عوامی تفریح گاہوں، مزاروں، مسجدوں کے باہر اور دیگر بارونق جگہوں پر بھی نظر آئیں گے۔ اگر آپ ان کے گھیرے میں آگئے تو یہ کچھ لئے بغیر آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑیں گے ⬟ یہ پیشہ وَر بھکاری عُمرہ سیزَن (رجب، شعبان، رمضان) اور ایّامِ حج میں مُقدّس مقامات پر بھی بھیک مانگنے کے لئے پہنچ جاتے ہیں ⬟ پیشہ وَر بھکاری مختلف اَخلاقی بیماریوں مثلاً جھوٹ، لالچ، بے صبری، دھوکا دہی، بے پردگی، جسم فروشی اور بے حیائی میں بھی مبتلا ہوجاتے ہیں، پھر میلا کچیلا رہنا ان کے پیشے کی مجبوری ہوتی ہے ⬟ اِنہیں معقول تنخواہ پر گھریا دفتر میں کام کاج کرنے کی آفر دی جائے تو اکثر ٹال جاتے ہیں۔ **حکایت** بابُ المدینہ کراچی کے ایک علاقے میں بُرقع پوش اِسلامی بہن سے ایک بھکارن نے بھیک مانگی، اِسلامی بہن نے بڑی سنجیدگی سے آفر کی کہ میرے گھر صفائی ستھرائی کا کام کردیا کرو میں تمہیں باقاعدہ تنخواہ دوں گی تو بھکارن جھٹ سے بولی: باجی پیسے دینے ہیں تو دو، مذاق مَت کرو، اِسلامی بہن نے اُسے یقین دلانے کی کوشش کی کہ میں واقعی تمہیں "ماسی" کی نوکری کی آفر کررہی ہوں تو وہ بھکارن وہاں سے رَفوچکّر ہوگئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر پیشہ ور بھکاریوں کو بھیک دینا گناہ ہے جیسا کہ پہلی قسط میں فتاویٰ رضویہ جلد23، ص464 کے حوالے سے بیان ہوا، تو ہم نفلی صَدَقہ وخیرات کس کو دیں؟ تو گُزارش ہے کہ اپنے رشتہ دار اور اِردگرد کے سفید پوش لوگوں میں سے حاجت مَندوں کو تلاش کریں پھر حسبِ توفیق مُناسب انداز سے اُن کی مالی مدد کردیں کہ اُن کی عزّتِ نفس بھی برقرار رہے۔ لیکن یاد رکھئے کہ اگر آپ اُنہیں زکوٰۃ دینا چاہتے ہیں تو اُن کا زکوٰۃ لینے کا حقدار ہونا ضروری ہے۔ افسوس! بھکاری مافیا نے ماحول ایسا بنا دیا ہے کہ اگر کوئی حقیقتاً پریشانی میں مبتلا ہو اور وہ کسی سے مالی مدد کی درخواست کرے تو انسان کے لئے فیصلہ کرنا دُشوار ہوجاتا ہے کہ مالی مدد کی درخواست کرنے والا حقدار ہے یا پیشہ وَر بھکاری؟ چنانچہ اگر کبھی ایسی صورتِ حال کا سامنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ضروری تفصیل معلوم کرنے کے بعد اگر آپ کا دل جَمے کہ یہ واقعی حقدار ہے تو اس کی مدد کرکے ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے، اور اگر آپ کا دل مطمئن نہ ہو تو نرمی سے انکار کردیجئے، لیکن اُسے بلاثُبوتِ شرعی فراڈی یا ڈرامہ باز یا پیشہ وَر بھکاری قرار دینے سے بچئے۔

اللہ تعالٰی ہمارے معاشرے کو بھیک کے ناسور سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ: صلح حدیبیہ

خیبر، فِدَک اور تبُوک میں اسلام کی بہاریں قریش کی جانب سے اطمینان ہونے کے بعد شمالی اوروسطِ عرب کی مخالف طاقتوں کو زیر کرنے کا موقع ملا، صلح کے صرف تین مہینوں بعد یہود کے مراکز خیبر، فِدَک اور تبوک وغیرہ پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا اور وسطِ عرب میں پھیلے قریش کے حلیف قبائل ایک ایک کرکے حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئے۔ (عامہ کتبِ سیرت) **صلح حدیبیہ سے حاصل ہونے والے مدنی پھول** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم صلحِ حدیبیہ میں غور وفکر کریں تو اس سے کثیر مدنی پھول مل سکتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(1) حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے بعض اوقات مفاہمت و سمجھوتا کرلینے ہی میں دُور اَندیشی اور عافیّت ہوتی ہے۔ (2) کثیر اور بڑے فوائد کے لئے کوئی چھوٹا فائدہ ترک کردینا قرینِ حکمت اور عقلمندی ہے۔ (3) فتنہ وفساد اور خون ریزی کا اندیشہ ہو تو کبھی حق پر ہوتے ہوئے بھی اپنا حق چھوڑ دینا چاہئے۔ (4) ذاتی، خاندانی یا معاشرتی جھگڑوں کے وقت بَسا اوقات پیچھے ہٹ جانے سے امن کی بہاریں آجاتی ہیں۔ (5) اگر انتظار کرنے میں زیادہ فائدے کی توقع ہو تو جلد بازی نہیں کرنی چاہئے۔

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زَلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

(حدائقِ بخشش، ص87)

الفاظ و معانی اُحُد: مدینۂ منورہ کا ایک مُبارک پہاڑ۔ وقار: قدر و منزلت۔

شرحِ کلامِ رضا حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارک ایڑیاں اس قدر عظمت و جَلال رکھتی ہیں کہ ان کی ایک ٹھوکر سے جَبَلِ اُحُد کا زَلزلہ ختم ہو گیا اور وہ ساکن ہو (یعنی ٹھہر) گیا۔

اس شعر میں درج ذیل حدیثِ مبارک کی طرف اشارہ ہے: حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق، حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم اور حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین کے ساتھ اُحُد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو وہ ہلنے لگا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے ٹھوکر مار کر فرمایا: **اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَهِیْدَانِ** یعنی اے اُحد! ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری، 2/524، حدیث: 3675)

اس حدیثِ پاک کے تحت حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے مقبول بندے ساری خَلقت (یعنی شَجَر و حَجَر دریا و پہاڑ سبھی) کے مَحبوب (اور پیارے) ہوتے ہیں، ان کی تشریف آوری سے سب خوشیاں مَناتے ہیں، انہیں پتّھر اور پہاڑ بھی جانتے ہیں۔ (مزید فرماتے ہیں:) یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سب کے اَنجام (یعنی اچھّا یا بُرا خاتِمہ ہونے) سے خبر دار ہیں کہ فرمایا: ان میں سے دو صَحابہ شہید ہو کر وفات پا جائیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/408 ملتقطاً)

وَاللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

(حدائقِ بخشش، ص78)

الفاظ و معانی وَاللہ: اللہ کی قسم۔ گُل: پھول۔ اس شعر میں "گُل" سے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ گرامی مراد ہے۔

شرحِ کلامِ رضا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُبارک پسینہ مل جائے تو پھر دلہن کو خوشبو کے لئے کسی عطر اور پھول کی ضَرورت نہیں رہے گی۔

ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یَا رسولَ اللہ! میں اپنی بیٹی کی شادی کر رہا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں میری مدد کریں۔ سرکارِ مدینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کل تم ایک کُھلے مُنہ والی شیشی اور ایک لکڑی لے کر آنا۔ اگلے دن وہ صاحب ایک کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی لے کر حاضر ہوئے، پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دونوں نورانی بازوؤں سے اس شیشی میں پسینہ ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھر گئی، پھر ارشاد فرمایا: اسے لے لو اور اپنی بیٹی سے کہو کہ جب وہ خوشبو لگانا چاہے تو اس لکڑی کو شیشی میں ڈال کر استعمال کرے۔ (مجمع الزوائد، 8/503، حدیث: 14056 ملخصاً)

دُنیا پسند کرتی ہے عطرِ گُلاب کو
لیکن مجھے نبی کا پسینہ پسند ہے

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

مال بیچنے کا وعدہ کر کے نہ بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے بکر سے یہ بات کہی کہ میں یہ چیز آپ کو اتنے روپے میں دے دوں گا لیکن ابھی کوئی ایڈوانس (Advance) نہیں لیا اور نہ ہی بکر نے وہ چیز ابھی لی لیکن دوسرے دن بکر جب روپے لے کر پہنچ گیا تو زید نے کہا کہ میں بیچنا نہیں چاہتا تو کیا زید کا ایسا کرنا درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: "میں آپ کو یہ چیز اتنے کی دے دوں گا" یہ وعدۂ بیع (Promise to sell) ہے بیع نہیں ہے۔ اصل دارومدار جملہ کے استعمال اور عُرف کا ہے عُرفِ عام میں ان جملوں سے سودا کرنا مراد نہ لیا جاتا ہو تو یہ صرف وعدہ کے ہی الفاظ ہیں اور صرف وعدہ کر لینے سے سودا طے نہیں ہو جاتا سودا طے کرنے کے لئے ایسے الفاظ بولنا ضروری ہے جس سے حتمی ڈیل (Final Deal) سمجھی جاتی ہو، جیسے خریدار کہے میں نے اتنے میں خریدی اور سامنے والا کہے ٹھیک ہے، یا بیچنے والا کہے اتنے میں سودا طے ہوا خریدار کہے مجھے منظور ہے یا ٹھیک ہے۔ یونہی کچھ افعال بھی ایسے ہوتے ہیں جس سے سودا ہو جاتا ہے ایسی صورت کو بیعِ تعاطی [1] کہتے ہیں جیسے کوئی آواز لگا رہا ہے ہر مال اتنے کا، خریدار نے پیسے رکھے فروخت کنندہ (Seller) نے چیز خریدار (Buyer) کے حوالے کر دی سودا ہو جائے گا۔

خلاصۂ کلام یہ کہ سودا ہونے اور وعدہ ہونے میں فرق ہے۔ چونکہ صورتِ مسئولہ میں بھی بکر نے اس سے وعدہ ہی لیا تھا لہٰذا زید اپنی چیز کو بیع (فروخت) کرنے سے منع کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ ہاں وعدہ کو پورا کرنا مکارمِ اَخلاق (اچھے اخلاق میں سے) ہے مگر اس پر جَبر نہیں کیا جاسکتا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: جو لفظ محض استقبال کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے کہ اس کے ساتھ سین اور سَوف ملا ہو تو یا امر کے صیغہ کے ساتھ (ہو تو) بیع منعقد نہیں ہوتی۔

(فتاویٰ عالمگیری، 3/4)

صدرُ الشّریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: "مستقبل کے صیغہ سے بیع نہیں ہو سکتی دونوں کے لفظ مستقبل کے ہوں یا ایک کا مثلاً خریدوں گا، بیچوں گا، کہ مستقبل کا لفظ آئندہ عقد صادر کرنے کے ارادہ پر دلالت کرتا ہے فِی الحال عقد کا اِثبات نہیں کرتا۔ (بہار شریعت، 2/618 مکتبۃ المدینہ)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "اگر وعدہ پورا کرے تو بہتر ہے ورنہ وعدوں کو پورا کرنا اس پر لازم نہیں۔" (فتاویٰ عالمگیری، 4/427)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سامان لینے کے بعد ریٹ کا تعین کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مُفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص ہر ماہ ایک دکان سے راشن لیتا ہے، اس طرح کہ ہر ماہ اس دکان دار کو اَشیا کی لسٹ (List) دے

---

(1) ایسی بیع جس میں ایجاب و قبول کے بغیر چیز لے لیتے ہیں اور قیمت دے دیتے ہیں ایسی بیع کو بیع تعاطی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، 2/615)

دیتا ہے، اور دکاندار تین چار دن بعد سامان اس کے گھر پہنچا دیتا ہے اور لسٹ میں ہر چیز کا ریٹ اور کل رقم (Total amount) لکھ کر دے دیتا ہے اور وہ شخص اسے رقم ادا کر دیتا ہے۔ کیا یہ خرید و فروخت جائز ہوئی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت بیعِ تَعاطی کی ہے جس میں ایجاب و قبول لفظوں کے بجائے قیمت اور سودے کے لین دین کے وقت پایا جارہا ہے اور ایسی حالت میں کہ خریدنے والے کو ہر چیز کے ریٹ کا بھی علم ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں۔ یہ صورت تو نہایت ہی نفیس اور فقہی پیچیدگیوں سے پاک ہے البتہ اسی سے ذرا مختلف صورت جو کہ عام طور پر لوگ کرتے ہیں کہ پہلے پورا مہینا مثلاً سودا لیتے رہے پھر اس کا حساب اور ریٹ کا تعین کیا، اس پر فقہائے کرام نے بہت ہی زیادہ کلام کیا ہے اور بالآخر اسے بھی جائز ہی کہا ہے چنانچہ ”دُرِّ مختار“ میں ہے: انسان جو چیزیں دکانداروں سے لے آتے ہیں، اور انہیں استعمال کرنے کے بعد ان کی قیمت کا حساب کرتے ہیں، تو یہ استحسان کے طور پر جائز ہے۔(درمختار، 7/28)

صدرُ الشّریعہ حضرت علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”بہارِ شریعت“ میں فرماتے ہیں: دوکانداروں کے یہاں سے خرچ کے لیے چیزیں منگالی جاتی ہیں اور خرچ کر ڈالنے کے بعد ثمن (یعنی چیزوں کی قیمت) کا حساب ہوتا ہے، ایسا کرنا استحساناً جائز ہے۔(بہارِ شریعت، 2/624)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رَدّی کاغذات کی خرید و فروخت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مُفتیانِ شرعِ مَتین اس مسئلے کے بارے میں کہ اُردو یا اور زبان میں لکھے ہوئے کاغذ یا اخبارات کی دکانداروں کے ہاتھ خرید و فروخت کرنا اور اس سے مُنافع حاصل کرنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: رَدّی کاغذات یا اخبارات کی وہ مقدار جو عرفاً مال سمجھی جاتی ہو اس کی خرید و فروخت جائز ہے اور اس پر ملنے والا منافع بھی جائز ہے۔

البتہ دو باتیں پیشِ نظر رہیں: (1) اگر ان میں آیات و احادیث یا اَسمائے مُعَظَّمہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ، انبیائے کرام اور فرشتوں وغیرہ کے نام) یا مسائلِ شرع ہوں تو ان کو دکانداروں کے ہاتھوں بیچنے کی اِجازت نہیں اور (2) اگر ان کاغذات میں یہ مُقدّس تحریرات نہ ہوں یا ان کو علیحدہ کرلیا گیا ہو تو اب بیچنے میں حَرَج نہیں چنانچہ امامِ اَہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”جبکہ ان میں آیت یا حدیث یا اسمائے مُعَظَّمہ یا مسائلِ فِقہ ہوں تو (بیچنا) جائز نہیں ورنہ حَرَج نہیں ان اَوراق کو دیکھ کر اَشیائے مذکورہ ان میں سے علیحدہ کرلیں پھر بیچ سکتے ہیں۔ عالمگیری میں ہے: ”لَايَجُوْزُ لَفُّ شَيْءٍ فِيْ كَاغَذٍ فِيْهِ مَكْتُوْبٌ مِنَ الْفِقْهِ وَفِي الْكَلَامِ الْاَوْلٰى اَنْ لَّا يَفْعَلَ، وَفِيْ كُتُبِ الطِّبِّ يَجُوْزُ، وَلَوْ كَانَ فِيْهِ اِسْمُ اللهِ تَعَالٰى اَوْ اِسْمُ النَّبِيِّ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم يَجُوْزُ مَحْوُهٗ لِيَلُفَّ فِيْهِ شَيْءٌ“ وَاللهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ یعنی کسی چیز کو کسی ایسے کاغذ میں لپیٹنا کہ جس میں عِلمِ فقہ کے مسائل لکھے ہوں جائز نہیں، اور کلام میں بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے البتہ علمِ طب کی کتابوں میں ایسا کرنا جائز ہے اور اگر اس میں اللہ تعالیٰ کا مُقدّس نام یا حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا اِسمِ گرامی تحریر ہو تو اسے مٹادینا جائز ہے تاکہ اس میں کوئی چیز لپیٹی جاسکے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ بخوبی جانتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 23/400)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بُزرگوں کے پیشے

حضرت سیّدنا محمد بن مُنکدِر رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا تعارف اور پیشہ

ابو عبید عطاری مدنی

حضرت سیّدنا محمد بن مُنکدِر رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ قَرَشی مدنی تابعی بزرگ، محدِّث، سیّد القُرّاء، صِدق و سچائی کے سَرچشمہ اور زبردست عاشقِ رسول تھے۔ **تقویٰ و پرہیز گاری** آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نہایت مُتَّقِی اور پرہیز گار تھے خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو چالیس سال تک مشکلات اور آزمائشوں میں مبتلا رکھا یہاں تک کہ وہ راہِ راست پر آگیا۔ **عشقِ رسول** لوگ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر حدیث سنا کرتے تھے، آپ جب بھی حدیث بیان کرتے تو اپنے اوپر قابو نہ رکھ پاتے اور زار و قطار رونے لگ جاتے۔ (سیر اعلام النبلاء، 6/156تا158) **حکایت** روضۂ اَنْور پر حاضری کا شرف پاتے تو اَدب و اِحترام کے ساتھ خاموش بیٹھے رہتے تھے جب رُخصت ہونے لگتے تو باادب کھڑے ہوتے اور اپنا رخسار قبرِ اَنْور شریف پر رکھ دیتے پھر واپس لوٹ آتے، ایک مرتبہ کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: مجھے جب کسی سے خوف ہوتا ہے تو میں قبرِ اَنْور شریف سے اِستِغاثہ (مدد طلب) کرتا ہوں۔ (تاریخ ابن عساکر، 56/51) **آخری لمحات** بوَقتِ وفات خوفِ خدا کی وجہ سے زار وقطار رونے لگے، لوگوں نے وجہ پوچھی؟ تو آنسو پونچھتے ہوئے بھرّائی ہوئی آواز میں فرمایا: میں بہت سی باتوں کو معمولی اور حقیر سمجھتا رہا حالانکہ وہ اللہ تعالٰی کے نزدیک بہت بڑی باتیں تھیں۔ اب ڈر رہا ہوں کہ کہیں ان باتوں پر میری پکڑ نہ ہو جائے۔ (احیاء العلوم، 5/231) 130 یا 131 ہجری میں مدینۂ منوّرہ میں آپ نے وصال فرمایا۔ (تاریخ ابن عساکر، 56/41) **آپ کا پیشہ** آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کپڑے کے تاجر تھے۔ **حکایت** آپ اپنی دکان پر مختلف کپڑے رکھا کرتے تھے بعض کی قیمت پانچ دینار جبکہ بعض کی قیمت دس دینار ہوتی۔ ایک مرتبہ آپ کی غیر موجودگی میں دکان پر موجود سیلزمین نے کسی سیدھے سادھے آدمی کو دس دینار کا کپڑا فروخت کیا، جب آپ واپس تشریف لائے اور معلوم ہوا کہ سیلزمین نے پانچ دینار والا کپڑا دس دینار میں فروخت کر دیا ہے تو سارا دن آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اسی آدمی کو ڈھونڈتے رہے بِالآخر اسے تلاش کر لیا اور فرمایا: وہ کپڑا پانچ دینار سے زائد کا نہ تھا، اس نے کہا: میں نے اپنی خوشی سے اس کپڑے کو خریدا ہے، آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میں جو چیز اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں دوسروں کے لئے کیسے پسند کر سکتا ہوں یا تو یہ سودا ختم کر دو یا اس کپڑے سے بہتر کپڑا لے لو یا پھر اپنے پانچ دینار واپس لے لو، آخر کار اس آدمی نے پانچ دینار واپس لے لئے۔ (کیمیائے سعادت، 1/333)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک طرف ہمارے بُزرگوں کا طریقہ کار تھا کہ کثرتِ عبادت کے ساتھ ساتھ کاروبار بھی اس انداز میں کرتے کہ مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچے جبکہ فی زمانہ اچھا تاجر یا سیلزمین (salesman) اسے ہی سمجھا جاتا ہے جو کسی چیز کو بیچ کر زیادہ نفع کمائے۔ ماہِ رمضان، عیدالفطر یا بقرہ عید کے دنوں میں یا کسی اور سیزن (season) کے موقع پر تاجر یا سیلزمین اپنے مال کی بے جا تعریف کرکے سادہ لوح افراد بلکہ اچھے خاصے سمجھدار لوگوں کو بھی اپنی لچّھے دار گفتگو کے جال میں پھانس کر زیادہ سے زیادہ نَفع حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالٰی ہمیں بھی مسلمانوں کے مجموعی فوائد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کم نفع پر تجارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مال کس لئے کمائیں؟

سید انعام رضا عطاری مدنی

مال و دولت بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے جبکہ اچّھی نیت کے ساتھ حلال طریقے سے کمایا جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں بھی خرچ کیا جائے۔ یاد رکھئے! اچّھی نیت کے ساتھ حلال مال کمانا باعثِ فضیلت اور بُری نیّت کے ساتھ مال کمانا باعثِ فَضِیْحَت (یعنی رُسوائی کا سبب) ہے، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص اس لئے حلال کمائی کرتا ہے کہ سُوال کرنے سے بچے، اہل و عیال کے لئے کچھ حاصل کرے اور پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو مال بڑھانے، فخر کرنے اور دِکھلاوے کے لئے دُنیا طلب کرے گا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ (شعب الایمان،7/298،حدیث:10375)

اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: مال کمانا تین مقصدوں کے لئے ہونا چاہیئے: (1) اپنی ذات (2) اپنے بال بچّوں اور (3) پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے اور یہ تمام کام اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی رضا کے لئے ہوں۔ پہلی دو چیزیں واجب ہیں یعنی خود بھیک سے بچنا اور بال بچّوں کے حقوق ادا کرنا، تیسری چیز یعنی پڑوسیوں سے مالی سلوک کرنا یہ مستحب ہے واجب نہیں مگر ثواب اس پر یقینی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،7/40)

صَدْرُالشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: (اگر کوئی شخص) قدرِ کفایت سے زائد اس لئے کماتا ہے کہ فُقَرا و مَساکین کی خبرگیری کرسکے گا یا اپنے قریبی رشتے داروں کی مدد کرے گا یہ مستحب ہے اور یہ نفل عبادت سے اَفضل ہے اور اگر اس لئے کماتا ہے کہ مال و دولت زیادہ ہونے سے میری عزّت و وقار میں اِضافہ ہوگا، فخر و تکبُّر مقصود نہ ہو تو یہ مُباح ہے اور اگر محض مال کی کثرت یا تفاخُر (بڑائی ظاہر کرنا) مقصود ہے تو مَنع ہے۔ (بہارِ شریعت،3/609)

تاجر اسلامی بھائیو! مال کمانے کا مقصد اپنے آپ کو دوسروں کی محتاجی سے بچانا، بال بچّوں کی کفالت کی ذِمّہ داری نبھانا، بوڑھے والدین کی خدمت کی سعادت پانا، سُوال سے خود کو بچانا اور مال کو راہِ خدا میں خرچ کرنا ہونا چاہیئے تاکہ مال کمانے کے لئے کی جانے والی کوشش بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں شمار ہو جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا کَعب بن عُجْرَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے سے گزرا۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے اس کی چُستی دیکھ کر عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کاش اس کی یہ چُستی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہوتی۔ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے بچّوں کی ضَرورت پوری کرنے کے لئے نکلا ہے تو بھی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کے لئے نکلا ہے تو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے آپ کو بچانے کے لئے نکلا ہے تو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر یہ رِیاکاری اور تفاخُر (بڑائی ظاہر کرنے) کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ (معجم کبیر،19/129،حدیث: 282)

اَلْعِلْمُ نُوْرٌ

اِمام طحاوی اور اُن کی کتابیں

علیہ رحمۃ اللہ الھادی

احمد رضا شامی عطاری مدنی

وہ شخصیت جس کو بیک وقت علمِ حدیث اور علمِ فقہ کے میدانوں کا شہسوار تسلیم کیا گیا، وہ ہستی جسے تمام فُقَہا کے مذاہب کا عالم کہا گیا اور اپنے دور میں فقہ حنفی کی اِمامت کا تاج جن کے سر کی زینت بنا، جن کی (ان کے زمانے میں) کوئی نظیر نہیں ملتی (الحاوی، ص12۔13، ملخصًا) تیسری صدی کی وہ عظیم شخصیت حضرت امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی ہے۔ **ابتدائی حالات** آپ کی ولادت مصر کے علاقے طحا (صوبہ المنیا) بالائی (Upper) مصر میں 239ھ کو ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء، 11/505) ابتدائی تعلیم مصر میں ہی حاصل کی پھر اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے شام کا سفر اِختیار کیا، وقت کے بڑے بڑے علما سے استفادہ کیا اور علم و فضل اور زُہد و تقویٰ میں وہ مقام حاصل کیا کہ اکابرِ سلطنت اور عوام و خواص سب ان کا اِعزاز و اِکرام کرتے تھے۔ (محدثین عظام، ص403) بڑے حق گو اور بے باک شخصیت کے مالک تھے، کلمۂ حق کہنے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے، نیز قاضی ابوعبد اللہ محمد بن عبدہ کے نائب تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ، الجزء 2/22، الثالث) ابتداءً آپ شافعی مذہب کے پیروکار تھے اور اپنے ماموں حضرت امام ابراہیم بن یحییٰ مُزَنی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کے شاگرد تھے، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ انکے ماموں جو فقہ شافعی کے بہت بڑے عالم ہونے کے باوجود ہمیشہ امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی کتب سے استفادہ کرتے ہیں تو انہوں نے مذہبِ شافعی چھوڑ کر حنفی مذہب اختیار کر لیا۔ (الحاوی، ص17، ملخصا) تبدیلیٔ مذہب کا یہی سبب اس عظیم امام کی شان کے لائق ہے کہ انہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مذہب کو طریقۂ اِستنباط اور دلائل کے اعتبار سے قوی (مضبوط) ہونے کی وجہ سے اختیار فرمایا۔ (الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ، 2/51) **آپ کی تصانیف** امام طحاوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے تذکرہ نگاروں نے 30 کے قریب کتابوں کے نام بیان کئے ہیں جن میں سے شرح معانی الآثار اور العقیدۃ الطحاویۃ کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔ **شرح معانی الآثار** یہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی پہلی تصنیف ہے یوں تو یہ ایک حدیث کی کتاب ہے لیکن اس میں آپ نے علمِ حدیث، فقہ اور فنِّ رِجال کے مُتَعَدَّد علوم کو بڑی عمدگی سے جمع کیا ہے۔ اس کتاب کا اصل مقصد احادیث کو جمع کرنا نہیں بلکہ مذہبِ حنفی کی تائید کرنا اور یہ ثابت کرنا ہے کہ مسائلِ شرعیہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مَوقِف کسی بھی جگہ احادیث کے خلاف نہیں اور جو روایات بظاہر آپ کے مسلک کے خلاف ہیں وہ یا تو مُؤَوَّل (یعنی لائقِ تاویل) ہیں یا منسوخ ہیں۔ ان کی دیگر تصانیف میں "اختلافُ العلماء" "الشروط" اور "احکام القرآن" قابلِ ذکر ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 11/506) **دنیا سے رخصتی** 82 سال کی علم و عمل سے بھرپور زندگی گزار کر امام طحاوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی نے یکم ذوالقعدۃ الحرام 321 ہجری میں وصال فرمایا۔ (المنتظم، 13/318) مزار مبارک مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں قرافہ قبرستان امام لیث روڈ پر ایک قدیم گنبد میں ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور انکے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔
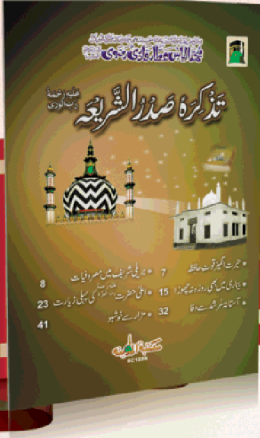
صدرالشریعہ، بدرالطریقہ

حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

ناصر جمال عطاری مدنی

صدرِ شریعت، بدرِ طریقت، مُحسنِ اہلِ سنّت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مُصنّفِ بہارِ شریعت حضرتِ علّامہ مولانا الحاج مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَضَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی 1300ھ مطابق 1882ء میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مدینۃُ العُلَماء گھوسی میں پیدا ہوئے۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص5) **حلیہ مبارک** صدرُ الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی پیشانی کُشادَہ، رنگ گندمی، گھنی داڑھی، بدن صحت مند اور قد درمیانہ تھا۔ (حیات وخدمات صدرالشریعہ، ص12) **ایک بھی روزہ نہ چھوڑا** ایک مرتبہ رمضانُ المبارک کے مہینے میں ایسا وبائی بُخار پھیلا جس میں شدید پیاس لگتی تھی صدرُ الشریعہ بھی ایک ہفتے تک اس بُخار میں رہے مگر آپ کا ایک بھی روزہ نہ چھوٹا۔ (صدرالشریعہ نمبر، ص56) **نماز سے محبت** ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو شدید بُخار تھا جس کی وجہ سے آپ پر بار بار بے ہوشی طاری ہورہی تھی، جب ذرا ہوش آیا تو آپ نے حافظِ مِلّت حضرت علّامہ عبدُ العزیز مُبارک پوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے وقت دریافت فرمایا تو انہوں نے ظُہر کا وقت ختم ہوجانے کی اِطّلاع دی جس پر صدرُ الشریعہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، فرمانے لگے: آہ! میری نماز قضا ہوگئی۔ حافظِ مِلّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے عرض کی: حضور! شریعت کی رُو سے غَشی کی حالت میں نماز قضا نہیں ہوتی، فرمایا: غم اس کا ہے کہ ایک بار حاضری سے محروم رہ گیا۔ (صدر الشریعہ نمبر، ص13) **سفرِ حج کا ذوق وشوق** صدرُ الشَّریعہ فرماتے ہیں: میں حج و زِیارت کے لئے شب و روز بیتاب رہتا جب حج کے لئے قافلہ نکلتا تو میں دل مَسُوس کر رہ جاتا، میرے پاس اتنا سرمایہ جمع نہیں ہوتا کہ میں حج و زیارت کرسکوں مگر کچھ نہ کچھ اس کے لئے پسِ اَنداز (جمع) کرتا رہا۔ ابھی پوری رقم جمع نہ ہوپائی تھی کہ بیتابی برداشت کی منزلوں سے آگے بڑھ گئی اس زمانے میں حج کے سفر میں کم اَزکم تین مہینے ضرور صَرف ہوتے تھے عموماً چار مہینے لگ جاتے تھے، چار ماہ کے لئے بچوں کے نان ونَفقہ کے واسطے گھر قطعاً چھوڑنا پھر حج کے اَخراجات کے لئے رقم ہونا بڑا مشکل نظر آرہا تھا لیکن بیتابی بہت زیادہ بڑھ گئی تو میں نے کچھ قرض لیا اور حج کے لئے گیا۔ (صدرالشریعہ نمبر، ص64) **نعت شریف سننے کا انداز** صدرُ الشَّریعہ دونوں ہاتھ باندھ کر، آنکھیں بند کرکے نہایت تَوَجُّہ کے ساتھ نعت شریف سُنا کرتے اور اس دوران آپ کی آنکھوں سے اشک جاری ہوجاتے۔ (صدرالشریعہ نمبر، ص62) **دینی خدمات** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تمام عُمر شجرِ اسلام کی آبیاری کے لئے کوشاں رہے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں قراٰنِ پاک کا ترجَمہ کرنے کی عرض کی اور خود سیّدی اعلیٰ حضرت سے سُن سُن کر اِملا فرمائی اور "ترجَمۂ کنزالایمان" کی صورت میں مسلمانوں کو ایمان کا خزانہ عطا فرمانے کا سبب بنے، اسی طرح "بہارِ شریعت" جیسی عظیمُ الشّان کتاب تصنیف فرما کر عالَمِ اسلام پر احسان فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس عالی شان کتاب کو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے عصرِ حاضر کے طباعتی مِعْیار کے مطابق شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ دنیا بھر میں دینِ اسلام کی حمایت و نُصرت اور اس کی تبلیغ کے لئے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے لائق فائق تلامذہ کی بھی کثیر تعداد تیار کی۔ **اجازت وخلافت** اپنے استادِ محترم حضرت علّامہ وَصی احمد مُحدِّث سُورتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مشورے پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مرید ہوئے اور بارگاہِ رَضَوِیَّت سے چاروں سَلاسِل کی اِجازت سے نوازے گئے۔ (حیات صدر الشریعہ، ص29، سیرت صدر الشریعہ، ص245) آپ کو صدرُ الشّریعہ کا لقب اور قاضئ شَرْع کا مَنْصَب بارگاہِ اعلیٰ حضرت سے مِلا۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص20) **وصال و مدفن** ذوالقعدۃ الحرام 1367ھ کی دوسری شب 12 بج کر 26 مِنَٹ پر مطابِق 6 ستمبر 1948ء کو آپ وفات پاگئے۔ مدینۃُ العُلَماء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص39تا41، ملخصاً)

مزید حالاتِ زندگی جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "تذکرۂ صدرُ الشریعہ" پڑھئے۔

کُتُب کا تعارف

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اولادِ آدم مختلف طَبقات پر پیدا کی گئی، ان میں سے بعض مؤمن پیدا ہوئے، حالتِ ایمان پر زندہ رہے اور مؤمن ہی مریں گے، بعض کافر پیدا ہوئے، حالتِ کُفر پر زندہ رہے اور کافر ہی مریں گے جبکہ بعض مؤمن پیدا ہوئے مؤمنانہ زندگی گزاری اور حالتِ کُفر پر مریں گے، بعض کافر پیدا ہوئے، کافر زندہ رہے اور مؤمن ہو کر رخصت ہوں گے۔ (ترمذی،4/81، حدیث:2198) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان اَنمول دولت ہے، دنیا میں جیتے جی مؤمن ہونا یقیناً باعثِ سعادت ہے مگر یہ سعادت اس وقت مکمل ہوگی جب دنیا سے رخصت ہوتے وَقت بھی ایمان سلامت رہے۔ ہر ایک کو اپنے بارے میں یہ خوف رکھنا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ سے کوئی ایسا قول یا فِعل صادِر ہو جائے جس کے سبب مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہو جائے اور کیا کرایا سب اکارت جائے، کُفر ہی پر خاتمہ ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنّم مقدّر ہو جائے۔

آج کل فلموں ڈِراموں، گانوں باجوں، اخباری مضمونوں، جِنسی و رُومانی ناوِلوں، ڈائجسٹوں اور مزاحیہ چٹکلوں کی کیسٹوں وغیرہ کے ذَرِیعے کُفریّہ کلمات عام ہوتے جارہے ہیں۔ عُلَما کی

راشد علی عطاری مدنی

صحبتوں سے محروم، اسلامی ماحول سے دُور، غیر سنجیدہ اور بڑ بڑ کرنے والوں کی فُضول بیٹھکوں میں علمِ دین سے دُوری کے باعث بسا اوقات کُفریّہ کلمات بھی بک دیئے جاتے ہیں حالانکہ کفریہ کلمات سے متعلق علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہِ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ شامی کے حوالے سے فرماتے ہیں: حرام الفاظ اور کُفریّہ کلمات کے مُتعلِّق عِلم سیکھنا فرض ہے، اِس زمانے میں یہ سب سے ضَروری اُمُور ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/626۔ رد المحتار، 1/107)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اصلاحِ اُمّت کے مُقدّس جذبے کے تحت جہاں دیگر موضوعات پر کتابیں تحریر فرمائیں وہیں اس موضوع پر بھی 692 صفحات کی ایک ضخیم اور عظیم کتاب بنام **"کُفریّہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** بھی تالیف فرمائی جس میں کئی سو کُفریّہ اقوال اور ان کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔ پیچیدہ اور اَہم موضوع کو آسان بنانے کے لئے حتی الامکان مشکل الفاظ سے بچتے ہوئے سوال وجواب کا انداز اختیار فرمایا ہے۔ کتاب 41 مختلف ابواب پر مشتمل ہے۔ ● ابتدا میں ایمان کی اہمیت و افادیت، سلبِ ایمان کا خوف اور ایمان کی حفاظت و سلامتی کا احساس بیدار کیا گیا ہے۔ ● اَہم اصطلاحات مثلاً ایمان، کُفر، ضَروریاتِ دین، توحید، شرک، نفاق وغیرہ کو آسان فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مختلف ابواب میں ● اللہ عَزَّوَجَلَّ، ● قراٰنِ پاک، ● انبیائے کرام، ● فرشتوں، ● علمِ دین، ● علمائے کرام، ● شریعت، ● نماز، ● رمضان اور ● اذان وغیرہ دینی شعائر کا مذاق اڑانے اور بے ادبی وتوہین کرنے کا حکمِ شرعی بیان کیا گیا ہے نیز ● گانوں اور ● اشعار کی صورت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری، ● ذاتِ باری تعالیٰ پر ہونے والے اعتراضات اور ● فوتگی و مصیبت کے موقع پر بولے جانے والے کُفریات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

بقیہ صفحہ 38 پر ملاحظہ کیجئے

ولی محمد عطاری مدنی

سَر زمینِ ہِند سے بِدعات وخُرافات اور دشمنِ اسلام قوتوں کو پسپا کرکے دینِ اسلام کو تروتازگی دینے والوں میں سلطان مُحیُّ الدّین ابوالمظفر محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام بھی نمایاں ہے۔ سلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ 15 ذوالقعدۃ 1027 ہجری مطابق 24 اکتوبر 1618ء صوبہ گجرات کے شہر داہود (Dahod) ہند میں پیدا ہوئے۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 20/63) آپ نے حضرت مجدِّد اَلفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم سَرہندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف پایا۔ (مجدِّدِ دینِ اسلام نمبر، ص335) آپ عالم وفاضل، عابد وزاہد اور مجدِّدِ وقت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہادر، بُردبار اور خوفِ خدا رکھنے والے بادشاہ بھی تھے ہند، افغانستان اور تبّت پر آپ کی حکومت تھی، پچاس سال ایک ماہ پندرہ دن تک منصبِ اقتدار پر فائز رہنے کے بعد 8 ذیقعدہ 1118ھ مطابق 11 فروری 1707ء میں انتقال فرمایا۔ مزار خُلد آباد (ضلع اورنگ آباد، مہاراشٹر) ہند میں ہے۔ (مجدِّدِ دینِ اسلام نمبر، ص342)

انقلابی کارنامے 1 آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب بادشاہت کی مسند پر فائز ہوئے تو ہند میں اخلاقی اور معاشرتی حالت بہت خراب تھی، تَوَہُّم پرستی، اِلْحاد (بے دینی)، جُوا، ناجائز ٹیکس، بھنگ کی کاشت، شراب نوشی وبدکاری عام تھی۔ (مجدِّدِ دینِ اسلام نمبر، ص340) آپ نے ان بُرائیوں کا خاتمہ کیا۔ 2 گانوں اور بُرائیوں کے پروگرام بند کروائے۔ 3 مغل دربار میں دھوم دھام سے منائے جانے والے جشنِ نَوروز پر پابندی لگائی۔ 4 حرام وناجائز کاموں سے روکنے کے لئے باقاعدہ "محتسبِ شَرعی" کا عُہدہ قائم کیا جس کے تحت لوگوں کو دین کے فرائض ادا کرنے کی تلقین کی جاتی اور معاشرتی بُرائیوں شراب اور جوئے وغیرہ سے روکا جاتا۔ 5 بادشاہ جہانگیر کے دورِ حکومت میں اسلام دُشمن لوگوں نے جن مساجد پر قبضہ کرکے گھر یا اپنے عبادت خانے بنالئے تھے آپ نے قبضہ چھڑوا کر دوبارہ مسجدوں کو آباد کیا۔ (مجدِّدِ دینِ اسلام نمبر، ص337) 6 اپنے دورِ حکومت میں شمسی کلینڈر (Calendar) کے بجائے قمری کلینڈر یعنی سنِ ہجری کو رواج دیا۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 20/82) 7 علمِ دین کی ترویج و اشاعت میں بھی خوب کردار ادا کیا۔ نسلِ نو (نئی نسل) کو بے راہ روی سے بچانے اور علمِ دین سے آگاہی کے لئے چھوٹے شہروں، قصبوں اور بستیوں میں سرکاری خرچ پر مدارس قائم کئے، ان مدارس کے طلبہ کے لئے وظائف اور اساتذہ کے مشاہرے سرکاری خرچ سے جاری فرمائے نیز دیگر مدارس کے علمائے کرام کے لئے بھی بڑے فنڈ جاری فرمائے۔ (ماخوذ از مجدِّدِ دینِ اسلام نمبر، ص341) 8 آپ کے عہدِ سلطنت کا سب سے بڑا علمی کارنامہ فقہِ حنفی کے فتاویٰ کا عظیم مجموعہ "فتاویٰ عالمگیری" کی تدوین ہے۔ اس کی تدوین کا بنیادی مقصد عالَمِ اسلام میں اسلامی احکامات کی ترویج و اِشاعت تھا۔ اس کام کے لئے آپ نے ہندوستان کے مشہور و معروف بڑے بڑے علما وفقہا کو جمع کیا، ان کے وظیفے مقرر فرمائے اور انہیں یہ ذِمّہ داری سونپی جنہوں نے کم وبیش آٹھ سال کی طویل محنت کے بعد یہ عظیم مجموعہ تیار کیا۔ (ماخوذ از مجدِّدِ دینِ اسلام نمبر، ص341)

حضرت سیّدنا ذُوالنُّون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی

خرم شہزاد عطاری مدنی

مَحَبَّتِ اِلٰہی، عشقِ رسول، عِلْم وحکمت، صَبْر واِسْتِقلال، قناعت اور دنیا سے بے رَغبتی حضرت سیّدنا ذُوالنُّون مِصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مُبارَک سیرت کے نمایاں اَوصاف میں سے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام "ثَوبان" کنیت "ابوالفیض" اور لقب "ذُوالنُّون" تھا۔(المنتظم،11/344) آپ کے والد کا نام ابراہیم ہے جو مِصر کے جنوب میں واقع وسیع وعریض خطے "نُوبِیہ" (Nubia) کے رہنے والے تھے۔(رسالہ قشیریہ، ص23- معجم البلدان،4/405)

وِلادت اور حُلیہ مبارکہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وِلادت ابوجعفر منصور عباسی کے دورِ حکومت کے آخر میں ہوئی۔(سیر اعلام النبلاء،10/17) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا جسم دُبلا پتلا اور رنگ سُرخی مائل تھا، داڑھی مبارک سیاہ تھی۔(رسالہ قشیریہ، ص24)

دنیا سے کنارہ کش کیسے ہوئے حضرت سیّدنا ذُوالنُّون مصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور آخرت کی جانب مُتوجّہ ہونے کا واقعہ بہت دلچسپ اور حیرت انگیز ہے چنانچہ فرماتے ہیں: میں نے ایک بار مِصر سے کسی دوسری جگہ جانے کا ارادہ کیا۔ دورانِ سفر ایک "صحرا" میں سوگیا۔ جب آنکھ کُھلی تو اپنے سامنے قُنْبُرہ نامی ایک پرندہ دیکھا جو آنکھوں سے اندھا تھا۔ وہ اپنے گھونسلے سے زمین پر گرا، پھر زمین شَق ہوئی (یعنی کُھلی) اور اس میں سے سونے اور چاندی کے دو پیالے باہَر آئے۔ ایک پیالے میں تِل اور دوسرے میں پانی تھا۔ پرندہ تِل کھا کر پانی پینے لگا۔(ربّ تعالٰی کی شانِ رزّاقیت کا یہ ایمان اَفروز منظر دیکھ کر) میں نے کہا: بس، مجھے یہ (نصیحت کے لئے) کافی ہے اور میں نے (اپنی گُزشتہ حالت سے) توبہ کرلی۔(رسالہ قشیریہ، ص24)

علم و حکمت کے دروازے کُھل گئے (حکایت) اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جنگل کی جانب چَل نکلے، جہاں کچھ پُرانے دوست مل گئے اور اتّفاق سے ان کے ہاتھ ایک خزانہ لگ گیا جس میں ایک تختہ بھی تھا۔ اُس پر اللہ تعالٰی کے اسمائے مبارک کَنْدَہ (یعنی کُھدے ہوئے) تھے۔ جب خزانہ تقسیم ہونے لگا تو آپ نے صرف وہ تختہ لیا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی یہ کہہ رہا ہے: اے ذُوالنُّون! سب نے دولت تقسیم کی اور تُو نے ہمارے نام کو پسند کرلیا جس کے عِوَض ہم نے تیرے اوپر عِلْم و حکمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء، جزء:اوّل، ص113)

نفس کی مخالفت کا انعام مسلسل دس سال تک آپ کو لذیذ کھانوں کی خواہش رہی لیکن کبھی کھایا نہیں، ایک مرتبہ عید کی رات نفس نے تقاضا کیا کہ آج تو کوئی لذیذ غذا ملنی ہی چاہئے تو فرمایا: اے نفس! اگر تو دو رکعت میں مکمل قراٰنِ کریم ختم کرلے تو میں تیری خواہش پوری کردوں گا۔ نفس نے آپ کی یہ خواہش منظور کرلی اور ختمِ قراٰن کے بعد جب لذیذ کھانا سامنے لایا گیا تو پہلا ہی "لُقمہ" اُٹھا کر ہاتھ کھینچ لیا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ جب لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ پہلے ہی "لُقمہ" پر نفس نے خوش ہو کر کہا کہ آج دس برس کے بعد تیری خواہش پوری ہو رہی ہے چنانچہ میں نے "لُقمہ" رکھ کر کہا کہ میں ہرگز تیری خواہش پوری نہیں کروں گا۔ اسی وقت ایک شخص عمدہ کھانا لئے حاضر ہوا اور عرض کی: میں بہت مُفْلِس اور بال بچوں والا ہوں مگر آج میں نے عید کی وجہ سے لذیذ کھانا پکوایا اور سوگیا، پھر خواب میں حُضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے مُشرّف ہوا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اگر تو محشر میں مجھ سے ملنے کا خواہش مند ہے تو یہ کھانا ذُوالنُّون کے

پاس لے جا اور میرا یہ پیغام پہنچادے کہ وقتی طور پر اپنے نفس سے صُلح کر کے ایک دو لقمہ یہ کھانا چکھ لے۔ یہ پیغام سُن کر حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: فرمانبردار کو اس میں کیا انکار ہو سکتا ہے یہ کہہ کر آپ نے تھوڑا سا کھانا چکھ لیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، جزء:اوّل، ص117)

جمادات کی فرمانبرداری حضرت سیّدنا ابوجعفر اَعْوَر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آپ کی مجلس میں موجود تھا، آپ جَمادات (بے جان چیزوں) کی فرمانبرداری پر گفتگو فرمارہے تھے کہ جَمادات اللہ والوں کے اس دَرَجہ فرمانبردار ہوتے ہیں کہ اگر میں سامنے والے تخت سے یہ کہہ دوں کہ پورے مکان کا چکر لگالے تو وہ ہرگز انکار نہیں کرسکتا۔ اتنا کہنا تھا کہ اس تخت نے پورے مکان کا چکر لگایا اور اپنی جگہ آ گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، جزء:اوّل، ص116)

پتھر زُمُرُّد میں تبدیل ہوگیا کسی نے آپ سے عرض کی کہ میں مقروض ہوگیا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک پتھر اٹھایا جو زُمُرُّد (ایک ہیرے) میں تبدیل ہوگیا اور وہی پتھر اس شخص کو دے دیا۔ اس نے چار سو درہم میں فروخت کرکے اپنے قرض کی ادائیگی کر دی۔ (تذکرۃ الاولیاء، جزء:اوّل، ص116)

وصالِ باکمال آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے 2 ذوالقعدۃ الحرام 245ھ کو انتقال فرمایا، جبکہ 246ھ اور 248ھ کے اقوال بھی ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء،10/19) آپ کا مزار مِصر کے دارالحکومت قاہرہ سے 20 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع شہرِ جیزہ میں ہے۔ اللہ تعالٰی نے آپ کو بہت بلند مقام عطا فرمایا تھا۔ آپ اہلِ طریقت و حقیقت کے امام اور ان کے پیشوا تھے لیکن مِصر کے لوگ آپ کے مقام و مرتبے سے ناواقفیت کی بنا پر آپ کو اَذِیَّت دیتے رہے۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے آپ کی مبارک پیشانی پر یہ کلمات لکھے ہوئے دیکھے: "هٰذَا حَبِيْبُ اللهِ مَاتَ فِيْ حُبِّ اللهِ وَهٰذَا قَتِيْلُ اللهِ مَاتَ مِنْ سَيْفِ اللهِ یعنی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست ہے اور اللہ تعالٰی کی محبت میں وفات پائی اور یہ مقتول ہے جو اللہ تعالٰی کی تلوار سے فوت ہوا ہے۔"

جنازے پر پرندوں کا سایہ دُھوپ کی شِدّت کی وجہ سے آپ کے جنازے پر پرندے سایہ کئے ہوئے تھے۔ جس طرف سے آپ کا جنازہ گزرا وہاں مسجد میں مؤذن اذان دے رہا تھا اور جس وقت وہ "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله" پر پہنچا تو آپ نے شہادت کی اُنگلی اُٹھادی۔ لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید آپ کا انتقال نہیں ہوا لیکن جب جنازہ رکھ کر دیکھا گیا تو آپ ساکت تھے اور شہادت کی اُنگلی اُٹھی ہوئی تھی جو کوشش کے باوجود بھی سیدھی نہیں ہوئی چنانچہ اسی طرح آپ کو دفن کردیا گیا۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر اہلِ مِصر آپ کو مسلسل اَذِیَّت پہنچانے پر نادِم (شرمندہ) ہوئے اور توبہ کی۔ (تذکرۃ الاولیاء، جزء:اوّل، ص128 تا 129)

پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد آپ کے انتقال کی رات ستّر (70) اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام کو حُضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میں خدا کے دوست ذُوالنُّون مصری کے خیر مَقْدَم کے لئے آیا ہوں۔ (تذکرۃ الاولیاء، جزء:اوّل، ص128)

حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا

محمد بلال سعید عطاری مدنی

حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا مشہور وَلیّہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے ایک غریب گھرانے میں آنکھ کھولی، غربت کا یہ عالَم تھا کہ گھر میں ضروری اشیا بھی مُیَسَّر نہ تھیں، ایک دن اسی پریشانی میں آپ کے والد صاحب کی آنکھ لگ گئی، خواب میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے آئے اور تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: تمہاری یہ بچّی بہت مقبولیت حاصل کرے گی اور اس کی شفاعت سے میری اُمّت کے ایک ہزار افراد بخش دیئے جائیں گے۔(تذکرۃ الاولیاء، ص65، ملخصاً) **نام و کنیت** حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کی کنیت اُمِّ عَمْرو اور آپ کے والد کا نام اسماعیل تھا۔(سیر اعلام النبلاء، 7/ 508) آپ اپنی بہنوں میں چوتھے نمبر پر تھیں اسی لئے آپ کا نام رابعہ رکھا۔ **تقویٰ و پرہیزگاری** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا عابدہ، زاہدہ، نیک پارسا اور خوفِ خدا والی خاتون تھیں، دن کو روزہ رکھتیں اور تلاوتِ قراٰنِ پاک کیا کرتیں، آپ کے سامنے کوئی جہنّم کا ذکر کر دیتا تو خوف کے باعث بے ہوش ہو جاتیں۔ (جنتی زیور، ص541) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے ننگے پاؤں پیدل بیتُ اللہ شریف کا حج کیا، کعبۂ مشرَّفہ پہنچتے ہی (ہیبت و خشیت کے سبب) بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ (الروض الفائق، ص60) **عبادت و ریاضت** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا خوب عبادت وریاضت کرتیں، نیند کا غلبہ ہوتا تو گھر میں ٹہلنا شروع کر دیتیں اور خود سے فرماتیں: رابعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اس کا کیا مزہ؟ اسے چھوڑ دو اور قبر میں مزے سے لمبی مدّت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تجھے زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خوب آئے گی، ہمّت کرو اور اپنے رب کو راضی کرلو، آپ نے پچاس سال اس طرح سے گزار دیئے کہ نہ تو کبھی بستر پر دراز ہوئیں اور نہ ہی کبھی تکیہ پر سر رکھا یہاں تک کہ آپ انتقال کر گئیں۔(حکایات الصالحین، ص 40، ملخصاً) **نور کے تھال** ایک بزرگ کا بیان ہے: میں حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کے حق میں دُعا کیا کرتا تھا ایک دفعہ میں نے اُنہیں خواب میں دیکھا، فرمارہی تھیں: تمہارے تحائف (یعنی دعائیں اور ایصالِ ثواب) نور کے طباقوں (تھالوں) میں ہمارے پاس آتے ہیں جو نور کے رومالوں سے ڈھانپے ہوتے ہیں۔ (رسالہ قشیریہ، ص424) **عاجزی و انکساری** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا حضرت سیّدنا سفیان ثوری اور حضرت سیّدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما سے فرمایا کرتی تھیں: میرے گناہ آپ کی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں، اگر میری توبہ سے یہ گناہ نیکیاں بن گئے تو پھر میری نیکیاں آپ کی نیکیوں سے بڑھ جائیں گی۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/ 379) **2 فرامینِ رابعہ بصریہ** (1) اپنی نیکیاں ایسے چھپاؤ جیسے اپنے گناہ چھپاتے ہو۔(وفیات الاعیان، 2/ 238) (2) ہمارا اِستغفار ایسا ہے کہ اس پر بھی استغفار کی حاجت ہے۔ (روح المعانی، جزء4: 375) **وِصالِ مُبارک** جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کی وفات کا وقت قریب آیا تو خادمہ کو بلا کر فرمانے لگیں: میری موت کی وجہ سے مجھے اذیت نہ دینا یعنی میرے مرنے کے بعد چیخ وپکار نہ کرنا۔ (عیون الحکایات، ص104) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کے سالِ وصال کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، علامہ ذہبی کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کا وصال 180ھ میں ہوا۔(سیر اعلام النبلاء، 7/ 509، ملتقطاً)

عورت کا حج وعُمرہ کے لئے اِحرام (خصوصی اسکارف) لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کو حج یا عمرہ کرنے کے لئے احرام (خصوصی اِسکارف) لینا ضروری ہے یا وہ اپنے عَبایا میں بھی عمرہ کرسکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حج یا عمرہ یا دونوں کی نیّت کرکے تَلْبِیَہ (لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔۔۔اِلَخ) پڑھتے ہیں جس سے بعض حلال چیزیں بھی حرام ہوجاتی ہیں اس کو اِحرام کہتے ہیں اور مجازاً اُن دو اَن سِلی سفید چادروں کو اِحرام کہہ دیا جاتا ہے جو حالتِ اِحرام میں استعمال کی جاتی ہیں لیکن یہ چادریں اِحرام نہیں ہیں صرف مَردوں کے لئے اس وجہ سے ضروری ہیں کہ مَردوں کے لئے حالتِ احرام میں سِلا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے لیکن عورتوں کے لئے ایسا نہیں ہے انہیں حالتِ احرام میں سِلے ہوئے کپڑے موزے دستانے پہننے کی اجازت ہے بلکہ چہرے، دونوں ہاتھ پہنچوں تک، قدم اور ان کی پُشت کے علاوہ حسبِ معمول اپنا سارا بدن چھپانا فرض ہے صرف چہرہ کُھلا رکھنا ضروری ہے کہ اس کو حالتِ اِحرام میں اس طرح چُھپانا کہ کپڑا وغیرہ چہرے سے مَس کررہا ہو عورت کے لئے حرام ہے ہاں اَجنبیوں سے پردہ کرنے کے لئے چہرے کے سامنے چہرے سے جُدا کسی چیز کی آڑ کرلے مثلاً گتّا وغیرہ یا ہاتھ والا پنکھا چہرے کے سامنے رکھے لہٰذا عورت اپنے عَبایا میں یا کسی بھی قسم کے کپڑے جن میں چہرے کے علاوہ سارا جسم چھپا ہوا ہو حج یا عُمرہ کرسکتی ہے خاص اِحرام کے نام پر جو بازار سے اسکارف ملتا ہے وہ پہننا ضروری نہیں ہے۔

یاد رہے کہ پہنچوں تک کلائیوں سے نیچے نیچے تک ہاتھ اور قدم اور اس کی پُشت کُھلی رکھ سکتی ہے مگر چُھپانا چاہے تو اس میں بھی حَرَج نہیں بلکہ بہتر ہے اس لئے دستانے اور موزے پہن سکتی ہے ہاں چہرہ ہرگز نہیں چُھپا سکتی کُھلا رکھنا ضروری ہے جو طریقہ بیان ہوا چہرے سے جدا کسی چیز سے آڑ کرلے اسی صورت پر عمل کرسکتی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

عورت کا بغیر مَحْرَم کے حج وعمرہ پر جانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مُفتیانِ شرعِ مَتین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا کوئی عورت بغیر مَحْرَم حج وعمرے کیلئے جاسکتی ہے؟ جبکہ عورت بغیر محرم دیگر ممالک اور اپنے ملک میں دیگر شہروں کا سفر کرتی ہے تو حج یا عمرے کے لئے کیوں نہیں جاسکتی؟ کسی عورت کے پاس محدود رَقم ہو جس سے وہ خود حج یا عمرہ کرسکتی ہے تو کیا کسی گروپ یا فیملی کے ساتھ جاسکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس عورت کو حج وعمرہ یا کسی اور کام کے لئے شرعی سفر کرنا پڑے (شرعی سفر سے مراد تین دن کی راہ یعنی تقریباً 92 کلو میٹر یا اس سے زائد سفر کرنا پڑے بلکہ خوفِ فتنہ کی وجہ سے تو عُلَما ایک دن کی راہ جانے سے بھی منع کرتے ہیں) تو اس کے ہمراہ شوہر یا مَحْرَم ہونا شرط ہے، اس کے بغیر سفر کرنا ناجائز وحرام ہے۔ لہٰذا یہ حکم صرف حج وعمرے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کسی بھی جگہ شرعی سفر کرنا پڑے تو یہی حکم ہوگا خواہ عورت کتنی ہی بوڑھی ہو، بغیر مَحْرَم سفر نہیں کرسکتی، کسی گُروپ و فیملی کے ساتھ بھی نہیں جاسکتی اگر جائے گی تو گنہگار ہوگی اور اس کے ہر قدم پر گُناہ لکھا جائے گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابوعبداللہ محمد سعید العطاری المدنی	عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

اسلام نے عورت کو کیا دیا؟

دوسری اور آخری قسط

اِسلام نے بیوی کو کیا دیا؟

عدنان چشتی عطاری مدنی

نیک بیوی نعمت ہے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: مؤمن نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خوف کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی نعمت نہ پائی، کہ اگر بیوی کو حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اگر اسے دیکھے دل خوش ہو، اور اگر اس پر قسم کھالے تو اس کی قسم پوری کرے اور اگر اس سے غائب ہو تو اپنی ذات اور خاوند کے مال میں خیر خواہی کرے۔

(ابن ماجہ، 2/414، حدیث:1857)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اسلام ہی ہے کہ جس نے بیوی کی صورت میں عورت کے رشتے کو اتنا عظیم مقام دیا کہ خوفِ خدا کے بعد سب سے بہتر نعمت قرار دیا، یہ ایسا اعزاز ہے کہ جس سے غیر اسلامی معاشرہ یکسر خالی ہے۔

یہاں زمانۂ جاہلیت میں عورت پر ہونے والے مظالم کو گزشتہ سے پیوستہ بیان کیا جاتا ہے:

زمانۂ جاہلیت میں ایسا بھی ہوتا کہ شوہر اپنی بیویوں سے **مال طلب کرتے**، اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو کئی کئی سال ان کے "پاس نہ جانے" کی قسم کھالیتے یوں بے چاریاں عملاً نہ تو بیوہ ہوتیں اور نہ ہی شوہر دار۔ **اسلام نے اس ظلم کو مٹایا** اور ایسی قسم کھانے والوں کے لئے سالوں کی مدت کو ختم فرما کر صرف چار مہینے کی مدت معین فرما دی۔ اب اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے "ایلا" کرے یعنی چار مہینے، اس سے زائد یا غیر معین مدت کے لئے ترکِ صحبت کی قسم کھالے تو اس کے لئے چار ماہ کی مہلت ہے اس عرصہ میں خوب سوچ سمجھ لے کہ اس کے لئے عورت کو چھوڑنا بہتر ہے یا رکھنا، اگر رکھنا بہتر سمجھے اور اس مدت میں رجوع کرلے تو نکاح باقی رہے گا اور قسم کا کفارہ لازم ہو گا اور اگر اس مدت میں رجوع نہ کیا اور قسم نہ توڑی تو عورت نکاح سے باہر ہو جائے اور اس پر طلاق بائن واقع ہو گی۔ یہ حکم عورتوں پر اسلام کے بے شمار احسانات میں سے ایک احسان اور حقوقِ نسواں کی پاسداری کی **روشن مثال** ہے۔

زمانۂ جاہلیت کے مظالم میں سے یہ بھی تھا کہ **شوہر طلاق دیتا اور عدت گزرنے سے پہلے رجوع کرلیتا** پھر طلاق دے کر عدت گزرنے سے پہلے رجوع کر لیتا یوں بیویوں کی ساری زندگی اسی جسمانی اور ذہنی اذیت و کرب میں گزر جاتی۔ جب ایک عورت نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اس کے شوہر نے کہا ہے کہ وہ اسے طلاق دیتا رہے گا اور ہر مرتبہ جب طلاق کی عدت ختم ہونے کے قریب ہو گی تو رجوع کر کے پھر طلاق دیدیا کرے گا، یوں عمر بھر اسے قید رکھے گا تو اس ظلم کے خاتمے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عورتوں کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے طریقے سے چھوڑ دینا (البحر المحیط، البقرۃ، تحت الآیۃ: 229، 2/202) اب عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے شوہر کو طلاق سے رجوع کا حق دو بار تک ہے اگر تیسری طلاق دی تو عورت شوہر پر حرام ہو جائے گی۔ اسلام سے قبل بیویوں پر کئے جانے والے مظالم جان کر تو جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہی ہے، زمانۂ جاہلیت میں اسلام کے معروف طریقۂ نکاح کے علاوہ بے شرمی و بے حیائی، عریانی و فحاشی اور خواتین کی تذلیل و اہانت پر مبنی نکاح کے ایسے طریقے بھی رائج تھے کہ جنہیں پڑھ، سُن کر سلیم الفطرت شخص سکتے میں آجائے۔ ایک عورت کئی کئی مردوں کے ساتھ رہتی، اولاد ہونے کی صورت میں انہی مردوں میں سے جسے چاہتی اُس نومولود کا باپ قرار دے کر اس کی پرورش کا ذمہ دار ٹھہرا دیتی۔ (بخاری، 3/440، حدیث:5127 ملتقطاً) اسلام نے ایسے تمام **حیاسوز** طریقوں کو حرام قرار دے کر خواتین کو اس ذلت و رسوائی سے نجات عطا فرمائی۔ اسلام

بقیہ صفحہ 43 پر ملاحظہ کیجئے

اسلامی بھائیوں کے صوتی پیغامات اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صوتی جوابات

ایک نہیں چلتی

ہدف سے آگے نکل گئے

0:03

0:03

اسلامی بھائی کی اچھی کارکردگی پر حوصلہ افزائی اور دُعاؤں سے نوازنا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدرسۃُ المدینہ لطیف آباد نمبر 9 زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ناظم صاحب کو مدنی عطیات کی اچھی کارکردگی پر صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے دُعائیں دیتے ہوئے فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے حافظ عدنان عطاری ناظم مدرسۃ المدینہ لطیف آباد نمبر 9 زم زم نگر (حیدرآباد)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ!

مَاشَآءَ اللہ! تَبَارَکَ اللہ! جنید بھائی نے آپ کی 21 رَمَضَانُ الْمُبارک تک کی مدنی عطیات کی کارکردگی پیش کی، آپ تو اپنے پچھلے سال کے ہدف سے زیادہ آگے نکل گئے ہیں بلکہ آئندہ 13 ماہ تک کے مدرسۃ المدینہ کے اخراجات بھی جمع کروادیئے ہیں اور مزید کوشش جاری ہے۔ میرے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے حافظ عدنان عطاری کی کارکردگی کی کیا بات ہے!

اللہ کرے آپ آخری سانس تک خدمتِ قراٰن میں لگے رہیں، قراٰنِ کریم، مدارسُ المدینہ اور دعوتِ اسلامی کی خدمت کرتے ہوئے خوب مدنی کام کریں، مَاشَآءَ اللہ! مجھے آپ پر فخر ہے۔ دعوتِ اسلامی کو چلانے کے لئے سالانہ اربوں روپیہ چاہئے، کاش! میرے تمام مدنی بیٹے، تمام قاری صاحبان، تمام ناظمین، جامعات المدینہ کے تمام اساتذہ و طلبائے کرام سب کے سب مدنی عطیات جمع کرنے کے لئے حافظ عدنان عطاری کی طرح میدان میں کُود پڑیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کو بھاگتے ہی بنے گی، خوب مدنی عطیات جمع ہوں گے اور دعوتِ اسلامی کے تمام مدنی کام خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام پائیں گے۔

آپ کو بہت بہت مُبارک ہو، **اللہ** تعالٰی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ پر رَحم کرے، میں آپ سے بہت خوش ہوا ہوں، جس طرح آپ نے مجھے اپنی اچھی کارکردگی سے خوش کیا ہے **اللہ** تعالٰی آپ کو بھی جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ نصیب کرکے خوش کردے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آپ کے تمام قاری صاحبان اور طلبائے کرام کو میرا سلام۔ بے حساب مَغْفِرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاروباری شخصیت کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی آنے پر حوصلہ افزائی اور دعاؤں سے نوازنا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کاروباری شخصیت جناب اطہر بھائی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی آنے پر صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور انہیں دُعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے جناب اطہر صاحب!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ!

مَاشَآءَاللہ! آپ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) تشریف لائے، دعائے افطار میں حاضری دی اور آپ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا، مرحبا! خوش آمدید! اللہ تعالیٰ آپ کی حاضری قبول فرمائے، آپ کو خوش رکھے، دونوں جہاں کی بھلائیوں سے آپ کی جھولی بھرے، آپ کی بے حساب مَغْفِرت فرمائے، آپ اور آپ کے سارے گھرانے کو شاد و آباد، پھلتا پھولتا، مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے مسکراتا رکھے۔

اس بات کا خیال رکھئے کہ نمازوں کی پابندی ہر صورت میں ہوتی رہے، روزہ ایک بھی نہ چھوٹے اور خوب سنّتوں پر بھی عمل کرتے رہئے۔ زندگی مختصر ہے، آپ نے چاہے کتنی ہی دولت اکٹھی کرلی ہو لیکن آپ کو یہ جاننا ہوگا کہ دولت سے دوا تو خریدی جاسکتی ہے، شفا نہیں خریدی جاسکتی۔ دولت سے دوست تو کئی مل جائیں گے مگر آپ ان سے وَفا نہیں خرید سکتے۔ بس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکے رہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہیں سے ہونا ہے، جب ٹائم پورا ہو جاتا ہے تو بندہ بے بس ہو جاتا ہے اور اس کی ایک نہیں چلتی، بڑے بڑے بادشاہوں، شہنشاہوں اور پہلوانوں کو موت نے پچھاڑ دیا۔

جیتنے دنیا سکندر تھا چلا	جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے	خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟	تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے	قبر میں تنہا قیامت تک رہے

(وسائلِ بخشش، ص709۔711)

اللہ تعالیٰ ہماری عاقبت درست فرمائے، دین و ایمان کی سلامتی بخشے اور ہمارا ایمان پر خاتمہ فرمائے۔ بس ہم اللہ کے نیک پسندیدہ بندے اور میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سچّے غلام بَن جائیں اور ہم کبھی بھی اپنے پیارے مدینے والے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں سے جدا نہ ہوں، بس ہمیں ہمیشہ ہمیشہ ان کی غلامی نصیب ہو، قبر و آخرت میں ان کا سہارا ملے اور ان کی شَفاعت بھی نصیب ہو۔

کبھی کبھی موقع ملے تو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آجایا کریں، اب تو رمضانُ المبارک بھی جارہا ہے بس چند روز رہ گئے ہیں، پھر تشریف لایئے گا اور حاجی فرحان کو میرا بہت بہت سلام بھی کہئے گا۔ بے حساب مَغْفِرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بقیہ: اسلام نے بیوی کو کیا دیا؟

کا ایک عظیم احسان بیوی کو مرحوم شوہر کی وراثت سے حصہ دلانا بھی ہے کہ اولاد کی موجودگی میں عورت وراثت سے آٹھویں حصے اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں چوتھے حصے کی حقدار ہوگی۔ اسی طرح شوہر کی جانب سے حقوق ادا نہ کرنے اور ظلم ثابت ہونے کی صورت میں اُسے خلع کا حق دیا۔ بیوہ یا طلاق یافتہ ہونے کی صورت میں عدت گزار کر دوسرا نکاح کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

یہ والیِ امّت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عورتوں پر احسان ہے کہ انہیں کھانے کو حلال اور پینے کو دودھ کی نعمت نصیب ہے ورنہ اسلام سے پہلے عورتوں کو ان نعمتوں سے بھی محروم کر دیا جاتا تھا چنانچہ حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے مروی ہے کہ اہلِ عرب "دودھ" کو اپنی عورتوں کے لئے حرام قرار دیتے تھے، اسے صرف مرد ہی پیا کرتے تھے، اسی طرح جب کوئی بکری نَر بچّہ جَنْتی تو وہ ان کے مردوں کا ہوتا اور اگر بکری پیدا ہوتی تو وہ اسے ذبح نہ کرتے، یوُنہی چھوڑ دیتے تھے اور اگر مردہ جانور ہوتا تو (اُس حرام جانور کو کھانے میں) سب شریک ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ (تفسیر طبری، 5/357، الانعام:139) اس لئے اس طرح کے سینکڑوں احسانات کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہر عورت ماں ہو یا بیوی، بہن ہو یا بیٹی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تعلیمات کو دل و جان سے عزیز جانے اور ان ہی کے مطابق زندگی گزارنے کی بھرپور کوشش کرے۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ذیقعدۃ الحرام میں وصال فرمانے والے بزرگانِ دین

ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی

ذیقعدۃ الحرام اِسلامی سال کا گیارہواں مہینا ہے۔ اِس میں جن صحابۂ کِرام، اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا، اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکْر 5 عُنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔ **صحابۂ کِرام** علیہمُ الرِّضوان (1) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا اُمِّ سلمہ ہند بنتِ ابواُمیّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا عرب کے معزّز قبیلے قریش میں پیدا ہوئیں، آپ فہم و فراسَت کی مالِک، عبادت گزار اور ماہرِ فقہ تھیں۔ شوّال 4 ہجری کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے نکاح میں آئیں اور وصال ذیقعدہ 59 یا 61ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوا، مزار مُبارک جنّتُ البقیع میں ہے۔ (طبقاتِ ابن سعد، 8/69) (2) مشہور صحابی حضرتِ سیّدُنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکرِ خیر صفحہ **17** پر ملاحظہ فرمایئے۔ **اولیائے کِرام** رحمہمُ اللہُ السّلام (3) بانیِ سلسلۂ شاذلیّہ، تاجِ ملّت و دین حضرت شیخ سیّد ابوالحسن علی قادری شاذلی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ولیِ کامل، مصنّفِ کُتب اور شیخُ المشائخ ہیں، غُمارہ (شمالی مراکش) میں 591ھ میں پیدا ہوئے اور اوائل ذیقعدہ 656ھ میں سفرِ حج کے دوران وادیِ حمیثرہ (صحرائے عَیذاب) مِصر میں وصال فرمایا، یہاں آپ کا مزار مرجعِ خلائق ہے۔ آپ کی کتاب "دُعائے حِزبُ البحر" مشہور ہے۔ (الاعلام للزرکلی، 4/305۔ الوافی بالوفیات، 21/141) (4) مخدومِ ملّت حضرتِ علّامہ قاری شاہ محمد نظامُ الدّین بھکاری[(1)] علَوی قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حافظُ القراٰن، ماہرِ ہفت قراءَت، جامعِ عُلوم وفُنون، جیّد عالِم اور کئی کتب کے مصنّف ہیں۔ آپ کی ولادت 890ھ کاکوری (ضلع لکھنو، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادریہ عطّاریہ کے ستائیسویں شیخِ طریقت ہیں۔ 8 ذیقعدہ 981ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک محلّہ جھنجھری کاکوری ضلع لکھنو (یوپی) ہند میں ہے۔ (تذکرہ مشاہیر کاکوری، 441تا456) (5) ذوالجناحین، غوثِ وقت حضرت شیخ خالد کُردی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عظیم عالمِ دین، مصنّف و شارحِ کُتب اور شیخُ المشائخ ہیں۔ دہلی (ہند) میں حاضر ہو کر مجدّدِ وقت حضرت مولانا شاہ غلام علی دہلوی مجدّدی سے بیعت و خلافت حاصل کرنے کا شرف پایا۔ عرب دنیا میں سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ کی ترویج میں سرِفہرست ہیں۔ 1193ھ میں قصبہ قرع داغ (شہر زور، صوبہ سلیمانیہ) شمال مشرقی عراق میں پیدا ہوئے اور 14 ذیقعدہ 1242ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک جبلِ قاسیّون (دمشق) شام میں مرجعِ خلائق ہے۔ (الشیخ خالد النقشبندی العالم المجدد حیاتہ واھم مؤلفاتہ، ص20) (6) مرشدِ سلطانُ العاشقین حضرت علامہ پیر سیّد فضل اللہ شاہ تِرمذی کالپوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ولیِ کامل، عالمِ باعمل، درگاہِ محمدیہ کالپی شریف (ضلع جالون، یوپی، ہند) کے سجّادہ نشین اور سلسلۂ عالیہ قادریّہ عطاریّہ کے بتّیسویں شیخِ طریقت ہیں، دسویں ہجری میں پیدا ہوئے اور 14 ذیقعدہ 1111ھ میں وصال فرمایا مزار مُبارک اپنے جدِّ امجد کے مزار

(1) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مُریدین وخلفا کے درمیان بھکاری کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا یہ لقب غالباً اس لئے مشہور ہوا کہ یہ بارگاہِ ربّ العزت میں مانگنے سے نہیں شرماتے تھے، (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) مالداروں سے مانگنے والے بھکاری نہ تھے۔ (شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص98 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

سے مغرب کی جانب کالپی شریف (ضلع جالون، یوپی) ہند میں ہے۔(تاریخ مشائخ قادریہ، 2/123،124) 7 شہنشاہِ دکّن، سلطانُ القلم حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سیّد ابو الفتح محمد حسینی چشتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 4 رجَبُ المرجّب 730ھ کو دہلی ہند میں ہوئی۔ 16 ذیقعدہ 825ھ کو وصال فرمایا، آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، مفسّرِ قراٰن اور سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کے عظیم شیخ طریقت ہیں۔ مزار پُر انوار گلبرگہ شریف (صوبہ کرناٹک) جنوبی ہند میں مرجعِ خلائق ہے۔(تحفۃ الابرار مترجم، ص186) 8 تاجدارِ اولیائے بنگلہ دیش حضرت شاہ جلالُ الدّین مُجرَّد یمنی سہر وردی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی پیدائش 670ھ کو قونیہ (ترکی) میں ہوئی، تعلیم و تربیت اوچ شریف (نزد احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور پنجاب) پاکستان میں اور شہادت بنگلہ دیش کے شہر سلہٹ میں 20 ذیقعدہ 740ھ کو ہوئی۔ مزار شریف درگاہ شاہ جلال الدّین شمالی سلہٹ بنگلہ دیش میں مرجعِ خلائق ہے۔(اسلامی انسائیکلو پیڈیا، 1/723۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 7/332) 9 امیرِ ملّت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ نقشبندی محدّثِ علی پوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حافظُ القراٰن، عالمِ باعمل، شیخُ المشائخ، مسلمانانِ برِّ عظیم کے متحرّک راہنما اور مرجع خاص و عام تھے۔ ایک زمانہ آپ سے مستفیض ہوا، پیدائش 1257ھ میں ہوئی اور 26 ذیقعدہ 1370ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک علی پور سیّداں (ضلع نارووال، پنجاب) پاکستان میں مرجعِ خلائق ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، 113 تا 117)

علمائے اسلام رحمھم اللہ السّلام

10 استاذُ العلما حضرت مولانا شاہ ملّا جیون احمد صِدّیقی قادری حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عالمِ باعمل، مفسّرِ قراٰن، مفتیِ اسلام، مصنّف اور دَرسی کُتب کے حافِظ تھے، آپ کی تصنیف اَلتّفسیراتُ الاَحمدیّۃ فی بیانِ الآیاتِ الشّرعیّۃ کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی، 1047ھ کو امیٹھی (Amethi) یوپی ہند میں پیدا ہوئے اور 9 ذیقعدہ 1130ھ کو دہلی میں وصال فرمایا، مزار مبارک امیٹھی میں ہے۔ بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر آپ ہی کے شاگرد ہیں۔(تفسیراتِ احمدیہ مترجم، ص13 تا 18) 11 سیّدُ المحدّثین، امامُ العلم حضرت ابو البشر اسماعیل قیقانی بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ محدّث، مدرّس اور عالمِ باعمل تھے، دوسری صدی ہجری میں قیقان (موجودہ نام قلات، بلوچستان، پاکستان) میں پیدا ہوئے، آپ کا وصال ذیقعدہ 193ھ کو بصرہ عراق میں ہوا۔(البدایہ والنہایہ، 7/221) 12 حافظُ الحدیث حضرت سیّدُنا ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ محدّث، متّقی، زاہد (تارکُ الدُّنیا/دنیا سے کنارہ کش) اور لاکھوں احادیث کے حافظ تھے۔ فلسطین کے شہر عکّا (نزد طبریہ) میں 260ھ میں پیدا ہوئے اور 28 ذیقعدہ 360ھ کو اصفہان ایران میں وصال فرمایا، آپ کو صحابیِ رسول حُمَمَہ بن ابوحُمَمَہ دَوْسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا، معجمِ کبیر، معجمِ اوسط اور معجمِ صغیر آپ کی یادگار کتب ہیں۔ (بستان المحدثین، ص139 تا 144۔ البدایہ والنہایہ، 8/20) 13 شہزادۂ امامِ اعظم ابوحنیفہ حضرت امام حمّاد بن نعمان حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما فقیہِ زمانہ، مفتیِ اسلام، قاضیِ کوفہ، محدثِ جلیل اور مصنِّف تھے، دوسری صدی ہجری میں پیدا ہوئے اور ذیقعدہ 176ھ میں وصال فرمایا، مُسنَدُ الامامِ الاعظم بروایتِ حمّاد آپ کی تصنیف ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص141)

احباب و خاندانِ اعلیٰ حضرت

14 تاجُ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عمر نعیمی مراد آبادی اَشرفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی پیدائش 1311ھ کو مراد آباد (یوپی) ہند میں ہوئی اور 23 ذیقعدہ 1386ھ ناظم آباد بابُ المدینہ کراچی میں وصال پایا۔ مسجد دارُ الصلوٰۃ ناظم آباد نمبر 4 کے شَرقی دروازے کے پاس آپ کا مزار ہے۔ آپ مدرّس، مصنّف، مفتی، خطیب، مدیر ماہنامہ سوادِ اعظم مراد آباد اور بانیِ دارالعلوم مخزنِ عربیّہ بحرُ العلوم تھے۔ (انوارِ علمائے اہلِ سنّت سندھ، ص846 تا 853) 15 والدِ اعلیٰ حضرت، رئیسُ المتکلمین مفتی نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ باعمل عالمِ دین، مفتیِ اسلام، پچیس سے زائد کتب کے مصنّف اور بہترین مدرّس تھے۔ 1246ھ میں بریلی شریف (ہند) میں پیدا ہوئے اور یہیں 30 ذیقعدہ 1297ھ میں وصال فرمایا، مزار مُبارک قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہے۔(مولانا نقی علی خان حیات اور علمی و ادبی کارنامے، ص5 تا 6)

خلفائے اعلیٰ حضرت علیہم رحمۃ ربِّ العزّت

16 صاحبِ بہارِ شریعت صدرُ الشّریعہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا تذکرہ صفحہ **34** پر ملاحظہ فرمائیے۔ 17 عالمِ باعمل حضرت علّامہ محمد عمر بن ابو بکر کھتری رَضَوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 1291ھ کو پور بندر (صوبہ گجرات) ہند میں ہوئی اور وصال 5 ذیقعدۃ الحرام 1384ھ کو ہوا۔ مزار پور بندر

(گجرات) ہند میں ہے۔ (تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص532، 533) 18 امامِ تراویح و مدرّسِ مسجدِ حرام حضرت سیّدنا شیخ عبدُالرحمن بن احمد دھان مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حافظُ القراٰن، عالمِ باعمل، ماہرِ فلکیات، استاذُ العلماء، مقبولِ عوام وخواص اور مقرِّظِ الدّولۃُ المکّیۃ وحُسّامُ الحَرَمَین ہیں۔ مکّۂ مکرّمہ میں 1283ھ کو پیدا ہوئے اور 12 ذیقعدۃ الحرام 1337ھ کو وصال فرمایا، قبرستان المعلیٰ میں دھان خاندان کے احاطے میں دفن کئے گئے۔ (مختصر نشر النور والزھر، ص241۔ امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماء مکہ مکرمہ، ص205 تا 211) 19 شیخ الاسلام، حضرت امام احمد بن محمد حضراوی مکّی شاذلی قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حافظُ القراٰن، عالمِ باعمل، شاعر ومؤرّخِ اسلام، فقیہ شافعی، کاتب ومصنّفِ کتب اور استاذُ العلماء تھے۔ 1252ھ کو مصر کے شہر اِسکندریہ میں پیدا ہوئے، حصولِ علم کے بعد زندگی بھر مکّۂ مکرّمہ میں رہے اور یہیں 21 ذیقعدہ 1327ھ میں وصال فرمایا۔ تصنیف شدہ کتب میں نَفَحَاتُ الرِّضٰی والقُبُول فِی فَضَائل المَدِیْنَۃِ وزِیَارَۃِ الرَّسُوْل بھی یادگار ہے۔ (مختصر نشر النور والزھر، ص84۔ سالنامہ معارف رضا 1999، ص203) 20 ناصرِ ملّت حضرت مولانا محمد لعل خان قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خادمِ سنّت، مصنّفِ کُتب اور عالی ہمّت ہستی کے مالک تھے۔ پیدائش 1283ھ ویلور (مدراس، تامل ناڈو) ہند میں ہوئی۔ 15 ذیقعدۃ الحرام 1339ھ وصال فرمایا اور کلکتہ (ہند) میں آسودۂ خاک ہوئے۔ (تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص317، 321۔ تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص554)

چکر کیوں آتے ہیں

اسباب اور حفاظتی تدابیر

ڈاکٹر کامران اسحاق عطاری

بعض لوگوں کا کسی بیماری یا مختلف وجوہات کے سبب سَر چکراتا ہے، ایسی صورت میں ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ سَر چکرانے کے سبب بندہ گِر بھی سکتا ہے جو معمولی اور شدید دونوں طرح کی چوٹ کا سبب بن سکتا ہے۔ چکر آنے کے چند اَسباب اور اِحتیاطی تدابیر بیان کی جارہی ہیں جن پر عمل کرنا فائدہ مند ہے: **چکر آنے کے اسباب** (1) بہت زیادہ تھکاوٹ (2) ذِہنی پریشانی (3) بے خوابی (یعنی نیند کا پورا نہ ہونا) (4) بلڈ پریشر میں کمی (5) سَر دَرد (6) نزلہ و زُکام (7) معدے میں خرابی یا گیس کی شکایت (8) خون کی کمی (9) کسی دوائی کے مُضِر اَثرات وغیرہ۔ **کانوں میں آوازیں آنا** سر چکرانے کے ساتھ ساتھ کانوں میں شاں شاں کی آواز کا آنا عموماً کان کے اندرونی حصے میں خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ **علاج** سر چکرانے کے اسباب کو دور کرنے سے چکر آنا ختم ہوجاتے ہیں یعنی سَر درد، نزلہ و زکام اور معدہ وغیرہ کا علاج کیا جائے اور نیند و آرام کی کمی پوری کی جائے۔ اگر سَر چکرانے کا سبب خون کی کمی ہو تو ایسے مریضوں کے تمام ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں مثلاً بلڈ پریشر، شوگر، ایکسرے اور ایم آر آئی (M.R.I) وغیرہ۔ اگر ٹیسٹ میں کوئی بیماری سامنے نہیں آتی تو انہیں عام چکر قرار دیا جاتا ہے جو کہ دو سے تین ہفتوں میں خود ہی ختم ہوجاتے ہیں۔ **احتیاطیں** سر چکرانے کے مریض دوائی کے ساتھ ساتھ چند احتیاطی تدابیر لازمی اپنائیں: (1) بستر سے جھٹکے یا تیزی سے نہ اُٹھیں (2) سیڑھیاں آہستہ چڑھیں اور اُتریں (3) اکیلے باہر نہ جائیں (4) سَڑک (Road) پار کرنے کے لئے کسی کا ہاتھ تھام لیں (5) گاڑی وغیرہ میں سُوار ہوں تو آہستہ چڑھیں یا اُتریں (6) ڈرائیونگ نہ کریں (7) اور بہت زیادہ جسمانی سرگرمیوں سے اِجتِناب کریں۔

اِعتِکاف اور دعوتِ اسلامی

دو حج، دو عمرے کا ثواب فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنِ اعْتَکَفَ عَشْرًا فِیْ رَمَضَانَ کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْن یعنی جس نے رَمَضانُ المبارَک میں دس دن کا اعتِکاف کرلیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔(شعب الایمان، 3/425، حدیث: 3966)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعتِکاف ایک قدیم اور عظیم عبادت ہے۔ پچھلی اُمّتوں میں بھی اعتِکاف کی عبادت موجود تھی جبکہ اسلام میں رَمَضانُ المبارَک کے آخری عَشرے کا اعتِکاف سنّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفایہ ہے۔(درمختار، 3/495) اگر سب ترک کریں تو سب سے مُطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کرلیا توسب برِیُ الذِّمّہ۔ (فیضانِ رمضان مرمم، ص235 بحوالہ بہارِ شریعت، 1/1021)

امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا اعتکاف شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تقریباً 29 سال کی عمر میں 1399ھ مطابق 1979ء میں اکیلے اپنی زندگی کا پہلا اعتکاف نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر بابُ المدینہ (کراچی) میں فرمایا، جہاں آپ امامت بھی فرماتے تھے۔ اگلے سال 1980ء میں آپ کے ساتھ 2 اسلامی بھائی مُعتکف ہوئے جبکہ اس سے اگلے سال 1981ء میں نور مسجد میں کم وبیش 28 اسلامی بھائیوں نے اِعتِکاف کی سعادت پائی۔ اُس وقت ایک مسجد میں 28 نوجوانوں کا اعتکاف کرنا اتنی بڑی بات تھی کہ اس اجتماعی اعتکاف کی دھوم مچ گئی اور لوگ دُور دُور سے معتکف اسلامی بھائیوں کی زیارت کے لئے آنے لگے۔ اسی عرصے میں دعوتِ اسلامی کا مدنی سورج طلوع ہوا، دعوتِ اسلامی کے اوّلین مدنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد (گلستان اوکاڑوی سولجر بازار بابُ المدینہ کراچی) میں 1402ھ مطابق 1982ء میں اجتماعی اعتکاف کا سلسلہ شروع ہوا جس میں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ تقریباً 60 اسلامی بھائیوں نے اعتکاف کی سعادت پائی۔

اجتماعی اعتکاف کا جدول دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں نمازِ پنجگانہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تَحِیَّۃُ الْوُضُو، تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد، تَہَجُّد، اِشراق، چاشت، اَوّابِین، صلوٰۃُ التّوبہ اور صلوٰۃُ التسبیح کے نَوافِل بھی ادا کئے جاتے ہیں۔ وضو، غسل، نماز اور دیگر ضروری احکام سکھائے جاتے ہیں، مختلف سنّتیں اور دعائیں یاد کروائی جاتی ہیں، اِفطار کے وقت رِقّت انگیز مُناجات اور دعاؤں کے پُرکیف مَناظر ہوتے ہیں نیز نمازِ عصر اور تراویح کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مذاکرہ علمِ دین حاصل کرنے کا ایک آسان اور دلچسپ ذریعہ ہے۔ مَدَنی مذاکروں میں اسلامی بھائی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مختلف موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت اور دیگر موضوعات سے متعلق سوالات کرتے ہیں اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے حکمت آموز جوابات سے نوازتے ہیں۔

رمضان المبارک 1438ھ (2017ء) کا اجتماعی اعتکاف

(1) پورے رمضان المبارک کا اعتکاف نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف بھی فرمایا۔(بخاری، 1/167، حدیث: 2031) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہر سال دعوتِ اسلامی کے تحت ہزارہا اسلامی بھائی پورے رمضان المبارک کا

بھی اجتماعی اعتکاف کرتے ہیں۔ اس سال 1438ھ (2017ء) میں پورے ماہِ رمضان کا اجتماعی اعتکاف ملک و بیرونِ ملک کم و بیش 145 مقامات پر ہوا جن میں سے صرف پاکستان میں تقریباً دس ہزار عاشقانِ رسول معتکف ہوئے۔

(2) آخری عشرے کا اعتکاف

پاکستان: دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان میں باب المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدرآباد، بہاولپور، مدینۃ الاولیا ملتان، سردارآباد (فیصل آباد)، مرکز الاولیا (لاہور)، راولپنڈی، اسلام آباد، واہ کینٹ، پشاور، کوئٹہ، کشمیر سمیت (کم و بیش) 2232 (دو ہزار دو سو بتیس) مقامات پر رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف ہوا جس میں تقریباً 87531 (ستاسی ہزار پانچ سو اکتیس) اسلامی بھائی شریک ہوئے جن میں سے تقریباً 7712 اسلامی بھائیوں نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں آخری عشرے کا سنّتِ اعتکاف کرنے کی سعادت پائی، معتکفین میں عرب شریف، متحدہ عرب اَمارات (UAE)، کویت، عُمان، ساؤتھ افریقہ، لیسوتھو، زمبابوے، ماریشس، آسٹریلیا، ناروے، اسپین، فرانس، اٹلی، برطانیہ (UK)، امریکہ (USA)، ہند، نیپال، ملائیشیا، تھائی لینڈ، ترکی اور سی لنکا وغیرہ سے آنے والے اسلامی بھائی بھی شامل تھے۔

بیرونِ ملک: پاکستان کے علاوہ امریکہ (USA)، برطانیہ (UK)، یونان (Greece)، اسپین، جرمنی، ناروے، ہالینڈ، اٹلی، ایران، یوگنڈا، تنزانیہ، کینیا، ملاوی، ماریشس، ساؤتھ افریقہ، موزمبیق، ساؤتھ کوریا، متحدہ عرب اَمارات، عُمّان، سی لنکا، ملائیشیا، بنگلہ دیش، ہند اور نیپال وغیرہ میں بھی 445 مقامات پر رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف ہوا جس میں ہزاروں اسلامی بھائی شریک ہوئے۔

اجتماعی اعتکاف کی مدنی بہاریں اجتماعی اعتکاف کی برکت سے کثیر اسلامی بھائیوں نے باجماعت نمازِ پنجگانہ کی پابندی، عمامہ شریف اور ایک مٹھی داڑھی سجانے اور گناہوں سے بچنے کی نیت کی۔ مَدَنی مذاکروں اور سنّتوں بھرے بیانات میں والدین اور دیگر رشتے داروں کے حقوق کے بارے میں سننے کے بعد بعض اسلامی بھائیوں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے گھر فون کرکے والدین اور بہن بھائی وغیرہ سے گزشتہ غلطیوں کی مُعافی مانگی اور آئندہ حُقُوقُ العباد پورے کرنے کی نیت کی۔ عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں کثیر عاشقانِ رسول کو بعد نمازِ فجر جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عبید رضا عطاری مدنی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے ہاتھوں سر پر عمامہ سجانے کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی۔

اجتماعی اعتکاف کے بعد پاکستان بھر سے 3 دن کے مدنی قافلوں میں 7455 اسلامی بھائیوں، 12 دن کے مدنی قافلوں میں 202 اور ایک ماہ کے مدنی قافلوں میں 142 اسلامی بھائیوں نے سفر کیا۔ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک سے 3 دن کے مدنی قافلوں میں 1914 اور 12 دن کے مدنی قافلوں میں 25 اسلامی بھائیوں نے سفر کیا، جبکہ پاکستان میں 22 مقامات پر مختلف مدنی کورسز کا آغاز بھی ہوا جن میں سے 4 کورسز بابُ المدینہ (کراچی) میں شروع ہوئے اور ان میں 275 اسلامی بھائی شریک ہوئے۔

فضلِ ربّ سے گناہوں کی عادت چُھٹے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلہ **"جواب دیجئے"** میں بذریعہ قرعہ اندازی "**بنت محمد اسلم** (میمن نگر، باب المدینہ، کراچی)" کا نام نکلا، جنہیں مدنی چیک روانہ کردیا گیا۔ جواب بھیجنے والوں میں سے **12 منتخب نام:** (1) میلاد بن حاجی امین (باب المدینہ کراچی) (2) بنتِ عبدالخالق (مانچسٹر، یوکے) (3) محمد رضوان (گوجرانوالہ) (4) محمد اسرار (کشمیر) (5) محمد نعیم عطاری (میرپورخاص) (6) بنتِ عرفان علی (فیصل آباد) (7) غلام عباس (کوئٹہ) (8) محمد ریاض (راولپنڈی) (9) اُمِّ رباب (رحیم یارخان) (10) محمد اطہر (حب چوکی) (11) اویس رضا (پاکپتن) (12) بنتِ عبدالغفور (ننکانہ)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری (Video) اور صوتی (Audio) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات پیش کئے جارہے ہیں۔

دامادِ تاجُ الشّریعہ کے انتقال پر اَمیرِ اَہلِ سنّت کی تعزیت

جانشینِ مفتیِ اعظم ہند، حضور تاجُ الشّریعہ حضرت علّامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری اَزہری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے داماد حضرت علّامہ مولانا مفتی شعیب رضا نعیمی 15 رمضانُ المبارک 1438ھ مطابق 11 جون 2017ء بروز اتوار تقریباً دن بارہ بجے بریلی شریف میں انتقال فرماگئے۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک تعزیتی پیغام کے ذریعے حضور تاجُ الشّریعہ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مرحوم کے بھائی جان حضرت مفتی غلام مصطفٰے نعیمی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی، ان کے شہزادے محمد حمزہ رضا رضوی اور دیگر سوگواروں سے یوں تعزیت کی:

سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے مجھ تک ایک خبر پہنچی ہے کہ حضور تاجُ الشّریعہ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے داماد حضرت علّامہ مولانا مفتی شعیب نعیمی کا انتقال ہوگیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ، یہ آج ہی کی خبر ہے۔ واقعی مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَم یعنی عالِم کی موت ایک عالَم کی موت ہے۔ عام آدمی کے انتقال سے وہ نقصان نہیں ہوتا جو عالِمِ دین کی وفات سے اُمّت کو ہوتا ہے۔ میں ان کے بھائی جان حضرت قبلہ مفتی غلام مصطفٰے نعیمی، ان کے 12 سالہ شہزادے حمزہ رضا، حضور تاجُ الشّریعہ اور دیگر تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے دعا کی:) یَااللہ! پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ! حضرت مولانا مرحوم مفتی شعیب رضا صاحب کو غریقِ رَحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِین! ان کے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرما، یَااللہ! مرحوم کی قبر کو خوابگاہِ بہشت بنا، یَااللہ! مرحوم کی قبر پر رحمت و رضوان کے پھول برسا، پَروَردگار! مرحوم کو بے حساب بخش کر جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، یَااللہ! مرحوم کے جملہ سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مفتی نسیم مصباحی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے بھائی کی عیادت

مفتیِ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ہند، اُستاذ العلماء حضرت علّامہ مولانا مفتی نسیم مصباحی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے بھائی بصیر احمد صاحب کو 14 جون 2017ء مطابق 18 رمضان المبارک کو ہارٹ اٹیک (Heart Attack) ہوا۔ اطلاع ملنے پر شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے عیادت کرتے ہوئے فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مُحسنِ دعوتِ اسلامی الحاج مفتی نسیم مصباحی صاحب جامعہ اشرفیہ اَطَالَ اللہُ عُمُرَکُم، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

آصف خان مدنی ناظم اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ نے ابو محمد طاہر کو اور انہوں نے مجھے پیغام دیا کہ آپ کے بھائی جان بصیر احمد صاحب کو 18 رمضان المبارک کو ہارٹ اٹیک ہوا اور آخری اطلاع تک اَسپتال میں داخل تھے۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے بصیر احمد صاحب کے لئے دعا کی:) یَااللہ! پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ! بصیر احمد صاحب کو شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما۔ یَااللہ! انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، سنّتوں، مَدَنی کاموں، دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرما۔ ان کی بیماریاں دُور کردے، انہیں بیمارِ مدینہ بنادے۔ دَرد دُور کرکے دردِ مدینہ سے مُشَرَّف فرمادے۔ ان کو ان کے سارے گھرانے

کو شاد و آباد پھلتا پھولتا مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے مسکراتا رکھ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بصیر احمد صاحب کو میرا اسلام دیجئے اور میری طرف سے عیادت بھی فرمالیجئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، ماہِ رمضان المبارَک کا صدقہ ان پر کرم کی نظر ہو۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا مُلتَجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رکنِ شوریٰ حاجی رفیع عطاری کے بھائی کی تعزیت

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی محمد رفیع عطاری (اوکاڑہ پنجاب، پاکستان) کے بڑے بھائی جان محمد شفیع کے انتقال پر امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے رکنِ شوریٰ اور دیگر لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا:

ابھی پرچی ملی ہے کہ رکنِ شوریٰ حاجی رفیع عطاری کے بڑے بھائی جان کا آج انتقال ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ میں حاجی رفیع عطاری اور دیگر لواحقین، مرحوم کی آل سے تعزیت کرتا ہوں۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے دعا فرمائی:) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن! یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن! یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن! مرحوم محمد شفیع کو غریقِ رحمت فرما۔ یا اللہ! مرحوم کے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرما۔ یا اللہ! مرحوم کی بے حساب مغفرت فرما۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کی قبر کو جنّت کا باغ بنا، مرحوم کی قبر پر رحمت و رضوان کے پھول برسا۔ یا اللہ! مرحوم کی بے حساب مغفرت کر کے جنّت الفردوس میں انہیں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یا اللہ! مرحوم کے سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مَرحمت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اس کے علاوہ امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے برکت اللہ عطاری مدنی اور مرکز الاولیا لاہور کی اسلامی بہن محبّن اُمِّ ارمان عطاریہ کی بیماری پر اُن سے عیادت فرمائی نیز ایک صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے مُبلِّغۂ دعوتِ اسلامی امّ عائشہ عطاریہ کی عیادت بھی فرمائی۔

خوشخبری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ایک نیا سلسلہ بنام "فیضانِ جامعۃ المدینہ" شروع کرنے کی نیّت ہے، جس میں جامعات المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے مدنی اسلامی بھائیوں، مدنیّہ اسلامی بہنوں، تخصص (فقہ، عربی، انگریزی) اور دورۂ حدیث شریف کے طلبہ و طالبات کے 2 منتخب مضامین شائع ہوں گے اور انہیں 1200 روپے کا مدنی چیک بھی پیش کیا جائے گا۔

(11 مضمون نگاروں کے نام شائع بھی کئے جائیں گے۔)

موضوع (ذوالحجہ / ستمبر): (1) قناعت، (2) شکر

مضمون ان مدنی پھولوں کے مطابق ہونا ضروری ہے:

(1) مواد مستند اور حتَّی الامکان نیا ہو (2) شخصیت، جگہ اور مشکل الفاظ پر اعراب کا التزام کیجئے (3) تخریج میں مکمل حوالہ دیجئے (4) مضمون 313 الفاظ سے زائد نہ ہو (5) مضمون کے ساتھ مکمل نام و ایڈریس اور موبائل نمبر ضرور بھیجئے (مزید مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کیجئے)

مضمون بھیجنے کا پتا: مکتب "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" عالمی مدنی مرکز، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ، کراچی

ای میل: mahnama@dawateislami.net

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 5 ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

(1) **مولانا محمد مشتاق حسین قادری** (امام و مدرس جامع مسجد محمدیہ حنفیہ غوثیہ، مظفر آباد، کشمیر) **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** میں دنیا بھر میں نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور علمِ شریعت کو عام کرنے کے لئے خُصوصی طور پر دلوں میں مَحبّتِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل واحد اور منفرد مجلّہ ہے۔ (2) **مفتی منیر احمد سعیدی** (جامعہ قادریہ طیبہ سیکٹر 15.D اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی) **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قراٰن و سُنّت کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی زندگی کے ہر شعبے میں دین کی خدمات اور خَلقِ خدا کی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہے۔ **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** جاری فرما کر علما کے ساتھ ساتھ عوام کی رہنمائی کا بھی بہت اچھا ذریعہ مقرر فرمایا ہے۔ (3) **پروفیسر ڈاکٹر مفتی محمد ظفر اقبال جلالی** (پرنسپل و شیخ الحدیث جامعہ اسلام آباد و سربراہ شرعی بورڈ پاکستان) **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** موصول ہوا جسے دیکھ کر دل بہت مَسرور ہوا، دعوتِ اسلامی کی ہر میدان میں کوششیں قابلِ تعریف بھی ہیں اور قابلِ سَتائش بھی۔ **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** دعوتِ اسلامی کی قابلِ تعریف کاوِش ہے اور بلا شک و شُبہ علمِ دین کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اس ماہنامہ میں مختلف موضوعات پر مختصر مگر جامع انداز میں مواد پیش کیا گیا ہے اور وہ بھی عام فہم انداز میں۔ جس سے عوام النّاس کو بڑی آسانی ہے اپنے عقائد و نظریات کی پختگی، اعمال کی درستگی اور احوال کی اصلاح ممکن بناسکتے ہیں۔ (4) **علامہ عبد الحلیم نقشبندی** (مہتمم و ناظم اعلیٰ جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ چکوال، پنجاب پاکستان) **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** موصول ہوا پڑھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ اس ماہنامہ میں مختلف مَضَامین ہیں جن میں دار الافتاء اہلسنت، محدّثِ اعظم پاکستان، امامِ اعظم ابو حنیفہ کے فقہی کارنامے اور دیگر عنوانات بھی موجود ہیں اس کے پڑھنے سے علمی و تحقیقی فِکر اُجاگر ہوئی ہیں اور اس **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے ذریعے معلومات میں اضافہ ہوگا۔

اسلامی بھائیوں کے تأثرات (اقتباسات)

(5) میں نے پہلی بار **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کا شمارہ مئی 2017ء پڑھا ہے، بہت متأثر ہوا تمام مضامین بہت اچھے اور توجّہ طلب ہیں۔ (میاں محمد زاہد، میانوالی) (6) **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کی اِشاعت بہت اچھا اِقدام ہے۔ عِلمی طور پر بڑا مفید ہے کہ ہر چیز باحوالہ ہے، سارے سلسلے بہت پیارے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں خصوصاً "کیسا ہونا چاہئے؟" سلسلہ بہت ہی اچھا لگا اس کو مزید جاری رکھیں۔ (قاری اللہ بخش فاروقی عطاری، میلسی) (7) **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** مارچ سے پڑھ رہا ہوں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ بہت پیاری کوشش ہے مَاشَآءَاللہ۔ (محمد ساجد عطاری، سردار آباد (فیصل آباد))

اسلامی بہنوں کے تأثرات (اقتباسات)

(8) **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** بہت دلچسپ اور عِلم و حکمت کا بھرپور خزانہ ہے یہ ماہنامہ ایسے عُنوانات سے سجایا گیا ہے کہ آج کے پُر فتن دور میں جس کی ضرورت تھی۔ (ام برہان عطاریہ، باب المدینہ) (9) **"ماہنامہ فیضان مدینہ"** کی مثال ایک پھول کی طرح ہے کہ ہر شعبے سے تعلق رکھنے والا شخص اس کی خُوشبو (علم) سے مُستفیض ہو کر اپنے لئے راحت کا سامان کر سکتا ہے۔ (بنتِ جمیل عطاریہ) (10) **"ماہنامہ**

فیضانِ مدینہ“ کی تو کیا بات ہے اس کی تشریف آوری سے پہلے دوسرے ماہنامے آتے تھے مگر اب صرف ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا انتظار رہتا ہے۔ (بنتِ نور محمد عطاریہ، باب الاسلام، سندھ)

آپ کے سُوالات کے جوابات

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے خاص طور پر جمعہ میں اگلی صَف میں نابالغ سمجھ دار بچہ ہو تو جو اس کے پیچھے نمازی کھڑے نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا ان کی نماز ہو جائے گی؟

سائل: قاری ماہنامہ فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

سمجھدار نابالغ بچوں کی صف مَردوں کی صف سے پیچھے بنانے کا حکم ہے تاہم اگر کوئی سمجھدار نابالغ ایک بچہ مَردوں کی صف میں کھڑا ہو جاتا ہے تو اس سے اس صف میں موجود یا اس بچے کے بالکل پیچھے پچھلی صف کے نمازی کی نماز میں کچھ اثر نہیں پڑتا اور ایسے ایک بچے کو مَردوں کی صف میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے۔ امامِ اَہلِ سنّت اعلیٰ حضرت الشّاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن اس ضِمن میں اپنے ایک فتوے میں کلام کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”اور یہ بھی کوئی ضروری اَمر نہیں کہ وہ صف کے بائیں ہی ہاتھ کو کھڑا ہو علماء اسے صف میں آنے اور مَردوں کے درمیان کھڑے ہونے کی صاف اجازت دیتے ہیں۔ درمختار میں ہے: ”لَوۡ وَاحِداً دَخَلَ فِی الصَّفِّ۔“ (یعنی اگر بچہ اکیلا ہو تو صف میں داخل ہو جائے۔ مترجم) مراقی الفلاح میں ہے: ”اِنۡ لَمۡ یَکُنۡ جَمۡعٌ مِنَ الصِّبۡیَانِ یَقُوۡمُ الصَّبِیُّ بَیۡنَ الرِّجَالِ“ (اگر بچے زیادہ نہ ہوں تو بچہ مَردوں کے درمیان کھڑا ہو جائے۔ مترجم) بَعض بے عِلم جو یہ ظُلم کرتے ہیں کہ لڑکا پہلے سے داخِلِ نماز ہے، اب یہ آئے تو اسے نیت بندھا ہوا ہٹا کر کنارے کر دیتے اور خود بیچ میں کھڑے ہو جاتے ہیں یہ محض جہالت ہے، اسی طرح یہ خیال کہ لڑکا برابر کھڑا ہو تو مرد کی نماز نہ ہوگی غلط و خطا ہے جس کی کچھ اصل نہیں۔ فتح القدیر میں ہے: ”اَمَّا مُحَاذَاۃُ الۡاَمۡرَدِ فَصَرَّحَ الۡکُلُّ بِعَدَمِ اِفۡسَادِہٖ اِلَّا مَنۡ شَذَّ وَلَا مُتَمَسَّکَ لَہٗ فِی الرِّوَایَۃِ کَمَا صَرَّحُوۡا بِہٖ وَلَا فِی الدِّرَایَۃِ۔“ (بے ریش بچے کے مُحاذِی ہونے پر تمام علماء نے تصریح کی ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی مگر شاذ طور پر کوئی فسادِ نماز کا قائل ہے اور اس کے لئے کوئی دلیل نہ روایت میں ہے جیسا کہ فقہانے اس کی تصریح کی ہے اور نہ ہی درایت میں ہے۔ مترجم) وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعۡلَمُ وعِلۡمُہٗ جَلَّ مَجۡدُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَم۔ (فتاویٰ رضویہ، 51/7)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیب
عبدہ المذنب ابوالحسن فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری	ابوالحسن جمیل احمد غوری العطاری المدنی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ گھر میں اسلامی کتابیں موجود ہوں مثلاً کسی نے گھر میں مدنی لائبریری بنائی اور وہ کتابیں اتنی ہیں کہ زکوٰۃ کے نصاب تک ان کی مالیت پہنچ گئی تو کیا ان کتابوں پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

صرف تین قسم کے اَموال پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے: (1) ثَمن یعنی سونا چاندی تمام مُمالک کی کرنسی اور بانڈز بھی اسی میں شامل ہیں (2) مالِ تجارت (3) اور چرائی کے جانور۔

صورتِ مَسئولہ میں وہ اِسلامی کتابیں جیسا کہ مالِ تجارت نہیں ہیں یعنی اُن کو بیچنے کی نیت سے خریدا نہیں گیا ہے، تو اُن کتابوں پر زکوٰۃ اصلاً واجب نہیں چاہے وہ لاکھوں کی مالیت ہی کی کیوں نہ ہوں۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

دوسری اور آخری قسط

ساس کو کیسا ہونا چاہئے؟

آصف جہانزیب عطاری مدنی

6 جس طرح ماں کے اپنے بیٹے پر حقوق ہوتے ہیں اسی طرح بیوی کے بھی کچھ حقوق اپنے شوہر پر ہوتے ہیں، لہٰذا جب بیٹا ماں کے حقوق پورے کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی بیوی کا بھی خیال رکھے اور اس کی ضروریات پوری کرے تو ساس کا اس پر ناراض ہونا، اپنے ہی بیٹے کو کوسنا، "جورو (بیوی) کا غلام"، "ماں کا نافرمان" ہونے کے طعنے دینا مناسب نہیں، اگر ساس ایسے موقع پر خود کو بہو کی جگہ رکھ کر سوچے تو شاید اسے اپنے رَوَیّے پر شرمندگی ہو۔ 7 اگر بیٹے کا بیوی کی طرف جھکاؤ زیادہ محسوس ہو تو بہو کے بارے میں بدگُمانی نہ کرے کہ اس نے میرے بیٹے پر جادو ٹونہ کروا دیا ہے، یاد رہے کہ بِلاثُبوتِ شَرعی کسی کے بارے میں بدگُمانی کرنا جائز نہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! بہت گُمانوں سے بچو بے شک کوئی گُمان گُناہ ہوجاتا ہے۔ (پ26، الحجرات: 12) بدگُمانی کی آفت دیکھتے ہی دیکھتے گھر کی خوشیاں کھا جاتی ہے، ایک دوسرے کے بارے میں حُسنِ ظن رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر خوشیوں کا گلشن بن جائے گا۔ 8 ساس کو چاہئے کہ بیٹے کی غیر موجودگی میں بھی بہو سے نرمی و پیار سے گفتگو کرے، پریشانی میں اس کی ڈھارس بندھائے، اس کی خوشیوں میں شریک ہو، الغرض اسے ایسی اپنائیت دے کہ بہو اسے اپنی خیر خواہ اور ہمدرد سمجھے۔ 9 لڑکی کے والدین کی عُموماً خواہش ہوتی ہے کہ ان کی بیٹی خوشی غمی میں ان کے ساتھ شریک ہو، ایسے میں بہو پر بِلاوجہ پابندی لگا دینا اور اسے والدین کے پاس جانے سے روک دینا دونوں خاندانوں میں رنجش (ناراضی) کا باعث بن جاتا ہے، ساس کو چاہئے کہ وہ موقع کی نزاکت کو سمجھے اور تنگ دلی سے کام نہ لے بلکہ بہو کے میکے کی خوشی و غمی میں حسبِ موقع خود بھی شریک ہو۔ 10 لڑکی کا گھر بسانے میں لڑکے کی ساس (یعنی لڑکی کی ماں) کا کردار بھی نہایت اہم ہے، وہ اپنی بیٹی کی ایسی تربیَت کرے کہ وہ شادی کے بعد اچّھی بیوی اور بہو ثابت ہوسکے۔ بیٹی بیاہنے کے بعد سُسرال والوں کے خلاف اس کے کان بھرنا، چالبازیاں سِکھانا، داماد کو اس کے والدین سے بلاوجہ جُدا ہونے کے مشورے اور بے جا مطالبات بیٹی کی زندگی میں زہر گھول سکتے ہیں۔ 11 ساس چاہے لڑکے کی ہو یا لڑکی کی دونوں کو اپنی ذِمّہ داریوں کا خوب احساس ہونا چاہئے، کیونکہ اپنی اولاد کے گھر کو خوشیوں کا گہوارہ یا پریشانیوں کی آماجگاہ بنانا ان کے ہاتھ میں بھی ہے چنانچہ اگر ان کے رویّے میں تَلْخی، بداَخلاقی، بے مُرَوَّتی، زبان درازی ہوئی تو ان کی اولاد کا گھریلو سکون برباد ہوسکتا ہے اور اگر ان کے برتاؤ میں محبت، ہمدردی، حُسنِ اَخلاق اور نرمی ہوئی تو دونوں گھرانوں کا بھلا ہوگا۔

گھر بَسانے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز کرنا، غلطیوں سے دَرگُزر کرنا، گفتگو میں احتیاط کرنا اور پریشانی میں صَبْر، برداشت اور حکمتِ عملی سے کام لینا بہت ضَروری ہے۔ آپ خوش رہنا چاہتے ہیں تو دوسروں کو بھی خوش رکھنے کی کوشش کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کے گھروں کو امن کا گہوارہ بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سُنّت اور حِکمت

مہمان نوازی کے آداب

محمد آصف خان عطاری مدنی

مہمان نوازی نہ صرف ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتِ مُبارکہ ہے بلکہ دیگر انبیائے کِرام علٰی نَبِیِّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسَّلام کا طریقہ بھی ہے چنانچہ ابو الضِّیفان حضرتِ سیّدُنا اِبراہیم خلیلُ اللہ علیہ السَّلام بہت ہی مہمان نواز تھے اور بغیر مہمان کے کھانا تَناوُل نہ فرماتے (یعنی نہ کھاتے) تھے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس گھر میں مہمان ہو اُس میں خیر و برکت اُونٹ کی کوہان سے گرنے والی چُھری سے بھی تیز آتی ہے۔ (ابن ماجہ، 4/51، حدیث: 3356) **مہمان نوازی کی نیّتیں** ❁ رِضائے اِلٰہی کیلئے مہمان نوازی کرتے ہوئے پُرتَپاک ملاقات کے ساتھ ساتھ خوش دِلی سے کھانا یا چائے وغیرہ پیش کروں گا ❁ مہمان سے خدمت نہیں لوں گا ❁ اِتّباعِ سُنّت میں مہمان کو دروازے تک رُخصت کرنے جاؤں گا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص11) **سُنّتیں، آداب اور حکمتیں** ❁ جب مہمان آئے تو اُس کی خدمت کرے، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مہمان نوازی کرنے والے کو عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔ (تمہید الفرش، ص18) ❁ مہمان نوازی میں جلدی کی جائے کہ یہاں جلدی کرنا شیطانی کام نہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 8/82، رقم: 11437) ❁ جب مہمان آئے تو اُس کی خدمت میں تنگ دِلی کا مُظاہرہ نہ کرے کہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب کسی کے یہاں مہمان آتا ہے تو اپنا رِزْق لے کر آتا ہے اور جب اُس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحِبِ خانہ کے گُناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔ (کنز العمال، جز9، 5/107، حدیث: 25831) ❁ جب مہمان کم ہوں تو میزبان کو چاہئے کہ مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا کھائے۔ **حکمت** اِس سے اُن کی دل جوئی ہوگی۔ قُوتُ القُلوب میں ہے: جو شخص اپنے بھائیوں کے ساتھ کھاتا ہے اُس سے حساب نہ ہوگا۔ (قوت القلوب، 2/306) ❁ میزبان کے لئے مُسْتَحَب ہے کہ کھانے کے دوران کبھی کبھار بلا اِصرار مہمان سے کہے: اور کھائیے! **حکمت** یوں مہمان زیادہ رغبت اور مزے سے کھاتا ہے لیکن اِس میں اِصرار کرنا بُرا ہے۔ (بستان العارفین، ص61) ❁ مہمان جب جانے کی اجازت مانگے تو میزبان اُسے روکنے کے لئے اِصرار نہ کرے۔ **حکمت** ہوسکتا ہے مہمان کوئی ضَروری کام چھوڑ کر آیا ہو، زبردستی روک لینے کی صورت میں اُس کا نقصان ہوسکتا ہے۔ حضرتِ سیّدُنا اِمام محمد بن سِیرین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اپنے بھائی کا اِحترام اِس طرح نہ کرو کہ اُسے بُرا معلوم ہو۔ (بستان العارفین، ص61) ❁ میزبان پر لازم ہے کہ دعوت کی جگہ یا کہیں اور بھی گانے باجے وغیرہ کا اِہتمام ہرگز ہرگز نہ کرے کہ یہ گناہ کے ساتھ ساتھ مذہبی مہمانوں کی شرکت میں بھی رُکاوٹ بنے گا۔ ❁ جب کھاکر فارغ ہوں تو مہمانوں کے ہاتھ دُھلائے جائیں۔ ❁ ایک ہی دسترخوان پر امیروں اور غریبوں کو ایک جیسا کھانا پیش کرنا چاہئے۔ **مہمان کے لئے مَدَنی پھول** مہمان پر چار باتیں لازم ہیں: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے (2) میزبان کی اِجازت کے بغیر وہاں سے نہ اُٹھے (3) جو کچھ پیش کیا جائے اُس پر راضی رہے (4) جب واپس جائے تو میزبان کے لئے دُعا کرے۔

(عالمگیری، 5/344)

پھلوں اور سبزیوں کے فوائد

اعجاز نواز عطاری مدنی

فالسہ اور پالک

فالسہ (GREWIA ASIATICA) اور اُس کے فوائد

فالسہ موسم گرما کا ایک مفید پھل ہے، اِسے نمک یا مصالحہ وغیرہ لگا کر ویسے بھی کھایا جاتا ہے اور اِس کا جوس بنا کر بھی پیا جاتا ہے۔ فالسے کے کثیر فوائد ہیں۔ چند فوائد مُلاحظہ کیجئے:

❁ فالسہ گرمی کی شدّت سے محفوظ رہنے اور پیاس بجھانے کا اَہم ذریعہ ہے، خُصوصاً لُو (Heat Stroke) لگنے کی صورت میں بہت مفید ہے۔ ❁ فالسہ معدہ و جگر کو تقویت دیتا اور جسم سے گرمی کا اِخراج کرتا ہے۔ ❁ معدے کی گرمی، سینے کی جَلن، مسوڑھوں سے خون آنے کے مرض میں بھی مفید ہے۔ ❁ فالسہ دَست (Motion)، قے (Vomiting) اور ہچکی (Hiccup) دُور کرتا ہے۔ ❁ فالسے کا شربت دِل و دِماغ کو فرحت بخشتا ہے۔ ❁ فالسہ خون و دِل کے اَمراض دُور کرنے کی بھی تاثیر رکھتا ہے۔ ❁ پیشاب کی سوزش ختم کرتا ہے۔ ❁ گرمی کے بخار میں مفید ہے۔ ❁ پھوڑے پھنسیوں پر فالسے کے پتّے رگڑ کر لگانا مفید ہے۔ (مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ) ❁ فالسے کے پھول بلڈ پریشر (Blood pressure) سے حفاظت، دل (Heart)، مِعدہ (Mode)، جگر (Liver) کو طاقت دینے، جلن، سوزاک کو دُور کرنے، دل و دماغ کو فرحت بخشنے، دَست اور قے کو روکنے، ہچکی اور تپِ دِق (Tuberculosis) کو دُور کرنے، پیشاب کو صاف کرنے میں مفید ہیں۔ (پھلوں، پھولوں اور سبزیوں سے علاج، ص126)

اِحتیاط کچّے اور تُرش فالسے کا اِستعمال گلے وغیرہ کیلئے نقصان دہ ہے، لہٰذا ہمیشہ پکا ہوا اور میٹھا فالسہ کھانا چاہئے۔

پالک (Spinach) اور اُس کے فوائد

ماہرین کے مطابق پالک سب سے پہلے عَربوں نے فصل کے طور پر کاشت کی، پھر یہ تمام دنیا میں پھیل گئی۔ پالک کا مزاج سَرد تَر ہے، سَرد علاقوں میں خوب پھلتی پھولتی ہے۔ اِسے بطورِ سالن آلو پالک، پالک گوشت وغیرہ کے طور پر پکایا جاتا اور پکوڑوں سموسوں میں بھی ڈالا جاتا ہے، بعض حکما کے نزدیک کشتۂ فولاد اِتنی طاقت فراہم نہیں کرتا جتنا کہ پالک کا مسلسل استعمال فراہم کرتا ہے۔ پالک میں نمکیات، تانبا، فولاد، وٹامنز A، B، C، H، P بکثرت ہوتے ہیں۔ (سبزیوں سے علاج، ص69-70) چند فوائد مُلاحظہ کیجئے:

❁ پالک ایک قبض کُشا سبزی ہے۔ ❁ پیاس میں مفید ہے۔ ❁ پیشاب آور ہے، جگر کی کمزوری دور کرتی ہے۔ ❁ حامِلہ عورتوں کیلئے بہت مفید ہے۔ ❁ قوّتِ بینائی کو بھی تیز کرتی ہے۔ ❁ پٹھوں (Muscles) کو ناکارہ ہونے سے بچاتی ہے۔ (علاج بالغذا، ص184) ❁ جگر کی گرمی، جسم میں دَرد، خُصوصاً ہڈّیوں میں دَرد، یا چوٹ کی وجہ سے درد ہو تو پالک کا سوپ وقفے وقفے سے پینا مفید ہے۔ (سبزیوں سے علاج، ص70)

اِحتیاط گٹھیا، پتھری، یورِک ایسڈ (Uric Acid) اور جگر کی بیماریوں میں مبتلا افراد پالک سے پرہیز کریں۔

(علاج بالغذا، ص185، آدابِ طعام، ص626)

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کریں۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علما و مشائخ کی خدمات میں حاضری تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نہ صرف عام مسلمانوں بلکہ شخصیات (VIP'S) میں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کوشاں ہے نیز علما و مشائخ اہلِ سنّت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں سے متعارف کرواکر دعائیں لینے کا بھی سلسلہ رہتا ہے۔ گزشتہ مہینے دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماوالمشائخ کے ذمہ داران اور دیگر اسلامی بھائیوں نے تقریباً 1375 علمائے کرام و مشائخ عظام اور مساجد کے ائمۂ کرام سے ملاقات کرنے کی سعادت پائی جن میں سے چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: **بلوچستان (پاکستان) کے** ◆ مولانا عطا محمد قادری (جامعہ خلیلیہ رضویہ، خضدار) **پنجاب (پاکستان) کے** ◆ صاحبزادہ محمد ابوبکر حیدر قادری رضوی (دارالعلوم غوثیہ رضویہ کدھر شریف ضلع منڈی بہاؤالدین) ◆ صاحبزادہ مفتی نعیم اللہ نعیمی (دارالعلوم حنفیہ غوثیہ رضویہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات) ◆ مفتی محمد عبدالحلیم نقشبندی (جامعہ انوارالاسلام غوثیہ رضویہ، چکوال) ◆ صاحبزادہ پیر عمار سعید (مہتمم دارالعلوم سلیمانیہ رضویہ مانگٹ شریف ضلع منڈی بہاؤالدین) ◆ مولانا عبدالرحمٰن نقشبندی نعیمی (مدرسہ قاسمیہ زاہدیہ ضلع منڈی بہاؤالدین) ◆ مولانا محمد رمضان فیضی (جامعہ حنفیہ انوارِ مدینہ، مدینۃ الاولیا ملتان)۔ **خیبر پختون خواہ (پاکستان) کے** ◆ مولانا اسماعیل قادری (خطیب جامع مسجد غوثیہ رحمت آباد ایبٹ آباد) ◆ مولانا سلطان عالم چشتی (جامعہ فیض القراٰن رحمت آباد، ایبٹ آباد) ◆ مولانا منصور رحمان (خطیب جامع مسجد امیر حمزہ سبز پور ہری پور) ◆ پیر عارف سلطان (سبز پور ہری پور) ◆ مولانا سید مقبول قریشی (جامعہ اویسیہ سبز پور ہری پور) ◆ استاذ العلما مفتی محمد ایوب ہزاروی (جامعہ رحمانیہ سبز پور ہری پور)۔ **باب الاسلام، سندھ (پاکستان) کے** ◆ مولانا قاری مقبول حسین اختر القادری (دارالعلوم شمع الاسلام زم زم نگر حیدر آباد)

جامعۃ المدینہ کے دستارِ فضیلت اجتماعات 4 جولائی 2017ء مطابق 10 شوّال المکرم 1438ھ بروز منگل بعد نمازِ عشا عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) سمیت زم زم نگر حیدرآباد، مدینۃ الاولیا (ملتان)، مرکز الاولیا (لاہور)، سردارآباد (فیصل آباد) اور پاکستان کے دارالحکومت (Capital) اسلام آباد میں دستارِ فضیلت اجتماعات کا سلسلہ ہوا۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں مدنی مذاکرہ فرمایا جس میں مذکورہ پانچوں شہروں میں جمع ہونے والے اسلامی بھائی بھی بذریعہ مدنی چینل شریک ہوئے۔ بعد ازاں دعوتِ اسلامی کے درسِ نظامی (عالم کورس) کروانے والے ادارے "**جامعۃ المدینہ**" سے فارغ التحصیل ہونے والے 376 طلبائے کرام کی دستارِ فضیلت (اساتذہ و ذمہ داران کے ہاتھوں سر پر عمامہ سجانے) کا سلسلہ ہوا۔ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) سے فارغ التحصیل ہونے والے 119 اسلامی بھائیوں کی دستار بندی شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دورۂ حدیث کے اساتذہ نے فرمائی۔

دستارِ فضیلت اجتماعات میں علماو مشائخ کرام کی شرکت ان دستارِ فضیلت اجتماعات میں 95 سے زائد علماو مشائخ و ائمۂ کرام نے شرکت فرمائی جن میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں: **سردارآباد (فیصل آباد) میں:** ◆ مولانا سعید قمر سیالوی (جامعہ رضویہ مظہر الاسلام) ◆ مولانا غلام مرتضیٰ عطائی (جامعہ امینیہ رضویہ، محمد پورہ) **مرکز الاولیا، لاہور میں:** ◆ مولانا خضر الاسلام نقشبندی (صدر بازار، لاہور کینٹ) ◆ مولانا رضاءُ المصطفیٰ نقشبندی (مہتمم جامعہ رسولیہ شیرازیہ) ◆ مفتی عمران حنفی قادری (دارالافتا جامعہ نعیمیہ

⬟ مولانا صاحبزادہ معاذالمصطفٰی قادری(آستانہ عالیہ شاہ پور، لاہور)۔ **زم زم نگر حیدرآباد میں:** ⬟ مولانا اصغر صادق(امام وخطیب بسم اللہ مسجد) ⬟ مولانا پروفیسر محمد شریف (امام وخطیب دربار عالیہ سخی سلطان عبدالوھاب شاہ جیلانی)، مولانا ڈاکٹر شاہد بیگ۔ **مدینۃ الاولیا ملتان میں:** ⬟ شیخ الحدیث مولانا قاری محمد میاں نوازی (جامعہ کاظمیہ ضیاء الاسلام)۔ **دستارِ فضیلت اجتماعات میں شریک ہونے والی شخصیات** **مرکزالاولیا(لاہور)میں:** ⬟ عبدالوحید(MNA)، میاں اسلم(MPA)، عبدالقیوم(چیئر مین انجمن آرائیں)۔ **اسلام آباد میں:** FPSC(Federal Public Service Commission) کے ڈائریکٹر حشمت علی، ڈپٹی ڈائریکٹر خان محمد، جوائنٹ ڈائریکٹر تسنیم نواز نیز کاروباری شخصیت فیصل شاہ ہمدانی وغیرہ۔ **مدنی مراکز میں شخصیات کی آمد** مدنی مرکز فیضانِ مدینہ قلّات میں مفتی عبد الوقار حلیمی (جامعہ غوث اعظم، قلات) اور پیر سید شجاع الحق نقشبندی (جامعہ فیضان سنان بن سلمی، خضدار) کی تشریف آوری ہوئی ⬟ چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں (MPA)، عامر سلطان چیمہ(MPA) انوار الحق طور(ایکسیئن محکمہ ہیلتھ اینڈ انجینئرنگ) چودھری اشرف گجر(چیئرمین میونسپل کارپوریشن) اور دیگر شخصیات کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گلزارِ طیبہ (سرگودھا) آمد کا سلسلہ ہوا ⬟ سینیٹر سلیم ضیاء، علی اکبر گجر، فیصل عبداللہ (SSP)، اور ممتاز مانیکا(ASP) نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ستائیسویں شب کے اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کی۔ **شخصیات اعتکاف کی مدنی خبر** دعوتِ اسلامی کے تحت جامع مسجد الرحمٰن سیکٹر G-9/2 اسلام آباد میں شخصیات (VIP'S) کے لئے اجتماعی اعتکاف کا سلسلہ ہوا جس میں تقریباً 40 شخصیات نے اعتکاف کی سعادت پائی اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن اور نگرانِ مجلسِ رابطہ(دعوتِ اسلامی) نے ان کی تربیت فرمائی۔ دورانِ اعتکاف رکنِ شوریٰ اور معتکفین سے ملاقات کے لئے بھی وقتاً فوقتاً شخصیات کی آمد کا سلسلہ رہا جنہوں نے جزوی طور پر اعتکاف کے مختلف حلقوں میں شرکت کی سعادت بھی پائی، چند شخصیات کے نام ملاحظہ فرمائیں: ⬟ فیصل کریم کنڈی(سابق ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی) ⬟ غلام سرور خان (MNA) ⬟ آصف محمود(MPA) ⬟ سید ارشاد احمد(سینیئر تجزیہ کار) ⬟ ندیم احمد(نجی چینل کے ٹیکنیکل مینجر) ⬟ محمد فاروق (کوآرڈینیٹر، پنجاب ریسکیو1122) ⬟ مقصود احمد(ڈپٹی سیکریٹری ایڈمن وزارت پیٹرولیم) ⬟ طارق ورک(صحافی) ⬟ آصف کیانی(صحافی) ⬟ فاروق اعوان (سابق مشیر) ⬟ کرنل ریٹائرڈ امجد صابر ⬟ ہارون نون ⬟ خورشید خان (ڈپٹی سیکریٹری وزارت داخلہ) ⬟ فراز ملک (ڈائریکٹر CDA) ⬟ خلیق احمد (جوائنٹ سیکریٹری پارلیمنٹ ہاؤس) ⬟ کامران مجید (ڈائریکٹر OGRA) اور دیگر شخصیات۔ **شخصیات سے ملاقات** نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے گزشتہ ماہ جن شخصیات سے ملاقات کرکے ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور مکتبۃ المدینہ کی دیگر مطبوعات پیش کیں ان میں سے منتخب حضرات کے نام درج ذیل ہیں: ⬟ چودھری محمد اعجاز ورک (سابقہ MNA) ⬟ چودھری عابد شیر علی (وفاقی وزیر پانی و بجلی) ⬟ طاہر جمیل(MNA) ⬟ چودھری فقیر حسین ڈوگر(پارلیمانی سیکریٹری جیل خانہ جات MPA) ⬟ عباس خان آفریدی(سینیٹر) ⬟ FPSC (Federal Public Service Commission) کے عہدیداران: ⬟ امیر احمد ⬟ محمد فاروق ⬟ خالد محمود ⬟ بشیر احمد ⬟ صفدر حسین ⬟ محمد خان اور محمد رفعت ⬟ محمد حسن افتخار(DSP چمن عطار چنیوٹ) ⬟ طارق خان نیازی(ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر چمن عطار چنیوٹ) ⬟ حسن اسد علوی(DPO اوکاڑہ) ⬟ خالد محمود آرائیں (چیئرمین میونسپل کمیٹی چنیوٹ) ⬟ کرنل ریٹائرڈ سلیم عطاری ⬟ اویس رضی(صحافی، مرکزالاولیا، لاہور) و سیکشن آفیسرز ⬟ ساجد حسین عباسی ⬟ محمد اقبال ⬟ سیکشن آفیسر سیّد زوار حیدر ⬟ محمد اعظم خان ⬟ شیخ محمد عمر فاروق ⬟ محمد سلیم اللہ ⬟ محمد سلمان ⬟ امتیاز حسین ⬟ سعید احمد چوہدری ⬟ محمد قربان علی وغیرہ۔

اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

سنتوں بھرے اجتماعات انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد اور پنجاب یونیورسٹی مرکز الاولیا(لاہور) میں افطار اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں پروفیشنل ٹیچرز، اکاؤنٹنٹس، ڈاکٹرز، انجینیئرز اور طلبہ کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔ دونوں مقامات پر رکنِ شوریٰ نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے اسلامی بھائیوں کو دعوتِ اسلامی کے تحت سنتِ اعتکاف کرنے کا ذہن دیا اور پھر ملاقات بھی فرمائی ❋ دعوتِ اسلامی کی مجلس تاجران کے تحت لاہور چیمبر آف کامرس میں تاجر اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ نے سنتوں بھرا بیان فرمایا، کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے ❋ مجلس ڈاکٹرز کے تحت مرکز الاولیا (لاہور) کی کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی(King Adward Medical University) میں عظیم الشان سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں رکنِ شوریٰ نے بیان فرمایا۔ پروفیسرز، ڈاکٹرز اور میڈیکل اسٹوڈنٹس کی کثیر تعداد نے شرکت کی سعادت پائی، رکنِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں سے ملاقات بھی فرمائی ❋ مجلسِ رابطہ (دعوتِ اسلامی) کے تحت اوکاڑہ پولیس لائن میں افطار اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں محکمۂ پولیس سے وابستہ کثیر اسلامی بھائیوں نے شرکت فرمائی اور رمضان المبارک کے آخری عشرے میں سنتِ اعتکاف کی نیت بھی کی۔ **مدنی حلقہ** پنڈی گھیپ (ضلع اٹک، پنجاب) پاکستان کے ایک نجی بینک میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا۔ **مجلس خصوصی اسلامی بھائی کی کاوشیں** پاکستان میں 7 مقامات پر دعوتِ اسلامی کے تحت خصوصی (گونگے، بہرے اور نابینا) اسلامی بھائیوں کے لئے باقاعدہ پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف کا سلسلہ ہوا۔ گزشتہ تین مہینے میں خصوصی اسلامی بھائیوں کے پندرہ 15 مدنی قافلوں نے 3 دن کے لئے راہِ خدا میں سفر اختیار کیا ہے۔ ملک و بیرونِ ملک ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں خصوصی اسلامی بھائی بھی شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں جبکہ پاکستان میں 70 مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات میں خصوصی اسلامی بھائیوں کے لئے حلقے لگائے جاتے ہیں۔ پچھلے تین مہینے میں 6 مقامات پر خصوصی اسلامی بھائیوں کے 12 دن کے مدنی تربیتی کورس ہوئے۔ خصوصی اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مبلغینِ دعوتِ اسلامی قفلِ مدینہ کورس کرکے اشاروں کی زبان سیکھتے ہیں۔ عید الفطر 1438ھ کی چاند رات سے پاکستان کے چار شہروں (باب المدینہ کراچی، مدینۃ الاولیا ملتان، مرکز الاولیا لاہور، سردار آباد فیصل آباد) میں قفلِ مدینہ کورس شروع ہوئے۔ **جشنِ ولادتِ امیرِ اہلِ سنت** شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ولادت 26 رمضان المبارک 1369ھ مطابق 12 جولائی 1950ء بروز بدھ باب المدینہ کراچی میں ہوئی۔ ہر سال رمضان المبارک کی 26 ویں شب جشنِ ولادتِ امیرِ اہلِ سنّت کی خوشی میں اجتماعاتِ ذکر و نعت کا سلسلہ ہوتا ہے۔ ملک اور بیرونِ ملک سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں مختلف نیک اعمال مثلاً نماز، روزہ، تلاوتِ قراٰنِ پاک اور ذِکر و درود وغیرہ کے ثواب کا تحفہ پیش کرتے ہیں نیز متعدد اِسلامی بھائی امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ولادت کے موقع پر نمازوں کی پابندی، ایک مٹھی داڑھی رکھنے، عمامہ شریف سجانے اور مدنی قافلوں میں سفر وغیرہ کی نیتیں کرتے ہیں۔ اس سال جشنِ ولادتِ امیرِ اہلِ سنت کے موقع پر تقریباً 100636 (ایک لاکھ چھ سو چھتیس) قراٰنِ پاک، 343451 (تین لاکھ تینتالیس ہزار چار سو اکاون) سورۂ یٰس، کروڑوں ذکر اللہ، کلمۂ طیبہ آیتِ کریمہ وغیرہ، ایک ارب اکتالیس کروڑ دس لاکھ پچھتر ہزار پانچ سو پندرہ درود شریف، بڑی تعداد میں حج و عمرہ وغیرہ

نیک اعمال کا ثواب نیز کثیر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے مختلف نیک اعمال کی نیتوں کا تحفہ بارگاہِ امیرِ اہلِ سنت میں پیش کیا۔ **دورۂ حدیث شریف کا آغاز** اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے یومِ ولادت 10 شوال المکرم سے دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ میں دورۂ حدیث شریف کے نئے درجات کا آغاز ہوا۔ پاکستان میں باب المدینہ (کراچی)، زم زم نگر (حیدرآباد)، مدینۃ الاولیا ملتان، سردارآباد (فیصل آباد)، مرکز الاولیا (لاہور)، گوجرانوالہ اور اسلام آباد میں دورۂ حدیث شریف کے درجات کا سلسلہ شروع ہوا جن میں طلبائے کرام کی مجموعی تعداد تقریباً 520 ہے۔ پاکستان کے علاوہ نیپال، ہند، بنگلہ دیش، ساؤتھ افریقہ اور برطانیہ میں بھی دورۂ حدیث شریف کے درجات جاری ہیں۔ **مدنی مذاکرہ بسلسلہ افتتاحِ بخاری** 13 جولائی 2017ء بروز جمعرات ہفتہ وار اجتماع کے بعد افتتاحِ بخاری کے سلسلے میں مدنی مذاکرہ ہوا۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی موجودگی میں مبلغ دعوتِ اسلامی مفتی حسان رضا عطاری نے بخاری شریف کی پہلی حدیثِ پاک اور اس کا ترجمہ سنایا جس کے بعد امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس حدیثِ پاک کے تحت مدنی پھول بیان فرمائے۔ پاکستان اور بیرونِ پاکستان مدنی چینل کے ذریعے دورۂ حدیث شریف کے طلبہ اور دیگر اسلامی بھائیوں نے بھی افتتاحِ بخاری کے پُرنور سلسلے میں شرکت کی سعادت پائی۔ **امیرِ اہلِ سنت کی بڑی ہمشیرہ کے لئے دعائے صحت اجتماعات** شیخِ طریقت اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بڑی ہمشیرہ نے آپ کی پرورش اور تربیت میں اہم کردار ادا کیا اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی ان کا اپنی والدہ محترمہ کی طرح احترام فرماتے ہیں، دعوتِ اسلامی والے انہیں پھوپھی ماں کہتے ہیں، گزشتہ دنوں وہ شدید علیل تھیں اور کئی دن ICU میں بھی داخل رہیں۔ اُن کی صحت یابی کے لئے ملک اور بیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر دعائیہ اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں ہزارہاہزار اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ ان دعائیہ اجتماعات میں تلاوتِ قراٰن اور نعت شریف کے بعد سنتوں بھرے بیانات کا سلسلہ ہوا اور پھر تمام بیمار مسلمانوں بالخصوص پھوپھی ماں کی صحت یابی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ دعوتِ اسلامی کی عالمی مجلسِ مشاورت کی اراکین اور دیگر اسلامی بہنوں نے بھی مختلف مقامات پر ختمِ قادریہ، درودِ تنجینا، یاسَلَامُ کے ختم اور اجتماعی دعا کی ترکیب بنائی، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے اسلامی بہنوں کا شکریہ ادا فرمایا۔ **حج تربیتی اجتماعات** دعوتِ اسلامی کی مجلس حج وعمرہ کے تحت 9 جولائی بروز اتوار بعد نمازِ ظہر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں حج تربیتی اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مدظلہ العالی اور دیگر مبلغین نے عازمینِ حرمینِ طیبین کی تربیت فرمائی۔ اس کے علاوہ زرعی یونیورسٹی سردارآباد (فیصل آباد) کے اقبال آڈیٹوریم اور شہرِ نوری سمندری سمیت ملک اور بیرونِ ملک 100 سے زائد مقامات پر حج تربیتی اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی سعادت پائی۔

تربیتی اعتکاف اور اجتماعِ شبِ قدر کی مختلف چینلز پر کوریج

دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) سمیت دیگر شہروں کے مدنی مراکز میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف، آخری عشرے کے سنّت اعتکاف اور ستائیسویں شب کے سنتوں بھرے اجتماعات کو Print Media (یعنی اخبارات) اور Electronic Media (یعنی نیوز چینلز) نے نمایاں کوریج (Coverage) دی۔ کوریج کرنے والے News Channels میں 92 نیوز، ایکسپریس نیوز، سماء نیوز، دنیا نیوز، 24 نیوز، ڈان نیوز، جیو نیوز، اب تک نیوز، نیوز وَن، سماء نیوز، اور بعض دیگر چینلز شامل ہیں۔ **مختلف مدنی کورسز** دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی کورسز نیکی کی دعوت عام کرنے، فرض علوم سکھانے اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی تربیت کے لئے کوشاں ہے۔ گزشتہ چھ مہینے (جنوری تا جون 2017ء) کے درمیان پاکستان کے مختلف شہروں میں مجلس مدنی کورسز کے تحت 172 مختلف کورسز کروائے گئے جن میں 7 اور 30 دن کے فیضانِ نماز کورس، 12 دن کے اصلاحِ اعمال اور 12 مدنی کام کورس وغیرہ شامل ہیں۔ ان مدنی کورسز میں تقریباً 1904 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی خبریں

افریقی ملک یوگنڈا میں ایک غیر مسلم نے مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھ پر قبولِ اسلام کی سعادت پائی۔ نَومسلم کا اسلامی نام محمد اور پکارنے کے لئے عُمر رکھا گیا ✹ درسِ فیضانِ سنّت کی برکت سے کینیا میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جن کا نام سالم رکھا گیا ✹ سُوڈان سے تعلق رکھنے والے ایک غیر مسلم نے تقریباً ایک ماہ قبل اسلام قبول کیا تھا، نَومسلم نے عاشقانِ رسول کے ہمراہ کینیا میں تربیتی اعتکاف میں شرکت کی سعادت بھی پائی، اس اعتکاف میں رکنِ شوریٰ بھی موجود تھے۔ ✹ 12 دن کے ایک مدنی قافلے نے یوگنڈا میں راہِ خدا میں سفر کیا۔ اس مدنی قافلے کی برکت سے 5 جولائی 2017ء کو 4 غیر مسلموں کو اسلام کی دولت حاصل ہوئی، نَومسلموں کی اِسلامی تربیت کا بھی سلسلہ ہوا۔

مختلف مدنی کورسز دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی کورسز کے تحت گزشتہ چھ مہینے (جنوری تا جون 2017ء) کے درمیان ہند، نیپال، بنگلہ دیش، اٹلی اور اسپین میں 172 مختلف مدنی کورسز کروائے گئے جن میں تقریباً 3020 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی ✹ اسلامی بہنوں کے لئے روزانہ دو گھنٹے کے دورانیے پر مشتمل 22 دن کا "فیضانِ تلاوتِ قراٰن کورس" ہند میں 109 مقامات پر ہوا، شرکا کی تعداد 4242 رہی، برطانیہ میں 39 مقامات پر 1359 اسلامی بہنوں نے اس کورس میں شرکت کی سعادت پائی جبکہ امریکہ میں یہ کورس ایک مقام پر ہوا۔ **مدنی قافلوں میں سفر** نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے برمنگھم (U.K) سے ایک مدنی قافلے نے ترکی جبکہ سات اسلامی بھائیوں پر مشتمل ایک مدنی قافلے نے جرمنی کا سفر کیا۔ **شخصیات اجتماعات** فیضانِ اسلام مسجد (کوونٹری، U.K)، فیضانِ دیارِ مدینہ مسجد (برمنگھم، U.K)، (walsall U.K) اور مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (لیسٹر، U.K) میں شخصیات اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں کثیر تعداد میں سیاسی و کاروباری شخصیات اور دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت فرمائی۔ **مدنی انعامات تربیتی اجتماع** 4 جولائی 2017ء بروز منگل برطانیہ (U.K) کے شہر Black Burn میں مدنی انعامات تربیتی اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں تقریباً 120 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ **مبلغین کا بیرونِ ملک سفر** نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مبلغین نے گزشتہ مہینے ان ممالک کا سفر کیا: عرب شریف، جاپان، ماریشس، آسٹریلیا، تنزانیہ، کینیا، یوگنڈا، عرب امارات اور ملائیشیا وغیرہ۔ **ایصالِ ثواب اجتماع** تاج الشریعہ حضور مفتی اختر رضا خان ازہری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے داماد مفتی شعیب رضا نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مدینۃ الاولیا احمد آباد (ہند) میں فاتحہ اور قراٰن خوانی کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ نے بھی شرکت فرمائی۔

جواب دیجئے! (آخری تاریخ: 10 اگست)

سوال (1): "حدیبیہ سے بڑی کوئی فتح نہیں" کن کا فرمان ہے؟

سوال (2): امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پہلا سنّت اعتکاف کس عمر، کس سال اور کون سی مسجد میں کیا؟

☆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆ کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734

جواب درست ہونے کی صورت میں آپ کو بذریعہ قرعہ اندازی 1100 روپے کا "مدنی چیک" پیش کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جوابات ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مختلف مدنی کورسز 30جون 2017ء سے جامعۃ المدینہ للبنات کی طالبات کے لئے 12دن کا **"مدنی کام کورس"** باب المدینہ (کراچی)، زم زم نگر (حیدرآباد)، سردارآباد (فیصل آباد)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، گجرات اور مدینۃ الاولیا ملتان کی اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں میں ہوا جس میں تقریباً 250 طالبات نے شرکت کی سعادت پائی ⬟ دعوتِ اسلامی کی مجلس شارٹ کورسز کے تحت رمضان المبارک میں پاکستان کے مختلف شہروں میں تقریباً 1792 مقامات پر 22دن کے "فیضانِ تلاوتِ قراٰن کورس" کا سلسلہ ہوا۔ اس کورس کا دورانیہ روزانہ دو گھنٹے تھا، شرکا کی تعداد کم و بیش 35640 رہی۔ اس کورس کی برکت سے 6615 اسلامی بہنوں نے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل ہونے کی سعادت پائی نیز مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کی نیّتیں بھی کی گئیں۔ **تعویذاتِ عطاریہ کے مدنی عملے کی تربیت** جولائی 2017ء کی یکم اور دو تاریخ کو سکھر، 3 اور 4 جولائی کو ٹھٹھہ، گھارو جبکہ 5 اور 6 جولائی کو باب المدینہ (کراچی) میں مجلس تعویذاتِ عطاریہ سے وابستہ اسلامی بہنوں کی تربیت کا سلسلہ ہوا۔ **جامعات المدینہ للبنات کے نتائج کا اعلان** گزشتہ دنوں جامعات المدینہ للبنات کے سالانہ امتحانات 1438ھ کے نتائج کا اعلان ہوا جس میں 9621 طالبات نے مختلف درجات میں کامیابی حاصل کی جن میں سے 1014 طالبات نے درجۂ خامسہ (اسلامی بہنوں کے عالمہ کورس کا آخری درجہ) مکمل کرکے مَدَنِیَّہ بننے کی سعادت پائی۔ جامعات المدینہ للبنات میں اسلامی بہنوں کے لئے درسِ نظامی کے علاوہ 25 مہینے کا فیضانِ شریعت کورس بھی ہوتا ہے جس میں فرض علوم سمیت مختلف علوم سکھائے جاتے ہیں۔ اس سال 3893 طالبات نے فیضانِ شریعت کورس کے مختلف درجات میں کامیابی حاصل کی جن میں سے 168 طالبات نے فیضانِ شریعت کورس مکمل کرنے کی سعادت پائی۔ **تدریسی تربیتی کورس برائے معلمات** باب المدینہ (کراچی) اور مرکز الاولیا (لاہور) میں دو، دو جبکہ زم زم نگر (حیدر آباد) اور سردارآباد (فیصل آباد) میں ایک ایک مقام پر تدریسی تربیتی کورس برائے مُعَلِّمات کا سلسلہ ہوا جن میں 136 معلمات نے تدریس کی تربیت حاصل کی۔ **اہم اعلان** جامعات المدینہ للبنات سے درسِ نظامی مکمل کرنے والی تقریباً 1014 طالبات کی ردا پوشی کے اجتماعات شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ محترمہ کے یومِ عرس کے موقع پر 17 صفر المظفر 1439ھ کو ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

جواب یہاں لکھئے

جواب(1): ____________________

جواب(2): ____________________

نام: __________ ولد: __________

مکمل پتہ: ____________________

____

فون نمبر: ____________________

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

May Dawat-e-Islami prosper!

Overseas Madani News

Non-Muslims embrace Islam

- A non-Muslim from an African country, Uganda, was privileged to embrace Islam through a preacher of Dawat-e-Islami. He was named 'Muhammad'.
- By the blessing of Dars from *Faizan-e-Sunnat*, a non-Muslim in Kenya embraced Islam and was named 'Saalim'.
- A Sudanese non-Muslim embraced Islam almost a month ago. In the month of Ramadan, he was privileged to attend I'tikaf along with devotees of Rasool in Kenya. A member of Shura was also present during the I'tikaf.
- A 12-day Madani Qafilah travelled in the Divine path in Uganda. On 5 July 2017, four non-Muslims embraced Islam by the blessing of this Madani Qafilah. The newly-reverted Muslims are being provided with Islamic teachings.

Different Madani courses

- During the last six months (i.e. from January to June 2017), 172 different courses were offered in Hind, Nepal, Bangladesh, Italy and Spain. More or less 3020 Islamic brothers attended these courses.
- A 7-day "Faizan-e-Namaz course" was offered in Arab Shareef. The number of attendees was more or less 22.
- On 18 June 2017, a "Faizan-e-Namaz course" was offered in Birmingham, UK. A large number of Islamic brothers attended the course.
- A 22-day 'Faizan-e-Tilawat-e-Quran Course' was offered to Islamic sisters at 109 different places in Hind. The number of attendees was 4242. In Britain, 1359 Islamic sisters attended this course at 39 different places. In America, this course was offered at one place.

Madani Qafilahs

For the purpose of promoting the call to righteousness, a Madani Qafilah travelled from Birmingham to Turkey. Another Madani Qafilah consisting of seven Islamic brothers travelled to Germany.

Madani In'amaat learning Ijtima'

On Tuesday 4 July 2017, a Madani In'amaat learning Ijtima' was held in Blackburn UK where more or less 120 Islamic brothers attended it.

Preachers travelled abroad

In order to promote the call to righteousness, preachers of Dawat-e-Islami travelled to the following countries last month: Arab Shareef, Japan, Mauritius, Australia, Tanzania, Kenya, Uganda, Arab Emirates and Malaysia, etc.

Isal-e-Sawab Ijtima'

Mufti Shu'aib Raza Naeemi was the son-in-law of Taj-ush-Shari'ah, Mufti Akhtar Raza Khan Azhari. For the Isal-e-Sawab of Mufti Shu'aib Raza Naeemi; Fatihah was offered and Holy Quran was recited in the Madani Markaz Faizan-e-Madinah Madinah-tul-Awliya Ahmadabad Hind. A member of Shura also attended it.

Coverage of Ijtima’ for Shab-e-Qadr and I’tikaf

I’tikaf for the entire month as well as for the last ten days of Ramadan and Ijtimas for Shab-e-Qadr held by Dawat-e-Islami in different cities including Bab-ul-Madinah (Karachi) received considerable media coverage. The coverage-giving television channels include Geo News, Dunya News, 24 News, Ab Tak News, Dawn News, News One, Sama News, Express News, 92 News and some others.

Different Madani courses

Dawat-e-Islami’s Majlis for Madani courses is making efforts for promoting the call to righteousness, teaching Fard knowledge and providing guideline to the preachers. During the last six months (i.e. from January to June 2017), 172 different courses were offered in different cities of Pakistan. The courses offered include 7 and 30-day Faizan-e-Namaz courses, 12-day Islah-e-A’maal course and 12 Madani activities course, etc. More or less 1904 Islamic brothers were privileged to attend these Madani courses.

Madani News of Islamic Sisters

Different Madani courses

On 30 June 2017, a 12-day Madani activities course was offered to Islamic sisters of Jami’a-tul-Madinah in Bab-ul-Madinah (Karachi), Markaz-ul-Awliya (Lahore), Madinah-tul-Awliya (Multan), Sardarabad (Faisalabad), Zam Zam Nagar (Hyderabad), Gujrat and Gulzar-e-Taybah (Sargodha). More or less 250 Islamic sisters attended the course.

Under the supervision of Dawat-e-Islami’s Majlis for short courses, 22-day “Faizan-e-Tilawat-e-Quran courses” were offered to Islamic sisters at 1792 different places all over Pakistan. The number of attendees was more or less 35640. Furthermore, 6615 Islamic sisters were privileged to become the disciples of Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه.

Guidelines for Madani staff of Ta’wizaat-e-‘Attariyyah

In July 2017, Islamic sisters from the department of Ta’wizaat-e-‘Attariyyah were provided with guidelines in Sukkur, Bab-ul-Madinah (Karachi), Thatta and Gharo.

Results of Jami’a-tul-Madinah examinations for Islamic sisters announced

The results for the annual examinations of Jami’a-tul-Madinah for Islamic sisters were recently announced. 9621 female students passed the examinations.

Important announcement

Ijtimas for more or less 1014 female students who have completed Dars-e-Nizami at Jami’a-tul-Madinah will be held on 17 Safar-ul-Muzaffar 1439 AH. The ‘Urs of the mother of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat is also observed on the above date.

Pakistan. Ijtimas of Zikr-o-Na'at are organized every year at 26th night in the blessed month of Ramadan, celebrating the blessed birth of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه. Islamic brothers and sisters from Pakistan and other countries of the world send presents to Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه by conveying him the reward of their good deeds such as Salah, Sawm, recitation of the Holy Quran and Salat-'Alan-Nabi [i.e. Durood Shareef], etc. Moreover, several Islamic brothers intend to offer Salah regularly, grow a fist-length beard, adorn their heads with the Sunnah of turban and travel with Madani Qafilah.

Daurah-e-Hadees

Since 10 Shawwal-ul-Mukarram – the birth day of A'la Hadrat, Imam of Ahl-us-Sunnah Imam Ahmad Raza Khan رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه – new classes for Daurah-e-Hadees started at the Jami'a-tul-Madinah of Dawat-e-Islami this year, 1438 AH. In Pakistan, these classes started in Bab-ul-Madinah (Karachi), Markaz-ul-Awliya (Lahore), Madinah-tul-Awliya (Multan), Sardarabad (Faisalabad), Zam Zam Nagar (Hyderabad), Gujranwala and Islamabad. As a whole, the number of students was 520. Apart from Pakistan, these classes are also going on in Nepal, Hind, Bangladesh, South Africa and Britain.

Madani Muzakarah for inauguration ceremony of Bukhari Shareef

On 13 July 2017, Thursday after the Sunnah-inspiring weekly Ijtima, a Madani Muzakarah regarding the inauguration ceremony of *Bukhari Shareef* was held. In the presence of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه, a preacher of Dawat-e-Islami Mufti Hassaan Raza Attari read out the first Hadees of the book *Bukhari Shareef* along with its translation. Afterwards, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه bestowed upon the attendees the relevant Madani pearls. Students of Daurah-e-Hadees and other Islamic brothers from Pakistan and other countries of the world were privileged to attend the inauguration ceremony of Bukhari Shareef via Madani Channel.

Praying Ijtimas for the elder sister of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat

The elder sister of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat played a vital role in bringing him up. He also treats her with great respect and affection. Recently, she became severely ill and remained bedridden in the Intensive Care Unit of a hospital for some days. For her recovery from illness, praying Ijtima'aat were held within and outside Pakistan at hundreds of places which were attended by thousands of Islamic brothers. Islamic sisters also held congregational prayer.

Hajj-learning Ijtimas

Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis Hajj and 'Umrah, a Hajj-learning Ijtima' was held on Sunday 9 July 2017 after Salat-uz-Zuhr at the global Madani Markaz Faizan-e-Madinah Bab-ul-Madinah (Karachi). The Nigran of Dawat-e-Islami's Markazi Majlis Shura Haji Imran Attari and other preachers provided guidelines to the attendees. In addition, Hajj-learning Ijtimas were also held within and outside Pakistan at more than hundred places which were attended by thousands of devotees of Rasool.

Sunnah-inspiring Ijtimas

- Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis for doctors, a remarkable Sunnah-inspiring Ijtima was held at the King Edward University of Lahore in which a member of Shura delivered a Sunnah-inspiring speech attended by a large number of Islamic brothers, professors, doctors and medical students.
- Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis for traders, an Ijtima' was held at the chamber of commerce, Lahore, in which a member of Shura delivered a Sunnah-inspiring speech attended by a large number of Islamic brothers.
- At the International Islamic University of Islamabad and the Punjab University of Markaz-ul-Awliya Lahore, Iftar Ijtimas were held which were attended by professors, accountants, doctors, engineers and students in large numbers. A member of Shura delivered speeches during these Ijtimas and met the Islamic brothers afterwards.
- An Iftar Ijtima' was also held at Okara Police Line. A considerable number of Islamic brothers from the police department attended it.

Efforts made by Majlis for special Islamic brothers

Under the supervision of Dawat-e-Islami, I'tikaf for special[1] Islamic brothers was held for the entire month of Ramadan at seven different places in Pakistan. During the last three months, 15 Madani Qafilahs of special Islamic brothers travelled in the Divine path for three days and 12-day Madani learning courses were offered at 6 different places. These special Islamic brothers attend the weekly Sunnah-inspiring Ijtimas held by Dawat-e-Islami in different countries of the world. In Pakistan alone, Halqahs are held for these Islamic brothers at seventy different places during the weekly Ijtimas of Dawat-e-Islami. In order to promote the call to righteousness among the special Islamic brothers, the preachers of Dawat-e-Islami learn sign language by attending the Qufl-e-Madinah course. Since the first night of Shawwal-ul-Mukarram 1438 AH, these Qufl-e-Madinah courses have started at four cities of Pakistan, namely Bab-ul-Madinah (Karachi), Markaz-ul-Awliya (Lahore), Madinah-tul-Awliya (Multan) and Sardarabad (Faisalabad).

Blessed birth of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat

Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat, founder of Dawat-e-Islami 'Allamah Maulana Abu Bilal Muhammad Ilyas Attar Qaadiri Razavi Ziyaee دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه was born on Wednesday on 26th Ramadan-ul-Mubarak 1369 AH (12th July 1950) in Bab-ul-Madinah (Karachi),

[1] i.e. the speech-impaired, the hearing-impaired and the visually-impaired.

آخر ایسا کیوں؟

100 روپے کا نوٹ بہت بڑا لگتا ہے جب اللہ عزوجل کی راہ میں دینا ہو

لیکن! جب خریداری کرنی ہو تو بہت چھوٹا لگتا ہے

قرآنِ پاک آدھا گھنٹا پڑھنا بھاری لگتا ہے

لیکن! دو، دو، تین، تین گھنٹے فلم دیکھ کر بھی جی نہیں بھرتا

فضول اور بے کار کاموں میں روزانہ گھنٹوں برباد کر دیتے ہیں

لیکن! ہفتے میں ایک دن جمعۃ المبارک کا بیان سننے کا وقت نہیں ہوتا

Madani Qaidah

Mobile Application

توجہ فرمائیے! درست قرآنِ پاک پڑھنے کے لئے مخارج کا صحیح ہونا اور قواعد کا جاننا بے حد ضروری ہے۔

گھر بیٹھے بآسانی درست مخارج اور ضروری قواعد سیکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی پیش کردہ موبائل ایپ "مدنی قاعدہ" ابھی ڈاؤن لوڈ (Download) کیجئے!
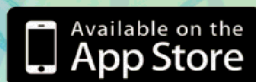
www.dawateislami.net/downloads

ہمیں پاکستان سے پیار ہے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

- اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان ہمارا ہے، اپنے وطن میں جو لُطف ہے وہ بیرونِ ملک میں نہیں
- وطنِ عزیز کی صحیح تعمیر و ترقی کے لئے ہمارا صالح، اَمین اور احساسِ ذمہ داری رکھنے والا ہونا ضروری ہے
- ہمارا بچہ بچہ نمازی بن گیا تو ملک بھی خوشحال ہو جائے گا
- پاکستان بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں جشنِ آزادی کے شکرانے میں 2 نَوافِل ادا کئے جائیں
- ہو سکے تو مُلکِ پاکستان کی آزادی کے شکرانے میں 14 اگست کو روزہ رکھ لیجئے
- کچھ نہ کچھ اللہ کی راہ میں خیرات کریں
- دلوں کی نفرتیں ختم کر کے تمام عاشقانِ رسول ایک اور نیک ہو جائیں اور اپنے وطنِ عزیز پاکستان کی تعمیر میں لگ جائیں
- پاکستان اسلام کا قلعہ ہے اگر تاریخِ پاکستان کے ساتھ انصاف کیا جائے تو یہ بات واضح ہے کہ پاکستان علمائے اہلِ سنّت نے بنایا ہے
- ہمیں ملکِ پاکستان کے ایک ایک اِنچ کی حفاظت کرنی ہے
- اسلام کی خدمت کی جتنی آزادی پاکستان میں ہے میں نے دنیا کے کسی دوسرے ملک میں نہیں پائی
- **دعائے عطار:** اے میرے **اللہ**! میرے وطنِ عزیز پاکستان کو نظرِ بد سے بچا، ہماری سرحدوں کی حفاظت ہو اور جو بھی دشمن میرے وطنِ عزیز کو میلی نظر سے دیکھتا ہے اس کی آنکھ پھوڑ دے، میرا وطنِ عزیز تیرے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کا گہوارہ بن جائے، میرے وطنِ عزیز کا بچہ بچہ نمازی بن جائے اور ہر مسلمان حقیقی معنوں میں عاشقِ رسول بن جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم. (مختلف مدنی مذاکروں سے ماخوذ)

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

MC 1286

UAN: +92 21 111 25 26 92